اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
چوتھا حصہ (بقیہ مسائل نماز کا بیان)		کتاب الجنائز۔	799
وتر کا بیان۔	652	موت آنے کا بیان۔	806
سنن ونوافل کا بیان۔	658	کفن کا بیان	817
نمازِ استخارہ۔	681	جنازہ لے چلنے کا بیان۔	822
صلاۃ التسبیح۔	683	قبر ودفن کا بیان۔	842
نمازِ حاجت۔	685	تعزیت کا بیان	852
نمازِ توبہ وصلاۃ الرغائب۔	687	شہید کا بیان	857
تراویح کا بیان۔	688	کعبۂ معظّمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	864
قضا نماز کا بیان۔	699	**پانچواں حصہ (زکوٰۃ اور روزہ کا بیان)**	
سجدۂ سہو کا بیان۔	708	**زکاۃ کا بیان**	
نمازِ مریض کا بیان۔	720	زکاۃ کا بیان۔	866
سجدۂ تلاوت کا بیان۔	726	سائمہ کی زکاۃ کا بیان۔	892
نمازِ مسافر کا بیان۔	739	اونٹ کی زکاۃ کا بیان۔	893
جمعہ کا بیان۔	752	گائے کی زکاۃ کا بیان۔	895
عیدین کا بیان۔	777	بکریوں کی زکاۃ کا بیان۔	896
گہن کی نماز کا بیان۔	786	سونے چاندی اور مالِ تجارت کی زکاۃ کا بیان۔	901
نمازِ استسقا کا بیان۔	790	عاشر کا بیان۔	909
نمازِ خوف کا بیان۔	795	کان اور دفینہ کا بیان۔	912

www.dawateislami.net

زراعت اور پھلوں کی زکاۃ یعنی عشر وخراج کا بیان۔	914	میقات کا بیان۔	1067
صدقۂ فطر کا بیان۔	934	احرام کا بیان۔	1069
سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں۔	940	طواف وسعی صفا ومروہ وعمرہ۔	1089
صدقات نفل کا بیان۔	946	قِران کا بیان۔	1154
روزہ کا بیان۔	957	تمتع کا بیان۔	1157
چاند دیکھنے کا بیان۔	973	جرم اوران کے کفارے۔	1161
روزہ کے مکروہات کا بیان۔	995	محصر کا بیان۔	1194
سحری وافطار کا بیان۔	999	حج فوت ہونے کا بیان۔	1198
منت کے روزے کا بیان	1015	حج بدل کا بیان۔	1199
اعتکاف کا بیان	1019	ہدی کا بیان۔	1211
چھٹا حصہ (حج کا بیان)		حج کی منت کا بیان۔	1215
حج کا بیان اور فضائل۔	1030	فضائل مدینہ طیبہ۔	1217

غصّہ ایمان کو خراب کرتا ھے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح اَیلوا (یعنی ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رَس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔** (شعب الایمان للبیهقی ج۶، ص۳۱۱ حدیث ۸۲۹۴)

شُماتَت کی تعریف

دوسروں کی تکلیفوں اور مصیبتوں پر خوشی کا اظہار کرنے کو شُماتَت کہتے ہیں۔ (حدیقه ندیه شرح طریقه محمدیه ج۱ ص۶۳۱)

چغل خور جنّت میں نھیں جائیگا

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **چُغل خور جنَّت میں داخل نہیں ہوگا۔** (صحیح البخاری ج ٤ ص ١١٥ حدیث ٦٠٥٦ دارالکتب العلمیة بیروت)

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
چوتھا حصہ (بقیہ مسائلِ نماز کا بیان)		نماز سفر ونماز واپسی سفر کے مسائل وفضائل صلاۃ اللیل ونماز تہجد کے مسائل وفضائل۔	676
وتر کے فضائل۔	652	رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں۔	680
وتر کے مسائل اور دعائے قنوت۔	653	**نماز استخارہ**	681
سنن ونوافل کا بیان	658	**صلاۃ التسبیح**	683
نفل کی فضیلت۔	658	**نماز حاجت**	685
سنن مؤکدہ کا ذکر۔	659	نماز غوثیہ کی ترکیب۔	686
سنت فجر کے فضائل۔	659	**نماز توبہ وصلاۃ الرغائب**	687
سنت ظہر کے فضائل۔	660	**تراویح کا بیان**	688
سنت عصر کے فضائل۔	661	تنہا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی، اس کے مسائل۔	695
سنت مغرب وصلاۃ الاوّابین کے فضائل۔	661	اذان کے بعد مسجد سے چلے جانے کی ممانعت۔	697
سنت عشاء کا تأکد۔	662	امام کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل۔	698
سنن مؤکدہ ونوافل کے مسائل۔	662	**قضانماز کابیان**	699
نفل نماز شروع کر کے توڑنے کے مسائل۔	668	نماز قضا کرنے کے عذر۔	700
کھڑے ہوکر، بیٹھ کر، لیٹ کر، گاڑی پر نفل نماز پڑھنے کے مسائل۔	670	قضا اور اعادہ کی تعریفیں اور قضا ہونے اور ان کے پڑھنے کی صورتیں۔	701
فرض وواجب نماز سواری یا گاڑی پر پڑھنے کے مسائل واعذار۔	672	چند نمازیں قضا ہوئیں تو اُن میں ترتیب واجب ہے اور اسکے شرائط۔	703
منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل۔	673	قضائے عمری کے مسائل۔	706
تحیۃ المسجد کے مسائل وفضائل۔	674	قضا کے متفرق مسائل۔	706
تحیۃ الوضو ونماز اشراق ونماز چاشت کے فضائل ومسائل۔	675	فدیۂ نماز کے مسائل۔	707
		سجدۂ سہو کا بیان	708

www.dawateislami.net

نمازِ مریض کا بیان	**720**
سجدۂ تلاوت کا بیان	**726**
آیاتِ سجدہ۔	726
سجدۂ تلاوت کی دعائیں۔	732
نماز میں آیتِ سجدہ پڑھنے کے مسائل۔	733
ایک مجلس میں آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے کے مسائل اور مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں۔	735
سجدۂ شکر کے بعض مواقع۔	738
نمازِ مسافر کا بیان	**739**
مسافر کس کو کہتے ہیں۔	740
مسافر کے احکام۔	743
نیتِ اقامت کے شرائط۔	744
مسافر نے مقیم کی اقتدا کی یا مقیم نے مسافر کی، اس کے احکام۔	748
وطنِ اصلی و وطنِ اقامت کے مسائل۔	750
جمعہ کا بیان	**752**
فضائلِ روزِ جمعہ۔	752
جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اُس میں دعا قبول ہوتی ہے۔	754
جمعہ کے دن یا رات میں مرنے کے فضائل۔	755
فضائلِ نمازِ جمعہ۔	756
جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں۔	757
جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کے فضائل۔	759
جمعہ کے لیے اوّل جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت۔	761
جمعہ پڑھنے کے شرائط۔	762
پہلی شرط مصر اور اُس کی تعریف و احکام۔	762
دوسری شرط بادشاہِ اسلام اور اس کے احکام۔	764
تیسری شرط وقتِ ظہر اور اس سے مراد۔	766
چوتھی شرط خطبہ اور اس کے شرائط اور اس کی سنتیں اور مستحبات۔	766
پانچویں شرط جماعت اور اُس کے مسائل۔	769
چھٹی شرط اذنِ عام۔	770
جمعہ واجب ہونے کے شرائط۔	770
شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسائل۔	773
خطبہ کے بعض دیگر مسائل۔	774
روزِ جمعہ و شبِ جمعہ کے بعض اعمال۔	776
عیدین کا بیان	**777**
عید کے دن مستحبات۔	779
نمازِ عید کی ترکیب اور مسبوق و لاحق کے احکام۔	781
تکبیرِ تشریق کے مسائل۔	784
گہن کی نماز کا بیان	**786**
بعض ایسے مواقع جن میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔	788
آندھی اور بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت دعائیں۔	789
نمازِ استسقا کا بیان	**790**
نمازِ خوف کا بیان	**795**
کتاب الجنائز	**799**
بیماری کا بیان اور اس کے بعض منافع۔	799

www.dawateislami.net

عیادت کے فضائل۔	803
موت آنے کا بیان	**806**
میت کے نہلانے کا بیان۔	810
کفن کا بیان	**817**
کفن پہنانے کا طریقہ۔	820
مسئلہ ضروریہ۔	821
جنازہ لے چلنے کا بیان	**822**
نماز جنازہ کا بیان۔	825
نماز جنازہ کے شرائط۔	825
جنازہ کی چودہ دعائیں۔	829
نماز جنازہ کون پڑھائے۔	836
قبرودفن کا بیان	**842**
زیارت قبور۔	848
دفن کے بعد تلقین۔	850
تعزیت کا بیان	**852**
سوگ اور نوحہ کا بیان۔	854
شہید کا بیان	**857**
جہاد میں مقتول ہونے کے علاوہ جن کو ثوابِ شہادت ملتا ہے۔	857
شہیدِ فقہی کی تعریف اور احکام۔	860
کعبۂ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	**864**
تقریظِ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن۔	865
پانچواں حصہ (زکوٰۃ اور روزہ کا بیان)	
زکاۃ کا بیان	**866**
زکاۃ نہ دینے کی برائی اور دینے کے فضائل میں احادیث۔	868
زکاۃ کی تعریف اور واجب ہونے کی شرطیں۔	874
زکاۃ کس طرح ادا ہوتی ہے اور کس طرح نہیں۔	887
سائمہ کی زکاۃ کا بیان	**892**
اونٹ کی زکاۃ کا بیان	**893**
گائے کی زکاۃ کا بیان	**895**
بکریوں کی زکاۃ کا بیان	**896**
جانوروں کی زکاۃ کے متفرق مسائل۔	897
سونے چاندی اور مال تجارت کی زکاۃ کا بیان	**901**
عاشر کا بیان	**909**
کان اور دفینہ کا بیان	**912**
زراعت اور پھلوں کی زکاۃ یعنی عشر وخراج کا بیان	**914**
مال زکاۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے۔	922
صدقۂ فطر کا بیان	**934**
سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں	**940**
صدقات نفل کا بیان	**946**
روزہ کا بیان	**957**
ماہِ رمضان اور روزہ کے فضائل۔	958
روزہ کی تعریف اور اُس کی قسمیں۔	966
روزہ کی نیت۔	968

www.dawateislami.net

تیسویں شعبان کا روزہ۔	972	حج کے مسائل۔	1035
چاند دیکھنے کا بیان	**973**	حج واجب ہونے کے شرائط۔	1036
کن چیزوں سے روزہ نہیں جاتا۔	980	وجوب ادا کے شرائط۔	1043
روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔	985	صحت ادا کے شرائط۔	1046
جن صورتوں میں صرف قضا لازم ہے۔	989	حج فرض ادا ہونے کے شرائط۔	1047
اُن صورتوں کا بیان جن میں کفارہ بھی لازم ہے۔	991	حج کے فرائض وواجبات۔	1047
روزہ توڑنے کا کیا کفارہ ہے۔	994	حج کی سنتیں۔	1050
روزہ کے مکروہات کا بیان	**995**	آداب سفر ومقدمات حج۔	1051
سحری وافطار کا بیان	**999**	**میقات کا بیان**	**1067**
ان وجوہ کا بیان جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔	1002	**احرام کا بیان**	**1069**
روزہ نفل کے فضائل۔	1008	احرام کے احکام۔	1071
عاشورا کے فضائل۔	1008	وہ امور جو احرام میں حرام ہیں۔	1078
عرفہ کے دن روزہ کا ثواب۔	1009	احرام کے مکروہات۔	1079
شش عید کے روزوں کے فضائل۔	1010	وہ باتیں جو احرام میں جائز ہیں۔	1080
پندرھویں شعبان کا روزہ اور اُس کے فضائل۔	1011	احرام میں مرد وعورت کے فرق۔	1083
ایام بیض کے فضائل۔	1012	داخلی حرم محترم ومکۂ مکرمہ ومسجد الحرام۔	1083
پیر اور جمعرات کے روزے۔	1013	**طواف وسعی صفاومروہ وعمرہ**	**1089**
بعض اور دنوں کے روزے۔	1013	طواف کے فضائل۔	1091
منت کے روزے کا بیان	**1015**	حجر اسود کی بزرگی۔	1092
اعتکاف کا بیان	**1019**	مسجد الحرام کا نقشہ وحدود۔	1093
چھٹا حصہ (حج کا بیان)		طواف کا طریقہ اور دعائیں۔	1095
حج کا بیان اور فضائل	**1030**	طواف کے مسائل۔	1099

www.dawateislami.net

نمازِ طواف۔	1102	مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف۔	1130
ملتزم سے لپٹنا۔	1103	مزدلفہ میں نماز مغرب وعشا۔	1132
زمزم کی حاضری۔	1105	مزدلفہ کا وقوف اور دعائیں۔	1133
صفا ومروہ کی سعی۔	1105	منٰے کے اعمال۔	1135
سعی کی دعائیں۔	1106	جمرۃ العقبہ کی رمی۔	1139
سعی کے مسائل۔	1109	رمی کے مسائل۔	1139
سر مونڈانا یا بال کتروانے۔	1111	حج کی قربانی۔	1140
ایامِ اقامت کے اعمال۔	1112	حلق وتقصیر۔	1142
طواف میں سات باتیں حرام ہیں۔	1112	طوافِ فرض۔	1144
طواف میں پندرہ باتیں مکروہ ہیں۔	1113	باقی دنوں کی رمی۔	1146
سات باتیں طواف وسعی میں جائز ہیں۔	1114	رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں۔	1148
دس باتیں سعی میں مکروہ ہیں۔	1114	مکہ معظّمہ کو روانگی۔	1149
طواف وسعی میں مرد وعورت کے فرق۔	1115	مقاماتِ متبرکہ کی زیارت۔	1150
منٰے کی روانگی اور عرفات کا وقوف۔	1115	کعبہ معظّمہ کی داخلی۔	1150
عرفات میں ظہر وعصر کی نماز۔	1123	حرمین شریفین کے تبرکات۔	1151
عرفات کا وقوف۔	1123	طوافِ رخصت۔	1151
وقوف کی سنتیں۔	1124	**قِران کا بیان**	**1154**
وقوف کے آداب۔	1125	**تمتع کا بیان**	**1157**
وقوف کی دعائیں۔	1125	**جرم اور ان کے کفارے**	**1161**
وقوف کے مکروہات۔	1127	خوشبو اور تیل لگانا۔	1163
ضروری نصیحت۔	1128	سلے کپڑے پہننا۔	1167
وقوف کے مسائل۔	1128	بال دور کرنا۔	1170

www.dawateislami.net

ناخن کترنا۔	1172	**حج بدل کا بیان**	**1199**
بوس وکنار وجماع۔	1172	حج بدل کے شرائط۔	1201
طواف میں غلطیاں۔	1175	**ھدی کا بیان**	**1211**
سعی ووقوف عرفہ ووقوف مزدلفہ اور رمی کی غلطیاں۔	1177	**حج کی منت کا بیان**	**1215**
قربانی اور حلق میں غلطی۔	1179	**فضائل مدینہ طیبہ**	**1217**
شکار کرنا۔	1179	مدینہ طیبہ میں اقامت۔	1217
حرم کے جانور کو ایذا دینا۔	1186	مدینہ طیبہ کے برکات۔	1218
حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا۔	1189	اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج	1219
جوں مارنا۔	1190	حاضری سرکارِ اعظم۔	1220
بغیر احرام میقات سے گزرنا۔	1191	اہل بقیع کی زیارت۔	1228
احرام ہوتے ہوئے احرام باندھنا۔	1193	قبا کی زیارت۔	1230
محصر کا بیان	**1194**	احد وشہدائے احد کی زیارت۔	1231
حج فوت ہونے کا بیان	**1198**	حج وعمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں	1233

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

زکاۃ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۟ۙ ﴾ (1)

اور متقی وہ ہیں کہ ہم نے جو انھیں دیا ہے، اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا ﴾ (2)

ان کے مالوں میں سے صدقہ لو، اس کی وجہ سے انھیں پاک اور ستھرا بنادو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۟ۙ ﴾ (3)

اور فلاح پاتے وہ ہیں جو زکاۃ ادا کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ﴾ (4)

اور جو کچھ تم خرچ کروگے، اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ
مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ

1 ...... پ ۱، البقرۃ: ۳.

2 ...... پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۳.

3 ...... پ ۱۸، المؤمنون: ٤.

4 ...... پ ۲۲، سبا: ۳۹.

www.dawateislami.net

مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾ [1]

جولوگ اللہ (عزوجل) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بال میں سودانے اور اللہ (عزوجل) جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ (عزوجل) وسعت والا، بڑا علم والا ہے۔ جولوگ اللہ (عزوجل) کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے، نہ اذیت دیتے ہیں، اُن کے لیے اُن کا ثواب اُن کے رب کے حضور ہے اور نہ اُن پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا ہو اور اللہ (عزوجل) بے پرواہ حلم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَؕ۬ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ ﴾ [2]

ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک اس میں سے نہ خرچ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کرو گے اللہ (عزوجل) اُسے جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِۙ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْاۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْاؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ ﴾ [3]

نیکی اس کا نام نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف مونھ کر دو، نیکی تو اُس کی ہے جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن اور ملائکہ و کتاب و انبیا پر ایمان لایا اور مال کو اُس کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور سائلین کو اور گردن چھٹانے میں دیا اور نماز قائم کی اور زکاۃ دی اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف و مصیبت اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے وہ لوگ سچے ہیں اور وہی لوگ متقی ہیں۔

---

1 ...... پ۳، البقرة: ۲٦۱ ـ ۲٦۳.

2 ...... پ٤، اٰل عمران: ۹۲.

3 ...... پ۲، البقرة: ۱۷۷.

www.dawateislami.net

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ ﴾ [1]

جو لوگ بخل کرتے ہیں اُس کے ساتھ جو اللہ (عزوجل) نے اپنے فضل سے اُنھیں دیا۔ وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ اس چیز کا قیامت کے دن اُن کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جس کے ساتھ بخل کیا۔

اور فرماتا ہے۔

﴿ وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۟ۙ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۟ ﴾ [2]

جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے اور اُسے اللہ (عزوجل) کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں، انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو، جس دن آتش جہنم میں وہ تپائے جائیں گے اور اُن سے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی [3] (اور اُن سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم نے اپنے نفس کے لیے جمع کیا تھا تو اب چکھو جو جمع کرتے تھے۔

نیز زکاۃ کے بیان میں بکثرت آیات وارد ہوئیں جن سے اُس کا مہتم بالشّان ہونا ظاہر۔

احادیث اس کے بیان میں بہت ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں:

حدیث ۱ و ۲: صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اُس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کردیا جائے گا، جس کے سر پر دو چتّیاں ہوں گی۔ وہ سانپ اُس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔'' اس کے بعد حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿ وَلَا یَحْسَبَنَّ

---

1 ...... پ ٤، اٰلِ عمرٰن: ١٨٠.

2 ...... پ ١٠، التوبة: ٣٤ ـ ٣٥.

3 ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے گا۔ نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی پر بلکہ زکاۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑا کردیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جمع کیے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ رواه الطبرانی فی الکبیر ۱۲منہ

"الترغیب و الترھیب"، کتاب الصدقات، الترھیب من منع الزکاۃ، الحدیث: ٢٢، ج ١، ص ٣١٠.

www.dawateislami.net

﴿الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ﴾[1] الآیہ. اسی کے مثل ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۳ احمد کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یوں ہے، ''جس مال کی زکاۃ نہیں دی گئی، قیامت کے دن وہ گنجا سانپ[2] ہوگا، مالک کو دوڑائے گا، وہ بھاگے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اُس کے مونھ میں ڈال دے گا۔''[3]

حدیث ۴ و ۵ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے پتّر بنائے جائیں گے اون پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور اُن سے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیے جائیں گے۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا: جو اس کا حق نہیں ادا کرتا، قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فربہ ہو کر آئیں گے، پاؤں سے اُسے روندیں گے اور مونھ سے کاٹیں گے، جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی، پہلی لوٹے گی اور گائے اور بکریوں کے بارے میں فرمایا: کہ اس شخص کو ہموار میدان میں لٹائینگے اور وہ سب کی سب آئیں گی، نہ ان میں مُڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی، نہ بے سینگ کی، نہ ٹوٹے سینگ کی اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی[4] اور اسی کے مثل صحیحین میں اونٹ اور گائے اور بکریوں کی زکاۃ نہ دینے میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی۔[5]

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ خلیفہ ہوئے، اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہوگئے (کہ زکاۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے)، صدیق اکبر نے اُن پر جہاد کا حکم دیا، امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا اُن سے آپ کیونکر قتال کرتے ہیں کہ

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، الحديث: ١٤٠٣، ج١، ص٤٧٤.
پ٤، اٰل عمران: ١٨٠.

2 ...... سانپ جب ہزار برس کا ہوتا ہے تو اس کے سر پر بال نکلتے ہیں اور جب دو ہزار برس کا ہوتا ہے، وہ بال گر جاتے ہیں۔ یہ معنی ہیں گنجے سانپ کے کہ اتنا پرانا ہوگا۔۱۲منہ

3 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ١٠٨٥٧، ج٣، ص٦٢٦.
یہ حدیث طویل ہے مختصراً ذکر کی گئی۔۱۲منہ

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، الحديث: ٩٨٧، ص٤٩١.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب زكاة البقر، الحديث: ١٤٦٠، ج١، ص٤٩٢.

www.dawateislami.net

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے، مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کہیں اور جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا، اُس نے اپنی جان اور مال بچالیا، مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ (عزوجل) کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ تو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے ہیں، ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا) صدیق اکبر نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس سے جہاد کروں گا، جو نماز و زکاۃ میں تفریق کرے[1] (کہ نماز کو فرض مانے اور زکاۃ کی فرضیت سے انکار کرے)، زکاۃ حق المال ہے، خدا کی قسم! بکری کا بچہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا کرتے تھے، اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر اُن سے جہاد کروں گا، فاروقِ اعظم فرماتے ہیں: واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اُس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔[2]

حدیث ۷ ابوداود نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ جب یہ آیۂ کریمہ ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾[3] نازل ہوئی، مسلمانوں پر شاق ہوئی (سمجھے کہ چاندی سونا جمع کرنا حرام ہے تو بہت دقّت کا سامنا ہوگا)، فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تم سے مصیبت دُور کردوں گا۔ حاضر خدمت اقدس ہوئے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ آیت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے اصحاب پر گراں معلوم ہوئی فرمایا: کہ ”اللہ تعالیٰ نے زکاۃ تو اس لیے فرض کی کہ تمھارے باقی مال کو پاک کردے اور مواریث اس لیے فرض کیے کہ تمھارے بعد والوں کے لیے ہو (یعنی مطلقاً مال جمع کرنا حرام ہوتا تو زکاۃ سے مال کی طہارت نہ ہوتی، بلکہ زکاۃ کس چیز پر واجب ہوتی اور میراث کاہے میں جاری ہوتی، بلکہ جمع کرنا حرام وہ ہے کہ زکاۃ نہ دے) اس پر فاروقِ اعظم نے تکبیر کہی۔[4]

حدیث ۸ بخاری اپنی تاریخ میں اور امام شافعی و بزار و بیہقی اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”زکاۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اُسے ہلاک کردے گی۔“[5] بعض ائمہ نے اس حدیث کے

---

1 ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نری کلمہ گوئی اسلام کیلئے کافی نہیں، جب تک تمام ضروریات دین کا اقرار نہ کرے اور امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کے علم میں پہلے یہ بات نہ تھی، کہ وہ فرضیت کے منکر ہیں یہ خیال تھا کہ زکاۃ دیتے نہیں اس کی وجہ سے گنہگار ہوئے، کافر تو نہ ہوئے کہ ان پر جہاد قائم کیا جائے، مگر جب معلوم ہوگیا تو فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے، جو صدیق نے سمجھا اور کیا۔۱۲منہ

2 ...... ”صحيح البخاري“، كتاب الاعتصام، باب الإقتداء بسنن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ٧٢٨٤، ج٤ ص٥٠٠.

3 ...... پ١٠، التوبة: ٣٤.

4 ...... ”سنن أبي داود“، كتاب الزكاة، باب في حقوق المال، الحديث: ١٦٦٤، ج٢، ص١٧٦.

5 ...... ”شعب الإيمان“، باب في الزكاة، فصل في الاستعفاف عن المسألة، الحديث: ٣٥٢٢، ج٣، ص٢٧٣.

www.dawateislami.net

یہ معنی بیان کیے کہ زکاۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملائے رہا تو یہ حرام اُس حلال کو ہلاک کر دے گا اور امام احمد نے فرمایا کہ معنے یہ ہیں کہ مالدار شخص مالِ زکاۃ لے تو یہ مالِ زکاۃ اس کے مال کو ہلاک کر دے گا کہ زکاۃ تو فقیروں کے لیے ہے اور دونوں معنے صحیح ہیں۔ (1)

حدیث ۹ طبرانی نے اوسط میں بُریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو قوم زکاۃ نہ دے گی، اللہ تعالٰی اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔'' (2)

حدیث ۱۰ طبرانی نے اوسط میں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے، وہ زکاۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۱ صحیحین میں احنف بن قیس سے مروی، سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اُن کے سر پستان پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔'' (4) اور صحیح مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کہ ''پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔'' (5)

حدیث ۱۲ طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مال داروں کے ہاتھوں، سُن لو! ایسے تونگروں سے اللہ تعالٰی سخت حساب لے گا اور انھیں دردناک عذاب دے گا۔'' (6)

حدیث ۱۳ نیز طبرانی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''قیامت کے دن تونگروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔'' محتاج عرض کریں گے، ہمارے حقوق جو تُو نے اُن پر فرض کیے تھے، انہوں نے ظلماً نہ دیے، اللہ عزوجل فرمائے گا: ''مجھے قسم ہے اپنی عزّت و جلال کی کہ تمہیں اپنا قُرب عطا کروں گا اور انھیں دُور رکھوں گا۔'' (7)

---

1 ...... "الترغیب و الترهیب"، کتاب الصدقات، الترهیب من منع الزکاة،الحدیث:۱۸، ج۱، ص۳۰۹.

2 ...... "المعجم الأوسط"، الحدیث: ۴۵۷۷، ج۳، ص۲۷۵ ـ ۲۷۶.

3 ...... "الترغیب و الترهیب"، کتاب الصدقات، الترهیب من منع الزکاة،الحدیث:۱۶، ج۱، ص۳۰۸.

4 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب في الکنازین للأموال والتغلیظ علیهم، الحدیث: (۹۹۲)، ص۴۹۷.

5 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب في الکنازین للأموال والتغلیظ علیهم، الحدیث: ۳۵ـ(۹۹۲)، ص۴۹۸.

6 ...... "الترغیب والترهیب"، کتاب الصدقات، الحدیث: ۵، ج۱، ص۳۰۶.

و "المعجم الأوسط"، الحدیث: ۳۵۷۹، ج۲، ص۳۷۴ ـ ۳۷۵.

7 ...... "المعجم الأوسط"، باب العین، الحدیث: ۴۸۱۳، ج۳، ص۳۴۹.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۴ ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے، اُن میں ایک وہ تونگر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔'' (1)

حدیث ۱۵ امام احمد مسند میں عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں، جو ان میں سے تین ادا کرے، وہ اُسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکاۃ، روزۂ رمضان، حج بیت اللہ۔'' (2)

حدیث ۱۶ طبرانی کبیر میں بسند صحیح راوی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکاۃ دیں اور جو زکاۃ نہ دے، اس کی نماز قبول نہیں۔ (3)

حدیث ۱۷ صحیحین و مسند احمد و سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ تعالٰی اس کی عزت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ (عزوجل) کے لیے تواضع کرے، اللہ (عزوجل) اسے بلند فرمائے گا۔'' (4)

حدیث ۱۸ بخاری و مسلم انھیں سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو شخص اللہ (عزوجل) کی راہ میں جوڑا خرچ کرے، وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں، جو نمازی ہے دروازۂ نماز سے بلایا جائے گا، جو اہل جہاد سے ہے دروازۂ جہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صدقہ سے ہے دروازۂ صدقہ سے بلایا جائے گا، جو روزہ دار ہے باب الرّیان سے بلایا جائے گا۔'' صدیق اکبر نے عرض کی، اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایا جائے (یعنی مقصود دخول جنت ہے، وہ ایک دروازہ سے حاصل ہے) مگر کوئی ہے ایسا جو سب دروازوں سے بلایا جائے؟ فرمایا: ''ہاں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ تم اُن میں سے ہو۔'' (5)

حدیث ۱۹ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص کھجور برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ (عزوجل) نہیں قبول فرماتا مگر حلال کو، تو اسے

---

1 ...... "صحيح ابن خزيمة"، كتاب الزكاة، باب ذكر إدخال مانع الزكاة النار... إلخ، الحديث: ۲۲۴۹، ج۴، ص۸.

2 ...... "المسند"، حديث زياد بن نعيم، الحديث: ۱۷۸۰۴، ج۶، ص۲۳۶. "الترغيب و الترهيب"، الحديث: ۱۴، ج۱، ص۳۰۸.

3 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ۱۰۰۹۵، ج۱۰، ص۱۰۳.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب البر و الصلة و الأدب، باب استحباب العفو و التواضع، الحديث: ۲۵۸۸، ص۱۳۹۷.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم، الحديث: ۳۶۶۶، ج۲، ص۵۲۰.
و "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۷۶۳۷، ج۳، ص۹۳.

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ دستِ راست سے قبول فرماتا ہے پھر اسے اُس کے مالک کے لیے پرورش کرتا ہے، جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کی تربیّت کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ برابر ہوجاتا ہے۔'' (1)

حدیث ۲۰ و ۲۱ نسائی و ابن ماجہ اپنی سُنن میں و ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم نے بافادۂ تصحیح ابوہریرہ و ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا: کہ ''قسم ہے! اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔'' اُس کو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جُھکا لیے اور رونے لگے، یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی۔ پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سر مبارک اُٹھالیا اور چہرۂ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سُرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا: ''جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور زکاۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔'' (2)

حدیث ۲۲ امام احمد نے بروایت ثقات انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اپنے مال کی زکاۃ نکال، کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں سے سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔'' (3)

حدیث ۲۳ طبرانی نے اوسط و کبیر میں ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''زکاۃ اسلام کا پُل ہے۔'' (4)

حدیث ۲۴ طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو میرے لیے چھ چیزوں کی کفالت کرے، میں اُس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔'' میں نے عرض کی، وہ کیا ہیں یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا: ''نماز و زکاۃ و امانت و شرمگاہ و شکم و زبان۔'' (5)

حدیث ۲۵ بزار نے علقمہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تمھارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو۔'' (6)

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب لاتقبل صدقة من غلول، الحديث: ١٤١٠، ج١، ص٤٧٦.

2 ...... "سنن النسائی"، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، الحديث: ٢٤٣٥، ص٣٩٩.

3 ...... "المسند" للإمام أحمدبن حنبل، مسندانس بن مالك، الحديث: ١٢٣٩٧، ج٤، ص٢٧٣.

4 ...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٨٩٣٧، ج٦، ص٣٢٨.

5 ...... "المعجم الأوسط"، باب الفاء، الحديث: ٤٩٢٥، ج٣، ص٣٩٦.

6 ...... "مجمع الزوائد"، كتاب الزكاة، باب فرض الزكاة، الحديث: ٤٣٢٦، ج٣، ص١٩٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۶ طبرانی نے کبیر میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر ایمان لاتا ہے، وہ اپنے مال کی زکاۃ ادا کرے اور جو اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر ایمان لاتا ہے، وہ حق بولے یا سکوت کرے یعنی بُری بات زبان سے نہ نکالے اور جو اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر ایمان لاتا ہے، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔'' [1]

حدیث ۲۷ ابوداود نے حسن بصری سے مرسلاً اور طبرانی وبیہقی نے ایک جماعت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''زکاۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دُعا وتضرع سے استعانت کرو۔'' [2]

حدیث ۲۸ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور طبرانی اوسط اور حاکم مستدرک میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کردی، بیشک اللہ تعالٰی نے اُس سے شر دُور فرمادیا۔'' [3]

مسائل فقہیّہ

زکاۃ شریعت میں اللہ (عزوجل) کے لیے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو، نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کرلے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱ زکاۃ فرض ہے، اُس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ مباح کر دینے سے زکاۃ ادا نہ ہوگی، مثلاً فقیر کو بہ نیت زکاۃ کھانا کھلا دیا زکاۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا، ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو ادا ہوگئی۔ یوہیں بہ نیت زکاۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہوگئی۔ [6] (درمختار)

---

1 ...... "المعجم الکبیر"، الحدیث: ۱۳۵۶۱، ج۱۲، ص۳۲٤.

2 ...... "مراسیل أبي داود" مع "سنن أبي داود"، باب في الصائم یصیب أھله، ص۸.

3 ...... "المعجم الأوسط"، باب الألف، الحدیث: ۱۵۷۹، ج۱، ص٤۳۱.

4 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۰۳ ـ ۲۰٦.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۰.

6 ...... "الدرالمختار" معه "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۰٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ فقیر کو بہ نیت زکاۃ مکان رہنے کو دیا زکاۃ ادا نہ ہوئی کہ مال کا کوئی حصہ اسے نہ دیا بلکہ منفعت کا مالک کیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴ مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو، یعنی ایسا نہ ہو کہ پھینک دے یا دھوکہ کھائے ورنہ ادا نہ ہوگی، مثلاً نہایت چھوٹے بچہ یا پاگل کو دینا اور اگر بچہ کو اتنی عقل نہ ہو تو اُس کی طرف سے اس کا باپ جو فقیر ہو یا وصی یا جس کی نگرانی میں ہے قبضہ کریں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ زکاۃ واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) مسلمان ہونا۔

کافر پر زکاۃ واجب نہیں یعنی اگر کوئی کافر مسلمان ہوا تو اُسے یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ زمانۂ کفر کی زکاۃ ادا کرے۔[3] (عامۂ کتب) معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا تو زمانۂ اسلام میں جو زکاۃ نہیں دی تھی ساقط ہو گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ کافر دارالحرب میں مسلمان ہوا اور وہیں چند برس تک اقامت کی پھر دارالاسلام میں آیا، اگر اس کو معلوم تھا کہ مالدار مسلمان پر زکاۃ واجب ہے، تو اُس زمانہ کی زکاۃ واجب ہے ورنہ نہیں اور اگر دارالاسلام میں مسلمان ہوا اور چند سال کی زکاۃ نہیں دی تو ان کی زکاۃ واجب ہے، اگرچہ کہتا ہو کہ مجھے فرضیتِ زکاۃ کا علم نہیں کہ دارالاسلام میں جہل عذر نہیں۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

(۲) بلوغ۔

(۳) عقل، نابالغ پر زکاۃ واجب نہیں اور جنون اگر پورے سال کو گھیر لے تو زکاۃ واجب نہیں اور اگر سال کے اوّل آخر میں افاقہ ہوتا ہے، اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گزرتا ہے تو واجب ہے، اور جنون اگر اصلی ہو یعنی جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے شروع ہوگا۔ یوہیں اگر عارضی ہے مگر پورے سال کو گھیر لیا تو جب افاقہ ہوگا اس وقت سے سال کی ابتدا ہوگی۔[6] (جوہرہ، عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۰۵.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۰٤.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في احکام المعتوہ، ج۳، ص۲۰۷.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۱.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۱، وغیرہ.

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۲.
و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في احکام المعتوہ، ج۳، ص۲۰۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ بوہرے پر زکاۃ واجب نہیں، جب کہ اسی حالت میں پورا سال گزرے اور اگر کبھی کبھی اُسے افاقہ بھی ہوتا ہے تو واجب ہے۔ جس پر غشی طاری ہوئی اس پر زکاۃ واجب ہے، اگرچہ غشی کامل سال بھر تک ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

(۴) آزاد ہونا۔

غلام پر زکاۃ واجب نہیں، اگرچہ ماذون ہو (یعنی اس کے مالک نے تجارت کی اجازت دی ہو) یا مکاتب[2] یا ام ولد[3] یا مُستسعیٰ (یعنی غلام مشترک جس کو ایک شریک نے آزاد کر دیا اور چونکہ وہ مالدار نہیں ہے، اس وجہ سے باقی شریکوں کے حصے کما کر پورے کرنے کا اُسے حکم دیا گیا)۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۸ ماذون غلام نے جو کچھ کمایا ہے اس کی زکاۃ نہ اُس پر ہے نہ اُس کے مالک پر، ہاں جب مالک کو دے دیا تو اب ان برسوں کی بھی زکاۃ مالک ادا کرے، جب کہ غلام ماذون دَین میں مستغرق نہ ہو، ورنہ اس کی کمائی پر مطلقاً زکاۃ واجب نہیں، نہ مالک کے قبضہ کرنے کے پہلے نہ بعد۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ مکاتب نے جو کچھ کمایا اس کی زکاۃ واجب نہیں نہ اس پر نہ اس کے مالک پر، جب مالک کو دے دے اور سال گزر جائے، اب بشرائط زکاۃ مالک پر واجب ہوگی اور گزشتہ برسوں کی واجب نہیں۔[6] (ردالمحتار)

(۵) مال بقدرِ نصاب اُس کی مِلک میں ہونا، اگر نصاب سے کم ہے تو زکاۃ واجب نہ ہوئی۔[7] (تنویر، عالمگیری)

(۶) پورے طور پر اُس کا مالک ہو یعنی اس پر قابض بھی ہو۔[8]

مسئلہ ۱۰ جو مال گم گیا یا دریا میں گر گیا یا کسی نے غصب کر لیا اور اس کے پاس غصب کے گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہ رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا انجان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ وہ کون ہے یا مدیُون نے دَین

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في احكام المعتوه، ج٣، ص٢٠٧.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٢.

2 ...... یعنی وہ غلام جس کا آقا مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے۔

3 ...... یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔
تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت حصہ ۹ میں مدبّر، مکاتب اور ام ولد کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧١، وغيره.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢١٤.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٢.

8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

سے انکار کر دیا اور اُس کے پاس گواہ نہیں پھر یہ اموال مل گئے، تو جب تک نہ ملے تھے، اُس زمانہ کی زکاۃ واجب نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ اگر دین ایسے پر ہے جو اس کا اقرار کرتا ہے مگر ادا میں دیر کرتا ہے یا نادار ہے یا قاضی کے یہاں اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا یا وہ منکر ہے، مگر اُس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملے گا، سالہائے گزشتہ کی بھی زکاۃ واجب ہے۔[2] (تنویر)

مسئلہ ۱۲ چرائی کا جانور اگر کسی نے غصب کیا، اگرچہ وہ اقرار کرتا ہو تو ملنے کے بعد بھی اس زمانہ کی زکاۃ واجب نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۳ غصب کیے ہوئے کی زکاۃ غاصب پر واجب نہیں کہ یہ اس کا مال ہی نہیں، بلکہ غاصب پر یہ واجب ہے کہ جس کا مال ہے اُسے واپس دے اور اگر غاصب نے اُس مال کو اپنے مال میں خلط کر دیا کہ تمیز ناممکن ہو اور اس کا اپنا مال بقدر نصاب ہے تو مجموع پر زکاۃ واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ ایک نے دوسرے کے مثلاً ہزار روپے غصب کر لیے پھر وہی روپے اُس سے کسی اور نے غصب کر کے خرچ کر ڈالے اور ان دونوں غاصبوں کے پاس ہزار ہزار روپے اپنی ملک کے ہیں تو غاصب اوّل پر زکاۃ واجب ہے دوسرے پر نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ شے مرہون[6] کی زکاۃ نہ مرتہن[7] پر ہے، نہ راہن[8] پر، مرتہن تو مالک ہی نہیں اور راہن کی ملک تام نہیں کہ اس کے قبضہ میں نہیں اور بعد رہن چھڑانے کے بھی ان برسوں کی زکاۃ واجب نہیں۔[9] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۱۸.

2 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۱۹.

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الزکاۃ، ج۱، ص۱۲٤.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب فیما لو صادر السلطان رجلا... إلخ، ج۳، ص۲۵۹.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۳.

6 ...... یعنی جو چیز گروی رکھی گئی ہے۔

7 ...... یعنی جس کے پاس چیز گروی رکھی گئی ہو۔

8 ...... یعنی گروی رکھنے والا۔
تفصیلی معلومات کے لئے دیکھئے: بہارِ شریعت حصہ ۱۷ میں رہن کا بیان۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۱٤، وغیرہ.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶ جو مال تجارت کے لیے خریدا اور سال بھر تک اس پر قبضہ نہ کیا تو قبضہ کے قبل مشتری پر زکاۃ واجب نہیں اور قبضہ کے بعد اس سال کی بھی زکاۃ واجب ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

(۷) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا۔

مسئلہ ۱۷ نصاب کا مالک ہے مگر اس پر دَین ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتی تو زکاۃ واجب نہیں، خواہ وہ دَین بندہ کا ہو، جیسے قرض، زرِ ثمن[2] کسی چیز کا تاوان یا اللہ عزوجل کا دَین ہو، جیسے زکاۃ، خراج مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گذر گئے کہ زکاۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکاۃ واجب ہے دوسرے سال کی نہیں کہ پہلے سال کی زکاۃ اس پر دَین ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتی، لہٰذا دوسرے سال کی زکاۃ واجب نہیں۔ یوہیں اگر تین سال گذر گئے، مگر تیسرے میں ایک دن باقی تھا کہ پانچ درم اور حاصل ہوئے جب بھی پہلے ہی سال کی زکاۃ واجب ہے کہ دوسرے اور تیسرے سال میں زکاۃ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں، ہاں جس دن کہ وہ پانچ درم حاصل ہوئے اس دن سے ایک سال تک اگر نصاب باقی رہ جائے تو اب اس سال کے پورے ہونے پر زکاۃ واجب ہوگی۔ یوہیں اگر نصاب کا مالک تھا اور سال تمام پر زکاۃ نہ دی پھر سارے مال کو ہلاک کر دیا پھر اور مال حاصل کیا کہ یہ بقدر نصاب ہے، مگر سال اوّل کی زکاۃ جو اس کے ذمہ دَین ہے اس میں سے نکالیں تو نصاب باقی نہیں رہتی تو اس نئے سال کی زکاۃ واجب نہیں اور اگر اُس پہلے مال کو اُس نے قصداً ہلاک نہ کیا، بلکہ بلا قصد ہلاک ہوگیا تو اُس کی زکاۃ جاتی رہی، لہٰذا اس کی زکاۃ دَین نہیں تو اس صورت میں اس نئے سال کی زکاۃ واجب ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ اگر خود مدیُون[4] نہیں مگر مدیُون کا کفیل[5] ہے اور کفالت کے روپے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتی، زکاۃ واجب نہیں، مثلاً زید کے پاس ہزار روپے ہیں اور عمرو نے کسی سے ہزار قرض لیے اور زید نے اس کی کفالت کی تو زید پر اس صورت میں زکاۃ واجب نہیں کہ زید کے پاس اگرچہ روپے ہیں مگر عمرو کے قرض میں مستغرق ہیں کہ قرض خواہ کو اختیار ہے زید سے مطالبہ کرے اور روپے نہ ملنے پر یہ اختیار ہے کہ زید کو قید کرادے تو یہ روپے دَین میں مستغرق ہیں، لہٰذا زکاۃ واجب نہیں

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۱۵.

2 ...... یعنی کسی خریدی گئی چیز کے دام۔

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۲-۱۷۴
و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب: الفرق بین السبب والشرط والعلۃ، ج۳، ص۲۱۰.

4 ...... یعنی مقروض۔

5 ...... یعنی مقروض کا ضامن۔

www.dawateislami.net

اور اگر عمرو کی دس شخصوں نے کفالت کی اور سب کے پاس ہزار ہزار روپے ہیں جب بھی ان میں کسی پر زکاۃ واجب نہیں کہ قرض خواہ ہر ایک سے مطالبہ کرسکتا ہے اور بصورت نہ ملنے کے جس کو چاہے قید کرادے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ جو دَین میعادی ہو وہ مذہب صحیح میں وجوب زکاۃ کا مانع نہیں۔[2] (ردالمحتار)

چونکہ عادۃً دَینِ مہر کا مطالبہ نہیں ہوتا، لہٰذا اگر چہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دَینِ مہر ہو جب وہ مالکِ نصاب ہے، زکاۃ واجب ہے۔[3] (عالمگیری) خصوصاً مہر مؤخر جو عام طور پر یہاں رائج ہے جس کی ادا کی کوئی میعاد معیّن نہیں ہوتی، اس کے مطالبہ کا تو عورت کو اختیار ہی نہیں، جب تک موت یا طلاق واقع نہ ہو۔

مسئلہ ۲۰ عورت کا نفقہ شوہر پر دَین نہیں قرار دیا جائے گا جب تک قاضی نے حکم نہ دیا ہو یا دونوں نے باہم کسی مقدار پر تصفیہ نہ کرلیا ہو اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو ساقط ہوجائے گا شوہر پر اس کا دینا واجب نہ ہوگا، لہٰذا مانع زکاۃ نہیں۔ عورت کے علاوہ کسی رشتہ دار کا نفقہ اس وقت دَین ہے جب ایک مہینہ سے کم زمانہ گزرا ہو یا اُس رشتہ دار نے قاضی کے حکم سے قرض لیا اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں تو ساقط ہے اور مانع زکاۃ نہیں۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ دَین اس وقت مانع زکاۃ ہے جب زکاۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو اور اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد ہوا تو زکاۃ پر اس دَین کا کچھ اثر نہیں۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ جس دَین کا مطالبہ بندوں کی طرف سے نہ ہو اس کا اس جگہ اعتبار نہیں یعنی وہ مانع زکاۃ نہیں مثلاً نذر و کفارہ وصدقۂ فطر وحج وقربانی کہ اگر ان کے مصارف نصاب سے نکالیں تو اگرچہ نصاب باقی نہ رہے زکاۃ واجب ہے، عشر وخراج واجب ہونے کے لیے دین مانع نہیں یعنی اگرچہ مدیُون ہو، یہ چیزیں اس پر واجب ہوجائیں گی۔[6] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲۳ جو دَین اثنائے سال میں عارض ہوا یعنی شروع سال میں مدیُون نہ تھا پھر مدیُون ہوگیا پھر سال تمام پر

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب: الفرق بین السبب والشرط والعلۃ، ج۳، ص۲۱۰.

2 ...... المرجع السابق، ص۲۱۱.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۳.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۳.
و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب: الفرق بین السبب والشرط والعلۃ، ج۳، ص۲۱۱.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب: الفرق بین السبب والشرط والعلۃ، ج۳، ص۲۱۰.
و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۳.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب: الفرق بین السبب والشرط والعلۃ، ج۳، ص۲۱۱، وغیرھما.

www.dawateislami.net

علاوہ دَین کے نصاب کا مالک ہوگیا تو زکاۃ واجب ہوگئی، اس کی صورت یہ ہے کہ قرض کروقرض خواہ نے قرض معاف کردیا تو اب چونکہ اس کے ذمہ دَین نہ رہا اورسال بھی پورا ہو چکا ہے، لہٰذا واجب ہے کہ ابھی زکاۃ دے، یہ نہیں کہ اب سے ایک سال گزرنے پرزکاۃ واجب ہوگی اوراگرشروع سال سے مدیُون تھا اورسال تمام پر معاف کیا تو ابھی زکاۃ واجب نہ ہوگی بلکہ اب سے سال گزرنے پر۔[1] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴ ایک شخص مدیُون ہے اور چند نصاب کا مالک کہ ہرایک سے دَین ادا ہوجاتا ہے، مثلاً اس کے پاس روپے اشرفیاں بھی ہیں، تجارت کے اسباب بھی، چرائی کے جانور بھی تو روپے اشرفیاں دَین کے مقابل سمجھے اوراور چیزوں کی زکاۃ دے اوراگرروپےاشرفیاں نہ ہوں اور چرائی کے جانوروں کی چند نصابیں ہوں، مثلاً چالیس بکریاں ہیں اورتیس گائیں اور پانچ اونٹ تو جس کی زکاۃ میں اسے آسانی ہو، اُس کی زکاۃ دے اوردوسرے کودَین میں سمجھے تو اُس صورتِ مذکورہ میں اگربکریوں یا اونٹوں کی زکاۃ دے گا تو ایک بکری دینی ہوگی اورگائے کی زکاۃ میں سال بھرکا بچھڑا اورظاہر ہے کہ ایک بکری دینا بچھڑا دینے سے آسان ہے، لہٰذا بکری دے سکتا ہےاوراگر برابر ہوں تو اسے اختیار ہے۔ مثلاً پانچ اونٹ ہیں اورچالیس بکریاں دونوں کی زکاۃ ایک بکری ہے، اُسے اختیار ہے جسے چاہے دَین کے لیے سمجھے اورجس کی چاہے زکاۃ دے اور یہ سب تفصیل اُس وقت ہے کہ بادشاہ کی طرف سے کوئی زکاۃ وصول کرنے والا آئے، ورنہ اگربطورِخود دینا چاہتا ہے تو ہرصورت میں اختیار ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ اس پر ہزارروپےقرض ہیں اوراس کے پاس ہزارروپے ہیں اورایک مکان اورخدمت کے لیے ایک غلام تو زکاۃ واجب نہیں، اگرچہ مکان وغلام دس ہزارروپے کی قیمت کے ہوں کہ یہ چیزیں حاجت اصلیہ سے ہیں اور جب روپےموجود ہیں تو قرض کے لیےروپےقرار دیے جائیں گےنہ کہ مکان وغلام۔[3] (عالمگیری)

(۸) نصاب حاجتِ اِصلیہ سے فارغ ہو۔[4]

مسئلہ ۲۶ حاجت اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسرکرنے میں آدمی کوضرورت ہے اس میں زکاۃ واجب نہیں، جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور، خدمت کے لیےلونڈی غلام،

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢١٥، وغيره.

2 ...... "الدرالمختار"، "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢١٦.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٣.

4 ...... المرجع السابق، ص١٧٢.

www.dawateislami.net

آلاتِ حرب، پیشہ وروں کے اوزار، اہلِ علم کے لیے حاجت کی کتابیں، کھانے کے لیے غلّہ۔[1] (ہدایہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: ایسی چیز خریدی جس سے کوئی کام کرے گا اور کام میں اس کا اثر باقی رہے گا، جیسے چمڑا پکانے کے لیے مازو[2] اور تیل وغیرہ اگر اس پر سال گزر گیا زکاۃ واجب ہے۔ یوہیں رنگریز نے اُجرت پر کپڑا رنگنے کے لیے کسم، زعفران خریدا تو اگر بقدرِ نصاب ہے اور سال گزر گیا زکاۃ واجب ہے۔ پُڑیا وغیرہ رنگ کا بھی یہی حکم ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس کا اثر باقی نہیں رہے گا، جیسے صابون تو اگرچہ بقدرِ نصاب ہو اور سال گزر جائے زکاۃ واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: عطر فروش نے عطر بیچنے کے لیے شیشیاں خریدیں، ان پر زکاۃ واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: خرچ کے لیے روپے کے پیسے لیے تو یہ بھی حاجت اصلیہ میں ہیں۔ حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا کیا اور جو باقی رہے اگر بقدرِ نصاب ہیں تو ان کی زکاۃ واجب ہے، اگرچہ اسی نیّت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجتِ اصلیہ ہی میں صَرف ہوں گے اور اگر سال تمام کے وقت حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو زکاۃ واجب نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: اہلِ علم کے لیے کتابیں حاجت اصلیہ سے ہیں اور غیر اہل کے پاس ہوں، جب بھی کتابوں کی زکاۃ واجب نہیں جب کہ تجارت کے لیے نہ ہوں، فرق اتنا ہے کہ اہلِ علم کے پاس ان کتابوں کے علاوہ اگر مال بقدرِ نصاب نہ ہو تو زکاۃ لینا جائز ہے اور غیر اہلِ علم کے لیے ناجائز، جب کہ دوسو درم قیمت کی ہوں۔ اہل وہ ہے جسے پڑھنے پڑھانے یا تصحیح کے لیے ان کتابوں کی ضرورت ہو۔ کتاب سے مراد مذہبی کتاب فقہ و تفسیر و حدیث ہے، اگر ایک کتاب کے چند نسخے ہوں تو ایک سے زائد جتنے نسخے ہوں اگر دوسو درم کی قیمت کے ہوں تو اس اہل کو بھی زکاۃ لینا ناجائز ہے، خواہ ایک ہی کتاب کے زائد نسخے اس قیمت کے ہوں یا متعدد کتابوں کے زائد نسخے مل کر اس قیمت کے ہوں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: حافظ کے لیے قرآن مجید حاجتِ اصلیہ سے نہیں اور غیر حافظ کے لیے ایک سے زیادہ حاجتِ اصلیہ کے

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۲.
و "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، مطلب في زکاة ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۱۲.

2 ...... ایک دوا کا نام۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۲.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، مطلب في زکاة ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۱۸.

5 ...... المرجع السابق، ص۲۱۳.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، مطلب في زکاة ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۱۷.

www.dawateislami.net

علاوہ ہے یعنی اگر مصحف شریف دوسو درم قیمت کا ہو تو زکاۃ لینا جائز نہیں۔[1] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: طبیب کے لیے طب کی کتابیں حاجتِ اصلیہ میں ہیں، جب کہ مطالعہ میں رکھتا ہو یا اُسے دیکھنے کی ضرورت پڑے، نحو وصرف و نجوم اور دیوان اور قصے کہانی کی کتابیں حاجتِ اصلیہ میں نہیں، اصول فقہ وعلم کلام واخلاق کی کتابیں جیسے احیاء العلوم وکیمیائے سعادت وغیرہما حاجتِ اصلیہ سے ہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: کفار اور بد مذہبوں کے رد اور اہلِ سنت کی تائید میں جو کتابیں ہیں وہ حاجتِ اصلیہ سے ہیں۔ یوہیں عالم اگر بد مذہب وغیرہ کی کتابیں اس لیے رکھے کہ اُن کا رد کرے گا تو یہ بھی حاجتِ اصلیہ میں ہیں اور غیر عالم کو تو ان کا دیکھنا ہی جائز نہیں۔

(۹) مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے یعنی اُس کے یا اُس کے نائب کے قبضہ میں ہو، ہر ایک کی دو صورتیں ہیں وہ اسی لیے پیدا ہی کیا گیا ہو اسے خلقی کہتے ہیں، جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لیے پیدا ہوئے کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں یا اس لیے مخلوق تو نہیں، مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے، اسے فعلی کہتے ہیں۔ سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعلی ہیں کہ تجارت سے سب میں نُمو ہوگا۔[3] سونے چاندی میں مطلقاً زکاۃ واجب ہے، جب کہ بقدر نصاب ہوں اگرچہ دفن کر کے رکھے ہوں، تجارت کرے یا نہ کرے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکاۃ اس وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیّت ہو یا چرائی پر چھوٹے جانور وبس، خلاصہ یہ کہ زکاۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

(۱) ثمن یعنی سونا چاندی۔

(۲) مال تجارت۔

(۳) سائمہ یعنی چرائی پر چھوٹے جانور۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۳۴: نیّت تجارت کبھی صراحۃً ہوتی ہے کبھی دلالۃً صراحۃً یہ کہ عقد کے وقت ہی نیّت تجارت کر لی خواہ وہ عقد خریداری ہو یا اجارہ، ثمن روپیہ اشرفی ہو یا اسباب میں سے کوئی شے دلالۃً کی صورت یہ ہے کہ مال تجارت کے بدلے کوئی چیز

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الزكاة، ص١٤٨ .
و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢١٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢١٧.

3 ...... یعنی زیادتی ہوگی۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٤.
و "الفتاوى الرضوية"، ج١٠، ص١٦١.

www.dawateislami.net

خریدی یا مکان جو تجارت کے لیے ہے اس کو کسی اسباب کے بدلے کرایہ پر دیا تو یہ اسباب اور وہ خریدی ہوئی چیز تجارت کے لیے ہیں اگرچہ صراحۃً تجارت کی نیّت نہ کی۔ یوہیں اگر کسی سے کوئی چیز تجارت کے لیے قرض لی تو یہ بھی تجارت کے لیے ہے، مثلاً دوسو درم کا مالک ہے اور من بھر گیہوں قرض لیے تو اگر تجارت کے لیے نہیں لیے تو زکاۃ واجب نہیں کہ گیہوں کے دام انھیں دوسو سے مُجرا کیے جائیں گے تو نصاب باقی نہ رہی اور اگر تجارت کے لیے لیے تو زکاۃ واجب ہوگی کہ اُن گیہوں کی قیمت دوسو پر اضافہ کریں اور مجموعہ سے قرض مُجرا کریں تو دوسو سالم رہے لہٰذا زکاۃ واجب ہوئی۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ جس عقد میں تبادلہ ہی نہ ہو جیسے ہبہ، وصیّت، صدقہ یا تبادلہ ہو مگر مال سے تبادلہ نہ ہو جیسے مہر، بدل خلع[2] بدلِ عتق[3] ان دونوں قسم کے عقد کے ذریعہ سے اگر کسی چیز کا مالک ہوا تو اس میں نیّت تجارت صحیح نہیں یعنی اگرچہ تجارت کی نیّت کرے، زکاۃ واجب نہیں۔ یوہیں اگر ایسی چیز میراث میں ملی تو اس میں بھی نیّت تجارت صحیح نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ مورث کے پاس تجارت کا مال تھا، اس کے مرنے کے بعد وارثوں نے تجارت کی نیّت کی تو زکاۃ واجب ہے۔ یوہیں چرائی کے جانور وراثت میں ملے، زکاۃ واجب ہے چرائی پر رکھنا چاہتے ہوں یا نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۷ نیّت تجارت کے لیے یہ شرط ہے کہ وقت عقد نیّت ہو، اگرچہ دلالۃً تو اگر عقد کے بعد نیّت کی زکاۃ واجب نہ ہوئی۔ یوہیں اگر رکھنے کے لیے کوئی چیز لی اور یہ نیّت کی کہ نفع ملے گا تو بیچ ڈالوں گا تو زکاۃ واجب نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۸ تجارت کے لیے غلام خریدا تھا پھر خدمت لینے کی نیّت کر لی پھر تجارت کی نیّت کی تو تجارت کا نہ ہوگا جب تک ایسی چیز کے بدلے نہ بیچے جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔[7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۹ موتی اور جواہر پر زکاۃ واجب نہیں، اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیّت سے لیے تو واجب ہوگئی۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۴۰ زمین سے جو پیداوار ہوئی اس میں نیّت تجارت سے زکاۃ واجب نہیں، زمین عشری ہو یا خراجی، اس کی

---

1. "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٤.
و "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢٢١.
2. یعنی وہ مال جس کے بدلے میں نکاح زائل کیا جائے۔
3. یعنی وہ مال جس کے بدلے میں غلام یا لونڈی کو آزاد کیا جائے۔
4. "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٤.
5. المرجع السابق.
6. "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، ج٣، ص٢٣١.
7. المرجع السابق، ص٢٢٨.
8. "تنويرالأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، ج٣، ص٢٣٠.

www.dawateislami.net

مِلک ہو یا عاریت یا کرایہ پر لی ہو، ہاں اگر زمین خراجی ہو اور عاریت یا کرایہ پر لی اور بیج وہ ڈالے جو تجارت کے لیے تھے تو پیداوار میں تجارت کی نیّت صحیح ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ مضارب[2] مالِ مضاربت سے جو کچھ خریدے، اگرچہ تجارت کی نیّت نہ ہو، اگرچہ اپنے خرچ کرنے کے لیے خریدے، اس پر زکاۃ واجب ہے یہاں تک کہ اگر مالِ مضاربت سے غلام خریدے۔ پھر ان کے پہننے کو کپڑا اور کھانے کے لیے غلّہ وغیرہ خریدا تو یہ سب کچھ تجارت ہی کے لیے ہیں اور سب کی زکاۃ واجب۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

(۱۰) سال گزرنا، سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے، مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہوگئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکاۃ واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ مال تجارت یا سونے چاندی کو درمیان سال میں اپنی جنس[5] یا غیر جنس سے بدل لیا تو اس کی وجہ سے سال گزرنے میں نقصان نہ آیا اور اگر چرائی کے جانور بدل لیے تو سال کٹ گیا یعنی اب سال اس دن سے شمار کریں گے جس دن بدلا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ جو شخص مالک نصاب ہے اگر درمیان سال میں کچھ اور مال اسی جنس کا حاصل کیا تو اُس نئے مال کا جدا سال نہیں، بلکہ پہلے مال کا ختم سال اُس کے لیے بھی سال تمام ہے، اگرچہ سال تمام سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل کیا ہو، خواہ وہ مال اُس کے پہلے مال سے حاصل ہوا یا میراث و ہبہ یا اور کسی جائز ذریعہ سے ملا ہو اور اگر دوسری جنس کا ہے مثلاً پہلے اُس کے پاس اونٹ تھے اور اب بکریاں ملیں تو اس کے لیے جدید سال شمار ہوگا۔[7] (جوہرہ)

مسئلہ ۴۴ مالک نصاب کو درمیان سال میں کچھ مال حاصل ہوا اور اس کے پاس دو نصابیں ہیں اور دونوں کا جُدا جُدا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲۲.

2 ...... مضاربت، تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام اور منافع میں دونوں شریک۔ کام کرنے والے کو مضارب اور مالک نے جو کچھ دیا اسے راس المال (مالِ مضاربت) کہتے ہیں۔
تفصیلی معلومات کے لیے بہارِ شریعت حصہ ۱۴، میں "مضاربت کا بیان" دیکھ لیجئے۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲۱.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۵.

5 ...... سونا، چاندی تو مطلقاً یہاں ایک ہی جنس ہیں۔ یو ہیں ان کے زیور، برتن وغیرہ اسباب، بلکہ مال تجارت بھی انہیں کی جنس سے شمار ہوگا، اگرچہ کسی قسم کا ہو کہ اس کی زکاۃ بھی چاندی سونے سے قیمت لگا کر دی جاتی ہے۔۱۲منہ

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۵.

7 ...... "الجوهرة النیرة"، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ الخیل، ص۱۵۵.

www.dawateislami.net

سال ہے تو جو مال درمیان سال میں حاصل ہوا اُسے اس کے ساتھ ملائے، جس کی زکاۃ پہلے واجب ہو مثلاً اس کے پاس ایک ہزار روپے ہیں اور سائمہ کی قیمت جس کی زکاۃ دے چکا تھا کہ دونوں ملائے نہیں جائیں گے، اب درمیان سال میں ایک ہزار روپے اور حاصل کیے تو ان کا سالِ تمام اس وقت ہے جب ان دونوں میں پہلے کا ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ اس کے پاس چرائی کے جانور تھے اور سال تمام پر ان کی زکاۃ دی پھر انھیں روپوں سے بیچ ڈالا اور اُس کے پاس پہلے سے بھی بقدر نصاب روپے ہیں جن پر نصف سال گزرا ہے تو یہ روپے اُن روپوں کے ساتھ نہیں ملائے جائیں گے، بلکہ اُن کے لیے اُس وقت سے نیا سال شروع ہوگا یا اس وقت ہے کہ یہ ثمن کے روپے بقدر نصاب ہوں، ورنہ بالاجماع انھیں کے ساتھ ملائیں یعنی اُن کی زکاۃ انھیں روپوں کے ساتھ دی جائے۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۴۶ سال تمام سے پیشتر اگر سائمہ کو روپے کے بدلے بیچا تو اب ان روپوں کو اُن رُوپوں کے ساتھ ملالیں گے جو پیشتر سے اُس کے پاس بقدر نصاب موجود ہیں یعنی ان کے سال تمام پر ان کی بھی زکاۃ دی جائے، ان کے لیے نیا سال شروع نہ ہوگا۔ یوہیں اگر جانور کے بدلے بیچا تو اس جانور کو اس جانور کے ساتھ ملائے، جو پیشتر سے اس کے پاس ہے اگر سائمہ کی زکاۃ دے دی پھر اسے سائمہ نہ رکھا پھر بیچ ڈالا تو ثمن کو اگلے مال کے ساتھ ملادیں گے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ اونٹ، گائے، بکری میں ایک کو دوسرے کے بدلے سال تمام سے پہلے بیچا تو اب سے اُن کے لیے نیا سال شروع ہوگا۔ یوہیں اگر اور چیز کے بدلے بہ نیّت تجارت بیچا تو اب سے ایک سال گزرنے پر زکاۃ واجب ہوگی اور اگر اپنی جنس کے بدلے بیچا یعنی اونٹ کو اونٹ اور گائے کو گائے کے بدلے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر بعد سال تمام بیچا تو زکاۃ واجب ہوچکی اور وہ اُس کے ذمہ ہے۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۴۸ درمیان سال میں سائمہ کو بیچا تھا اور سال تمام سے پہلے عیب کی وجہ سے خریدار نے واپس کر دیا تو اگر قاضی کے حکم سے واپسی ہوئی تو نیا سال شروع نہ ہوگا، ورنہ اب سے سال شروع کیا جائے اور اگر ہبہ کر دیا تھا پھر سال تمام سے پہلے واپس کرلیا تو نیا سال لیا جائے گا، قاضی کے فیصلہ سے واپسی ہو یا بطور خود۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۴۹ اُس کے پاس خراجی زمین تھی، خراج ادا کرنے کے بعد بیچ ڈالی تو ثمن کو اصل نصاب کے ساتھ ملا

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۵۵.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۵.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الزكاة، باب زكاة الابل، ص۱۵۰.

5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

دیں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰ اس کے پاس روپے ہیں جن کی زکاۃ دے چکا ہے پھر اُن سے چرائی کے جانور خریدے اور اس کے یہاں اس جنس کے جانور پہلے سے موجود ہیں تو اُن کو ان کے ساتھ نہ ملائیں گے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱ کسی نے اسے چار ہزار روپے بطور ہبہ دیے اور سال پورا ہونے سے پہلے ہزار روپے اور حاصل کیے پھر ہبہ کرنے والے نے اپنے دیے ہوئے روپے حکم قاضی سے واپس لے لیے تو ان جدید روپوں کی بھی اس پر زکاۃ واجب نہیں جب تک ان پر سال نہ گزر لے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ کسی کے پاس تجارت کی بکریاں ہیں، جن کی قیمت دوسو درم ہے اور سال تمام سے پہلے ایک بکری مرگئی، سال پورا ہونے سے پہلے اُس نے اس کی کھال نکال کر پکالی تو زکاۃ واجب ہے۔[4] (عالمگیری) یعنی جب کہ وہ کھال نصاب کو پورا کرے۔

مسئلہ ۵۳ زکاۃ دیتے وقت یا زکاۃ کے لیے مال علیحدہ کرتے وقت نیت زکاۃ شرط ہے۔ نیّت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکاۃ ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ سال بھر تک خیرات کرتا رہا، اب نیّت کی کہ جو کچھ دیا ہے زکاۃ ہے تو ادا نہ ہوئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ ایک شخص کو وکیل بنایا اُسے دیتے وقت تو نیّت زکاۃ نہ کی، مگر جب وکیل نے فقیر کو دیا اس وقت مؤکل نے نیّت کرلی ہوگئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ دیتے وقت نیّت نہیں کی تھی، بعد کو کی تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے یعنی اسکی ملک میں ہے تو یہ نیّت کافی ہے ورنہ نہیں۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج ۱، ص ۱۷۵.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج ۱، ص ۱۷۵ ـ ۱۷۶.

4 ...... المرجع السابق، ص ۱۷۶.

5 ...... المرجع السابق، ص ۱۷۰.

6 ...... المرجع السابق، ص ۱۷۱.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، ج ۳، ص ۲۲۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۷ زکاۃ دینے کے لیے وکیل بنایا اور وکیل کو بہ نیّت زکاۃ مال دیا مگر وکیل نے فقیر کو دیتے وقت نیّت نہیں کی ادا ہوگئی۔ یوہیں زکاۃ کا مال ذمّی کو دیا کہ وہ فقیر کو دے دے اور ذمّی کو دیتے وقت نیّت کرلی تھی تو یہ نیّت کافی ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۸ وکیل کو دیتے وقت کہا نفل صدقہ یا کفارہ ہے مگر قبل اس کے کہ وکیل فقیروں کو دے، اُس نے زکاۃ کی نیّت کرلی تو زکاۃ ہی ہے، اگرچہ وکیل نے نفل یا کفارہ کی نیّت سے فقیر کو دیا ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۹ ایک شخص چند زکاۃ دینے والوں کا وکیل ہے اور سب کی زکاۃ ملادی تو اُسے تاوان دینا پڑے گا اور جو کچھ فقیروں کو دے چکا ہے وہ تبرع ہے یعنی نہ مالکوں سے اسکا معاوضہ پائے گا نہ فقیروں سے، البتہ اگر فقیروں کو دینے سے پہلے مالکوں نے ملانے کی اجازت دے دی تو تاوان اس کے ذمہ نہیں۔ یوہیں اگر فقیروں نے بھی اسے زکاۃ لینے کا وکیل کیا اور اُس نے ملادیا تو تاوان اس پر نہیں مگر اس وقت یہ ضرور ہے کہ اگر ایک فقیر کا وکیل ہے اور چند جگہ سے اسے اتنی زکاۃ ملی کہ مجموعہ بقدر نصاب ہے تو اب جو جان کر زکاۃ دے اس کی زکاۃ ادا نہ ہوگی یا چند فقیروں کا وکیل ہے اور زکاۃ اتنی ملی کہ ہر ایک کا حصہ نصاب کی قدر ہے تو اب اس وکیل کو زکاۃ دینا جائز نہیں مثلاً تین فقیروں کا وکیل ہے اور چھ سو ۶۰۰ درم ملے کہ ہر ایک کا حصہ دوسو ۲۰۰ ہوا جو نصاب ہے اور چھ سو ۶۰۰ سے کم ملا تو کسی کو نصاب کی قدر نہ ملا اور اگر ہر ایک فقیر نے اسے علیحدہ علیحدہ وکیل بنایا تو مجموعہ نہیں دیکھا جائے گا، بلکہ ہر ایک کو جو ملا ہے وہ دیکھا جائے گا اور اس صورت میں بغیر فقیروں کی اجازت کے ملانا جائز نہیں اور ملادے گا جب بھی زکاۃ ادا ہوجائیگی اور فقیروں کو تاوان دے گا اور اگر فقیروں کا وکیل نہ ہو تو اسے دے سکتے ہیں اگرچہ کتنی ہی نصابیں اُس کے پاس جمع ہوگئیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰ چند اوقاف کے متولی کو ایک کی آمدنی دوسری میں ملانا جائز نہیں۔ یوہیں دلال کو زرثمن یا مبیع کا خلط[4] جائز نہیں۔ یوہیں اگر چند فقیروں کے لیے سوال کیا تو جو ملا ہے اُن کی اجازت کے خلط کرنا جائز نہیں۔ یوہیں آٹا پیسنے والے کو یہ جائز نہیں کہ لوگوں کے گیہوں ملا دے، مگر جہاں ملا دینے پر عرف جاری ہو تو ملا دینا جائز ہے اور ان سب صورتوں میں تاوان دے گا۔[5] (خانیہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، ج٣، ص٢٢٢.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢٢٣.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج٣، ص٢٢٣.

4 ......یعنی دلال کو خریدی گئی چیز کی قیمت یا خریدی گئی چیز کا ملانا۔

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الزكاة، فصل في اداء الزكاة، ج١، ص١٢٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۱: اگر مؤکلوں [1] نے صراحۃً ملانے کی اجازت نہ دی مگر عرف ایسا جاری ہوگیا کہ وکیل ملا دیا کرتے ہیں تو یہ بھی اجازت سمجھی جائے گی، جب کہ مؤکل [2] اس عرف سے واقف ہو، مگر دلال کو خلط کی اجازت نہیں کہ اس میں عرف نہیں۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: وکیل کو اختیار ہے کہ مالِ زکاۃ اپنے لڑکے یا بی بی کو دیدے جب کہ یہ فقیر ہوں اور اگر لڑکا نابالغ ہے تو اُسے دینے کے لیے خود اس وکیل کا فقیر ہونا بھی ضروری ہے، مگر اپنی اولاد یا بی بی کو اس وقت دے سکتا ہے، جب مؤکل نے اُن کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کے لیے نہ کہہ دیا ہو ورنہ انھیں نہیں دے سکتا۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ خود لے لے، ہاں اگر زکاۃ دینے والے نے یہ کہہ دیا ہو کہ جس جگہ چاہو صرف کرو تو لے سکتا ہے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۶۴: اگر زکاۃ دینے والے نے اسے حکم نہیں دیا، خود ہی اُس کی طرف سے زکاۃ دے دی تو نہ ہوئی اگرچہ اب اُس نے جائز کر دیا ہو۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: زکاۃ دینے والے نے وکیل کو زکاۃ کا روپیہ دیا وکیل نے اُسے رکھ لیا اور اپنا روپیہ زکاۃ میں دے دیا تو جائز ہے، اگر یہ نیّت ہو کہ اس کے عوض مؤکل کا روپیہ لے لے گا اور اگر وکیل نے پہلے اس روپیہ کو خود خرچ کر ڈالا بعد کو اپنا روپیہ زکاۃ میں دیا تو زکاۃ ادا نہ ہوئی بلکہ یہ تبرع ہے اور مؤکل کو تاوان دے گا۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: زکاۃ کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے کو وکیل بنا دے۔ [8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: کسی نے یہ کہا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے ان سو روپوں کا خیرات کر دینا ہے پھر گیا اور جاتے وقت یہ نیّت کی کہ زکاۃ میں دے دوں گا تو زکاۃ میں نہیں دے سکتا۔ [9] (عالمگیری)

---

1 ...... وکیل کرنے والوں۔ 2 ...... یعنی وہ شخص جو وکیل مقرر کرے۔وکیل کرنے والا۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲۳.

4 ...... المرجع السابق، ص۲۲٤.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۲٤.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳ ۲۲۳

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲٤.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲٤.

9 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۸ زکاۃ کا مال ہاتھ پر رکھا تھا، فقرا لوٹ لے گئے ادا ہوگئی اور اگر ہاتھ سے گر گیا اور فقیر نے اُٹھالیا اگر یہ اسے پہچانتا ہے اور راضی ہوگیا اور مال ضائع نہیں ہوا تو ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹ امین کے پاس سے امانت ضائع ہوگئی، اس نے مالک کو دفع خصومت کے لیے کچھ روپے دے دیے اور دیتے وقت زکاۃ کی نیت کرلی اور مالک فقیر بھی ہے زکاۃ ادا نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰ مال کو بہ نیّت زکاۃ علیٰحدہ کر دینے سے بری الذّمہ نہ ہوگا جب تک فقیروں کو نہ دیدے، یہاں تک کہ اگر وہ جاتا رہا تو زکاۃ ساقط نہ ہوئی اور اگر مرگیا تو اس میں وراثت جاری ہوگی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱ سال پورا ہونے پر کل نصاب خیرات کردی، اگرچہ زکاۃ کی نیّت نہ کی بلکہ نفل کی نیّت کی یا کچھ نیّت نہ کی زکاۃ ادا ہوگئی اور اگر کل فقیر کو دے دیا اور منّت یا کسی اور واجب کی نیّت کی تو دینا صحیح ہے، مگر زکاۃ اس کے ذمّہ ہے ساقط نہ ہوئی اور اگر مال کا کوئی حصہ خیرات کیا تو اس حصہ کی بھی زکاۃ ساقط نہ ہوگی، بلکہ اس کے ذمّہ ہے اور اگر کل مال ہلاک ہوگیا تو کل کی زکاۃ ساقط[4] ہوگئی اور کچھ ہلاک ہوا تو جتنا ہلاک ہوا اس کی ساقط اور جو باقی ہے اس کی واجب، اگرچہ وہ بقدر نصاب نہ ہو۔ ہلاک کے یہ معنی ہیں کہ بغیر اس کے فعل کے ضائع ہوگیا، مثلاً چوری ہوگئی یا کسی کو قرض و عاریت دی اُس نے انکار کردیا اور گواہ نہیں یا وہ مرگیا اور کچھ ترکہ میں نہ چھوڑا اور اگر اپنے فعل سے ہلاک کیا مثلاً صرف کر ڈالا یا پھینک دیا یا غنی کو ہبہ کردیا[5] تو زکاۃ بدستور واجب الادا ہے، ایک پیسہ بھی ساقط نہ ہوگا اگرچہ بالکل نادار ہو۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۲ فقیر پر اُس کا قرض تھا اور کل معاف کردیا تو زکاۃ ساقط ہوگئی اور جُز معاف کیا تو اس جز کی ساقط ہوگئی اور اگر اس صورت میں یہ نیّت کی کہ پورا زکاۃ میں ہو جائے تو نہ ہوگی اور اگر مالدار پر قرض تھا اور کل معاف کردیا تو زکاۃ ساقط نہ ہوئی بلکہ اُس کے ذمّہ ہے۔ فقیر پر قرض تھا معاف کردیا اور یہ نیّت کی کہ فلاں پر جو دَین ہے یہ اُس کی زکاۃ ہے ادا نہ ہوئی۔[7] (عالمگیری، درمختار)

---

1 …… "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثالث، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٨٣.

2 …… "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج ١، ص ١٧١.

3 …… "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج ٣، ص ٢٢٥.

4 …… یعنی معاف۔

5 …… یعنی غنی کو تحفے میں دے دیا۔

6 …… "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج ١، ص ١٧١.

7 …… المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۳: کسی پر اُس کے روپے آتے ہیں، فقیر سے کہہ دیا اس سے وصول کرلے اور نیّت زکاۃ کی کی بعد قبضہ ادا ہوگئی۔ فقیر پر قرض ہے اس قرض کو اپنے مال کی زکاۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ معاف کردے اور وہ میرے مال کی زکاۃ ہو جائے یہ نہیں ہوسکتا، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ اُسے زکاۃ کا مال دے اور اپنے آتے ہوئے میں لے لے، اگر وہ دینے سے انکار کرے تو ہاتھ پکڑ کر چھین سکتا ہے اور یوں بھی نہ ملے تو قاضی کے پاس مقدمہ پیش کرے کہ اُس کے پاس ہے اور میرا نہیں دیتا۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۴: زکاۃ کا روپیہ مُردہ کی تجہیز و تکفین[2] یا مسجد کی تعمیر میں نہیں صرف کرسکتے کہ تملیک فقیر نہیں پائی گئی اور ان امور میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کردیں اور وہ صرف کرے اور ثواب دونوں کو ہوگا بلکہ حدیث میں آیا، ''اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کے لیے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: زکاۃ علانیہ اور ظاہر طور پر افضل ہے اور نفل صدقہ چھپا کر دینا افضل۔[4] (عالمگیری) زکاۃ میں اعلان اس وجہ سے ہے کہ چُھپا کر دینے میں لوگوں کو تہمت اور بدگمانی کا موقع ملے گا، نیز اعلان اوروں کے لیے باعثِ ترغیب ہے کہ اس کو دیکھ کر اور لوگ بھی دیں گے مگر یہ ضرور ہے کہ ریا نہ آنے پائے کہ ثواب جاتا رہے گا بلکہ گناہ واستحقاق عذاب ہے۔

مسئلہ ۷۶: زکاۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکاۃ کہہ کر دے، بلکہ صرف نیّت زکاۃ کافی ہے یہاں تک کہ اگر ہبہ یا قرض کہہ کر دے اور نیّت زکاۃ کی ہو ادا ہوگئی۔[5] (عالمگیری) یوہیں نذر یا ہدیہ یا پان کھانے یا بچوں کے مٹھائی کھانے یا عیدی کے نام سے دی ادا ہوگئی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکاۃ کا روپیہ نہیں لینا چاہتے، انھیں زکاۃ کہہ کر دیا جائے گا تو نہیں لیں گے لہٰذا زکاۃ کا لفظ نہ کہے۔

مسئلہ ۷۷: زکاۃ ادا نہیں کی تھی اور اب بیمار ہے تو وارثوں سے چُھپا کر دے اور اگر نہ دی تھی اور اب دینا چاہتا ہے، مگر مال نہیں جس سے ادا کرے اور یہ چاہتا ہے کہ قرض لے کر ادا کرے تو اگر غالب گمان قرض ادا ہو جانے کا ہے تو بہتر یہ ہے

---

1 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الزکاۃ، ج۳، ص۲۲٦، وغیرہ.

2 ...... یعنی کفن دفن۔

3 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲۷.

''تاریخ بغداد''، رقم: ۳۵٦۸، ج۷، ص۱۳۵.

4 ...... ''الفتاوی الهندیة''، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۱.

5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کہ قرض لے کر ادا کرے ورنہ نہیں کہ حق العبد حق اللہ سے سخت تر ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۸: مالکِ نصاب سال تمام سے پیشتر بھی ادا کر سکتا ہے، بشرطیکہ سال تمام پر بھی اس نصاب کا مالک رہے اور اگر ختم سال پر مالک نصاب نہ رہا یا اثنائے سال میں وہ مالِ نصاب بالکل ہلاک ہوگیا تو جو کچھ دیا نفل ہے اور جو شخص نصاب کا مالک نہ ہو، وہ زکاۃ نہیں دے سکتا یعنی آئندہ اگر نصاب کا مالک ہوگیا تو جو کچھ پہلے دیا ہے وہ اُس کی زکاۃ میں محسوب نہ ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۹: مالک نصاب اگر پیشتر سے چند نصابوں کی زکاۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے یعنی شروع سال میں ایک نصاب کا مالک ہے اور دو یا تین نصابوں کی زکاۃ دے دی اور ختم سال پر جتنی نصابوں کی زکاۃ دی ہے اتنی نصابوں کا مالک ہوگیا تو سب کی ادا ہوگئی اور سال تمام تک ایک ہی نصاب کا مالک رہا، سال کے بعد اور حاصل کیا تو وہ زکاۃ اس میں محسوب نہ ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۰: مالک نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکاۃ دے سکتا ہے۔[4] (عالمگیری) لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکاۃ میں دیتا رہے، ختم سال پر حساب کرے، اگر زکاۃ پوری ہوگئی فبہا اور کچھ کمی ہو تو اب فوراً دیدے، تاخیر جائز نہیں کہ نہ اُس کی اجازت کہ اب تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے، بلکہ جو کچھ باقی ہے کُل فوراً ادا کر دے اور زیادہ دے دیا ہے تو سال آئندہ میں مُجرا کر دے۔[5]

مسئلہ ۸۱: ایک ہزار کا مالک ہے اور دو ہزار کی زکاۃ دی اور نیّت یہ ہے کہ سال تمام تک اگر ایک ہزار اور ہوگئے تو یہ اس کی ہے، ورنہ سال آئندہ میں محسوب ہوگی یہ جائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۲: یہ گمان کر کے کہ پانسو روپے ہیں، پانسو کی زکاۃ دی پھر معلوم ہوا کہ چار ہی سو تھے تو جو زیادہ دیا ہے، سال آئندہ میں محسوب کر سکتا ہے۔[7] (خانیہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲۸.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۶.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی آئندہ سال میں اس کو شمار کر لے۔

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج۱، ص۱۷۶.

7 ...... "الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الزکاۃ، فصل في اداء الزکاۃ، ج۱، ص۱۲۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸۳ کسی کے پاس سونا چاندی دونوں ہیں اور سال تمام سے پہلے ایک کی زکاۃ دی تو وہ دونوں کی زکاۃ ہے یعنی درمیان سال میں ان میں سے ایک ہلاک ہوگیا، اگرچہ وہی جس کی نیت سے زکاۃ دی ہے تو جو رہ گیا ہے اُس کی زکاۃ یہ ہوگئی اور اگر اس کے پاس گائے بکری اونٹ سب بقدر نصاب ہیں اور پیشتر سے ان میں ایک کی زکاۃ دی تو جس کی زکاۃ دی، اُسی کی ہے دوسرے کی نہیں یعنی جس کی زکاۃ دی ہے اگر اثنائے سال میں اُس کی نصاب جاتی رہی تو وہ باقیوں کی زکاۃ نہیں قرار دی جائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۴ اثنائے سال میں جس فقیر کو زکاۃ دی تھی، ختم سال پر وہ مالدار ہوگیا یا مرگیا یا معاذ اللہ مُرتد ہوگیا تو زکاۃ پر اُس کا کچھ اثر نہیں وہ ادا ہوگئی، جس شخص پر زکاۃ واجب ہے اگر وہ مرگیا تو ساقط ہوگئی یعنی اس کے مال سے زکاۃ دینا ضرور نہیں، ہاں اگر وصیّت کر گیا تو تہائی مال تک وصیّت نافذ ہے اور اگر عاقل بالغ ورثہ اجازت دے دیں تو کُل مال سے زکاۃ ادا کی جائے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸۵ اگر شک ہے کہ زکاۃ دی یا نہیں تو اب دے۔[3] (ردالمحتار)

سائمہ کی زکاۃ کا بیان

سائمہ وہ جانور ہے جو سال کے اکثر حصہ میں چر کر گزر کرتا ہو اور اوس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔[4] (تنویر) اگر گھر میں گھاس لاکر کھلاتے ہوں یا مقصود بوجھ لادنا یا ہل وغیرہ کسی کام میں لانا یا سواری لینا ہے تو اگرچہ چر کر گزر کرتا ہو، وہ سائمہ نہیں اور اس کی زکاۃ واجب نہیں۔ یوہیں اگر گوشت کھانے کے لیے ہے تو سائمہ نہیں، اگرچہ جنگل میں چرتا ہو اور اگر تجارت کا جانور چرائی پر ہے تو یہ بھی سائمہ نہیں، بلکہ اس کی زکاۃ قیمت لگا کر ادا کی جائے گی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱ چھ مہینے چرائی پر رہتا ہے اور چھ مہینے چارہ پاتا ہے تو سائمہ نہیں اور اگر یہ ارادہ تھا کہ اسے چارہ دیں گے یا اس سے کام لیں گے مگر کیا نہیں، یہاں تک کہ سال ختم ہوگیا تو زکاۃ واجب ہے اور اگر تجارت کے لیے تھا اور چھ مہینے یا زیادہ تک

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الأول، ج١، ص١٧٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج٣، ص٢٢٨.

4 ...... "تنویرالأبصار"، کتاب الزکاۃ، باب السائمۃ، ج٣، ص٢٣٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب السائمۃ، ج٣، ص٢٣٣.

www.dawateislami.net

چرائی پر رکھا تو جب تک یہ نیّت نہ کرے کہ یہ سائمہ ہے، فقط چرانے سے سائمہ نہ ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: تجارت کے لیے خریدا تھا پھر سائمہ کر دیا، تو زکاۃ کے لیے ابتدائے سال اس وقت سے ہے خریدنے کے وقت سے نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳: سال تمام سے پہلے سائمہ کو کسی چیز کے بدلے بیچ ڈالا، اگر یہ چیز اس قسم کی ہے جس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے اور پہلے سے اس کی نصاب اس کے پاس موجود نہیں، تو اب اس کے لیے اُس وقت سے سال شمار کیا جائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴: وقف کے جانور اور جہاد کے گھوڑے کی زکاۃ نہیں۔ یوہیں اندھے یا ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے جانور کی زکاۃ نہیں، البتہ اندھا اگر چرائی پر رہتا ہے تو واجب ہے۔[4] یوہیں اگر نصاب میں کمی ہے اور اس کے پاس اندھا جانور ہے کہ اس کے ملانے سے نصاب پوری ہو جاتی ہے تو زکاۃ واجب ہے۔ (عالمگیری)

تین قسم کے جانوروں کی زکاۃ واجب ہے، جب کہ سائمہ ہوں۔

(۱) اونٹ۔

(۲) گائے۔

(۳) بکری۔

لہٰذا ان کی نصاب کی تفصیل بیان کرنے کے بعد دیگر احکام بیان کیے جائیں گے۔

اُونٹ کی زکاۃ کا بیان

صحیحین میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں۔''[5] اور اس کی زکاۃ میں تفصیل صحیح بخاری شریف کی اس حدیث میں ہے، جو انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی۔[6]

مسئلہ ۱: پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ واجب نہیں اور جب پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں، مگر پچیس ۲۵ سے کم ہوں تو ہر پانچ

---

1 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الزكاة، الباب الثاني في صدقة السوائم، ج١، ص١٧٦.

2 ...... ''تنويرالأبصار'' و ''الدرالمختار''، كتاب الزكاة، باب السائمة، ج٣، ص٢٣٥.

3 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الزكاة، باب السائمة، ج٣، ص٢٣٥.

4 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب الزكاة، باب السائمة، ج٣، ص٢٣٦.

5 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة، الحديث:٩٧٩، ص٤٨٧.

6 ...... ''صحيح البخاری''، كتاب الزكاة، باب من بلغت عندة صدقة...الخ، الحديث١٤٥٣، ١٤٥٤، ج١، ص٤٩٠.

www.dawateislami.net

میں ایک بکری واجب ہے یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری، دس۱۰ ہوں تو دو۲، وعلٰی ہذا القیاس۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲: زکاۃ میں جو بکری دی جائے وہ سال بھر سے کم کی نہ ہو بکری دیں یا بکرا اس کا اختیار ہے۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳: دو نصابوں کے درمیان میں جو ہوں وہ عفو ہیں یعنی اُن کی کچھ زکاۃ نہیں، مثلاً سات آٹھ ہوں، جب بھی وہی ایک بکری ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴: پچیس۲۵ اونٹ ہوں تو ایک بنت مخاض یعنی اونٹ کا بچہ مادہ جو ایک سال کا ہو چکا، دوسری برس میں ہو۔ پینتیس۳۵ تک یہی حکم ہے یعنی وہی بنت مخاض دیں گے۔ چھتیس۳۶ سے پینتالیس۴۵ تک میں ایک بنت لبون یعنی اونٹ کا مادہ بچہ جو دو سال کا ہو چکا اور تیسری برس میں ہے۔ چھیالیس۴۶ سے ساٹھ۶۰ تک میں حِقّہ یعنی اُونٹنی جو تین برس کی ہو چکی چوتھی میں ہو۔ اکسٹھ۶۱ سے پچھتر۷۵ تک جذعہ یعنی چار سال کی اُونٹنی جو پانچویں میں ہو۔ چھہتر۷۶ سے نوے۹۰ تک میں دو بنت لبون۔ اکانوے۹۱ سے ایک سو بیس۱۲۰ تک میں دو حِقّہ۔ اس کے بعد ایک سو پینتالیس تک دو حِقّہ اور ہر پانچ میں ایک بکری، مثلاً ایک سو پچیس۱۲۵ میں دو حِقّہ ایک بکری اور ایک سو تیس۱۳۰ میں دو حِقّہ دو بکریاں،[4] وعلٰی ہذا القیاس[5]۔ پھر ایک سو پچاس۱۵۰ میں تین حِقّہ اگر اس سے زیادہ ہوں تو ان میں ویسا

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثاني في صدقة السوائم، الفصل الثاني، ج١، ص١٧٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب نصاب الابل، ج٣، ص٢٣٨.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب نصاب الابل، ج٣، ص٢٣٨.

4 ...... مزید آسانی کے لیے ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیجیے:

اونٹ کا نصاب

تعداد جن پر زکاۃ واجب ہے	شرح زکاۃ
۵ سے ۹ تک	ایک بکری
۱۰ سے ۱۴ تک	دو بکریاں
۱۵ سے ۱۹ تک	تین بکریاں
۲۰ سے ۲۴ تک	چار بکریاں
۲۵ سے ۳۵ تک	ایک سال کی اُونٹنی
۳۶ سے ۴۵ تک	دو سال کی اُونٹنی
۴۶ سے ۶۰ تک	تین سال کی اُونٹنی
۶۱ سے ۷۵ تک	چار سال کی اُونٹنی
۷۶ سے ۹۰ تک	دو دو سال کی دو اونٹنیاں
۹۱ سے ۱۲۰ تک	تین، تین سال کی دو اونٹنیاں

5 ...... یعنی ایک سو پینتیس۱۳۵ میں دو حِقّہ تین بکریاں، ایک سو چالیس۱۴۰ میں دو حِقّہ چار بکریاں اور ایک سو پینتالیس۱۴۵ میں دو حِقّہ اور ایک بنتِ مخاض۔

www.dawateislami.net

ہی کریں جیسا شروع میں کیا تھا یعنی ہر پانچ میں ایک بکری اور پچیس۲۵ میں بنت مخاض، چھتیس۳۶ میں بنت لبون، یہ ایک سو چھیاسی۱۸۶ بلکہ ایک سو پچانوے۱۹۵ تک کا حکم ہو گیا یعنی اتنے میں تین حِقّہ اور ایک بنتِ لبون۔ پھر ایک سو چھیانوے۱۹۶ سے دو سو۲۰۰ تک چار حِقّہ اور یہ بھی اختیار ہے کہ پانچ بنت لبون دے دیں۔ پھر دو سو۲۰۰ کے بعد وہی طریقہ برتیں، جو ایک سو پچاس۱۵۰ کے بعد ہے یعنی ہر پانچ میں ایک بکری، پچیس۲۵ میں بنت مخاض، چھتیس۳۶ میں بنت لبون۔ پھر دو سو چھیالیس۲۴۶ سے دو سو پچاس۲۵۰ تک پانچ حِقّہ وعلٰی ہذا القیاس۔ (1) (عامۂ کتب)

مسئلہ ۵ اونٹ کی زکاۃ میں جس موقع پر ایک یا دو یا تین یا چار سال کا اونٹ کا بچہ دیا جاتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ مادہ ہو، نَر دیں تو مادہ کی قیمت کا ہو ورنہ نہیں لیا جائے گا۔ (2) (درمختار)

گائے کی زکاۃ کا بیان

ابوداود و ترمذی و نسائی و دارمی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو یہ فرمایا: کہ ''ہر تیس۳۰ گائے سے ایک تبیع یا تبیعہ لیں اور ہر چالیس۴۰ میں ایک مسن یا مسنّہ۔'' (3) اور اسی کے مثل ابوداود کی دوسری روایت امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ کام کرنے والے جانور کی زکاۃ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۱ تیس سے کم گائیں ہوں تو زکاۃ واجب نہیں، جب تیس۳۰ پوری ہوں تو ان کی زکاۃ ایک تبیع یعنی سال بھر کا بچھڑا یا تبیعہ یعنی سال بھر کی بچھیا ہے اور چالیس۴۰ ہوں تو ایک مسن یعنی دو سال کا بچھڑا یا مُسِنّہ یعنی دو سال کی بچھیا، انسٹھ۵۹ تک یہی حکم ہے۔ پھر ساٹھ۶۰ میں دو تبیع یا تبیعہ پھر ہر تیس۳۰ میں ایک تبیع یا تبیعہ اور ہر چالیس۴۰ میں ایک مُسِن یا مُسِنّہ، مثلاً ستر۷۰ میں ایک تبیع اور ایک مُسِن اور اسّی۸۰ میں دو مُسِن (5)، وعلٰی ہذا القیاس۔ اور جس جگہ تیس۳۰ اور چالیس۴۰ دونوں ہو سکتے ہوں وہاں، اختیار ہے کہ تبیع

---

1 ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الزكاة، باب صدقة السوائم، ج ٢، ص ٣٤.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب نصاب الابل، ج ٣، ص ٢٣٨ ـ ٢٤٠، وغيرهما.
2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب نصاب الابل، ج ٣، ص ٢٤٠.
3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، الحديث: ١٥٧٦، ج ٢، ص ١٤٥.
4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، الحديث: ١٥٧٢، ج ٢، ص ١٤٢.
5 ...... مزید آسانی کے لیے ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیجئے: **گائے کا نصاب**

تعداد جن پر زکاۃ واجب ہے	شرح زکاۃ
۳۰ سے ۳۹ تک	ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا

www.dawateislami.net

زکاۃ میں دیں یا مُسِن، مثلاً ایک سو بیس میں اختیار ہے کہ چار تبیع دیں یا تین مُسِن۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲ بھینس گائے کے حکم میں ہے اور اگر گائے بھینس دونوں ہوں تو زکاۃ میں ملادی جائیں گی، مثلاً بیس گائے ہیں اور دس بھینسیں تو زکاۃ واجب ہوگئی اور زکاۃ میں اس کا بچہ لیا جائے جو زیادہ ہو یعنی گائیں زیادہ ہوں تو گائے کا بچہ اور بھینسیں زیادہ ہوں تو بھینس کا اور اگر کوئی زیادہ نہ ہو تو زکاۃ میں وہ لیں جو اعلیٰ سے کم ہو اور ادنیٰ سے اچھا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ گائے بھینس کی زکاۃ میں اختیار ہے کہ نر لیا جائے یا مادہ، مگر افضل یہ ہے کہ گائیں زیادہ ہوں تو بچھیا اور نر زیادہ ہوں تو بچھڑا۔[3] (عالمگیری)

بکریوں کی زکاۃ کا بیان

صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انھیں بحرین بھیجا تو فرائض صدقہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے تھے لکھ کر دیے، ان میں بکری کی نصاب کا بھی بیان ہے اور یہ کہ زکاۃ میں نہ بوڑھی بکری دی جائے، نہ عیب والی نہ بکرا۔

ہاں اگر مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) چاہے تو لے سکتا ہے۔[4] اور زکاۃ کے خوف سے نہ متفرق کو جمع کریں نہ مجتمع کو متفرق کریں۔

مسئلہ ۱ چالیس سے کم بکریاں ہوں تو زکاۃ واجب نہیں اور چالیس ہوں تو ایک بکری اور یہی حکم ایک سو بیس تک ہے

۴۰ سے ۵۹ تک	پورے دوسال کا بچھڑا یا بچھیا
۶۰ سے ۶۹ تک	ایک ایک سال کے دو بچھڑے یا بچھیاں
۷۰ سے ۷۹ تک	ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا اور ایک دوسال کا بچھڑا
۸۰ سے ۸۹ تک	دوسال کے دو بچھڑے

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ البقر، ج۳، ص ۲۴۱.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الزکاۃ، الباب الثاني في صدقة السوائم، الفصل الثالث، ج۱، ص۱۷۸.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "صحيح البخاري"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، الحديث: ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ج۱، ص ۴۹۰.

www.dawateislami.net

یعنی ان میں بھی وہی ایک بکری ہے اور ایک سو اکیس میں دو اور دو سو ایک میں تین اور چار سو میں چار پھر ہر سو پر ایک[1] اور جو دو نصابوں کے درمیان میں ہے معاف ہے۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲ زکاۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکرا، جو کچھ ہو یہ ضرور ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو، اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جاسکتا ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳ بھیڑ دُنبہ بکری میں داخل ہیں، کہ ایک سے نصاب پوری نہ ہوتی ہو تو دوسری کو ملا کر پوری کریں اور زکاۃ میں بھی ان کو دے سکتے ہیں مگر سال سے کم کے نہ ہوں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴ جانوروں میں نسب ماں سے ہوتا ہے، تو اگر ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا تو بکریوں میں شمار ہوگا اور نصاب میں اگر ایک کی کمی ہے تو اُسے ملا کر پوری کریں گے، بکرے اور ہرنی سے ہے تو نہیں۔ یوہیں نیل گائے اور بیل سے ہے تو گائے نہیں اور نیل گائے نر اور گائے سے ہے تو گائے ہے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵ جن جانوروں کی زکاۃ واجب ہے وہ کم سے کم سال بھر کے ہوں، اگر سب ایک سال سے کم کے بچے ہوں تو زکاۃ واجب نہیں اور اگر ایک بھی اُن میں سال بھر کا ہو تو سب اسی کے تابع ہیں، زکاۃ واجب ہو جائے گی، یعنی مثلاً بکری کے چالیس بچے سال سال بھر سے کم کے خریدے تو وقت خریداری سے ایک سال پر زکاۃ واجب نہیں کہ اس وقت قابلِ نصاب نہ تھے بلکہ اُس وقت سے سال لیا جائے گا کہ ان میں کا کوئی سال بھر کا ہوگیا۔ یوہیں اگر اس کے پاس بقدر نصاب بکریاں تھیں اور چھ

---

1 ...... مزید آسانی کے لیے ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیجئے:

بکری کا نصاب

تعداد جن پر زکاۃ فرض ہے	شرح زکاۃ
۴۰ سے ۱۲۰ تک	ایک بکری
۱۲۱ سے ۲۰۰ تک	دو بکریاں
۲۰۱ سے ۳۹۹ تک	تین بکریاں
۴۰۰ سے ۴۹۹ تک	چار بکریاں
پھر ہر سو پر	ایک بکری کا اضافہ

2 ...... "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج۳، ص۲٤۳.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاۃ، الباب الثاني في صدقة السوائم، الفصل الرابع، ج۱، ص۱۷۸.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج۳، ص۲٤۳.

4 ...... المرجع السابق، ص۲٤۲.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاۃ، الباب الثاني في صدقة السوائم، الفصل الرابع، ج۱، ص۱۷۸، وغیرہ.

www.dawateislami.net

مہینے گزرنے کے بعد اُن کے چالیس بچے ہوئے پھر بکریاں جاتی رہیں، بچے باقی رہ گئے تو اب سال تمام پر یہ بچے قابلِ نصاب نہیں، لہٰذا زکاۃ واجب نہیں۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۶ اگر اُس کے پاس اونٹ، گائیں، بکریاں سب ہیں مگر نصاب سے سب کم ہیں یا بعض تو نصاب پوری کرنے کے لیے خلط نہ کریں گے اور زکاۃ واجب نہ ہوگی۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷ زکاۃ میں متوسط درجہ کا جانور لیا جائے گا چُن کر عمدہ نہ لیں، ہاں اُس کے پاس سب اچھے ہی ہوں تو وہی لیں اور گابھن اور وہ جانور نہ لیں جسے کھانے کے لیے فربہ کیا ہو، نہ وہ مادہ لیں جو اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے نہ بکرا لیا جائے۔[3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ جس عمر کا جانور دینا واجب آیا وہ اس کے پاس نہیں اور اس سے بڑھ کر موجود ہے تو وہ دے اور جو زیادتی ہو واپس لے، مگر صدقہ وصول کرنے والے پر لے لینا واجب نہیں اگر نہ لے اور اُس جانور کو طلب کرے جو واجب آیا یا اس کی قیمت تو اُسے اس کا اختیار ہے جس عمر کا جانور واجب ہوا وہ نہیں ہے اور اس سے کم عمر کا ہے تو وہی دیدے اور جو کمی پڑے اُس کی قیمت دے یا واجب کی قیمت دیدے دونوں طرح کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ گھوڑے، گدھے، خچر اگرچہ چرائی پر ہوں ان کی زکاۃ نہیں، ہاں اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر اُس کا چالیسواں حصہ زکاۃ میں دیں۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ دونصابوں کے درمیان جو عفو ہے اس کی زکاۃ نہیں ہوتی یعنی بعد سال تمام اگر وہ عفو ہلاک ہوجائے تو زکاۃ میں کوئی کمی نہ ہوگی اور واجب ہونے کے بعد نصاب ہلاک ہوگئی تو اس کی زکاۃ بھی ساقط ہوگئی اور ہلاک پہلے عفو کی طرف پھیریں گے، اس سے بچے تو اُس کے متصل جو نصاب ہے اس کی طرف پھر بھی بچے تو اسکے بعد وعلیٰ ہذا القیاس۔ مثلاً اسّی ۸۰ بکریاں تھیں چالیس مرگئیں تو اب بھی ایک بکری واجب رہی کہ چالیس کے بعد دوسرا چالیس عفو ہے اور چالیس اونٹ میں پندرہ مرگئے تو بنت مخاض واجب ہے کہ چالیس میں چار عفو ہیں وہ نکالے، اس کے بعد چھتیس ۳۶ کی نصاب ہے وہ بھی کافی نہیں، لہٰذا گیارہ اور نکالے،

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الزكاة، باب زكاة الخيل، ص ١٥٤.
2 ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب زكاة المال، ج٣، ص ٢٨٠. وغيره
3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، ج٣، ص ٢٥١.
4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثاني في صدقة السوائم، الفصل الثاني، ج١، ص١٧٧.
5 ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، ج٣، ص ٢٤٤، وغيره.

www.dawateislami.net

پچیس رہے ان میں بنتِ مخاض کا حکم ہے بس یہی دیں گے۔[1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۱ دو بکریاں زکاۃ میں واجب ہوئیں اور ایک فربہ بکری دی جو قیمت میں دو کی برابر ہے زکاۃ ادا ہوگئی۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۲ سال تمام کے بعد مالک نصاب نے نصاب خود ہلاک کر دی تو زکاۃ ساقط نہ ہوگی، مثلاً جانور کو چارا پانی نہ دیا گیا کہ مر گیا زکاۃ دینی ہوگی۔ یوہیں اگر اُس کا کسی پر قرض تھا اور وہ مقروض مالدار ہے سال تمام کے بعد اس نے معاف کر دیا تو یہ ہلاک کرنا ہے، لہٰذا زکاۃ دے اور اگر وہ نادار تھا اور اس نے معاف کر دیا تو ساقط ہوگئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ مالکِ نصاب نے سال تمام کے بعد قرض دے دیا یا عاریت دی یا مال تجارت کو مال تجارت کے بدلے بیچا اور جس کو دیا تھا اُس نے انکار کر دیا اور اُس کے پاس ثبوت نہیں یا وہ مر گیا اور ترکہ نہ چھوڑا تو یہ ہلاک کرنا نہیں، لہٰذا زکاۃ ساقط ہوگئی۔ اور اگر سال تمام کے بعد مالِ تجارت کو غیر مالِ تجارت کے عوض بیچ ڈالا یعنی اس کے بدلے میں جو چیز لی اُس سے تجارت مقصود نہیں، مثلاً خدمت کے لیے غلام یا پہننے کے لیے کپڑے خریدے یا سائمہ کو سائمہ کے بدلے بیچا اور جس کے ہاتھ بیچا اُس نے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں یا وہ مر گیا اور ترکہ نہ چھوڑا تو یہ ہلاک نہیں بلکہ ہلاک کرنا ہے، لہٰذا زکاۃ واجب ہے۔ سال تمام کے بعد مال تجارت کو عورت کے مہر میں دے دیا یا عورت نے اپنی نصاب کے بدلے شوہر سے خلع لیا تو زکاۃ دینی ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ اس کے پاس روپے اشرفیاں تھیں جن پر سال گزر امگر ابھی زکاۃ نہیں دی، ان کے بدلے تجارت کے لیے کوئی چیز خریدی اور یہ چیز ہلاک ہوگئی تو زکاۃ ساقط ہوگئی مگر جب کہ اتنی گراں[5] خریدی کہ اتنے نقصان کے ساتھ لوگ نہ خریدتے ہوں تو اُس کی اصلی قیمت پر جو کچھ زیادہ دیا ہے، اس کی زکاۃ ساقط نہ ہوگی کہ وہ ہلاک کرنا ہے اور اگر تجارت کے لیے نہ ہو، مثلاً خدمت کے لیے غلام خریدا، وہ مر گیا تو اس روپے کی زکاۃ ساقط نہ ہوگی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ بادشاہِ اسلام نے اگرچہ ظالم یا باغی ہو، سائمہ کی زکاۃ لے لی یا عُشر وصول کر لیا اور انھیں محل پر صرف کیا تو

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج۳، ص۲٤٦، وغیرھما.

2 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الذھب، الجزء الاوّل، ص۱٥۹.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج۳، ص۲٤۷.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج۳، ص۲٤۸ ۔ ۲٥۰.

5 ...... یعنی مہنگی۔

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج۳، ص۲٤۸.

www.dawateislami.net

اعادہ کی حاجت نہیں اور محل پر صرف نہ کیا تو اعادہ کیا جائے اور خراج لے لیا تو مطلقاً اعادہ کی حاجت نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ مُصدّق (زکاۃ وصول کرنے والے) کے سامنے سائمہ بیچ ڈالا تو مُصدّق کو اختیار ہے چاہے بقدر زکاۃ اس میں سے قیمت لے لے اور اس صورت میں بیع تمام ہوگئی اور چاہے جو جانور واجب ہوا وہ لے لے اور اس وقت جو لیا اس کے حق میں بیع باطل ہوگی اور اگر مُصدّق وہاں موجود نہ تھا بلکہ اس وقت آیا کہ مجلس عقد سے وہ دونوں جُدا ہوگئے تو اب جانور نہیں لے سکتا، جو جانور واجب ہوا، اُس کی قیمت لے لے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ جس غلّہ پر عشر واجب ہوا اُسے بیچ ڈالا تو مُصدّق کو اختیار ہے چاہے بائع[3] سے اس کی قیمت لے یا مشتری[4] سے اُتنا غلّہ واپس لے، بیع اس کے سامنے ہوئی ہو یا دونوں کے جُدا ہونے کے بعد مُصدّق آیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ اسّی ۸۰ بکریاں ہیں تو ایک بکری زکاۃ کی ہے، یہ نہیں کیا جاسکتا کہ چالیس ۴۰ چالیس ۴۰ کے دو ۲ گروہ کر کے دو ۲ زکاۃ میں لیں اور اگر دو ۲ شخصوں کی چالیس ۴۰ چالیس ۴۰ بکریاں ہیں تو یہ نہیں کر سکتے کہ انھیں جمع کر کے ایک گروہ کر دیں کہ ایک ہی بکری زکاۃ میں دینی پڑے، بلکہ ہر ایک سے ایک ایک لی جائے گی۔ یو ہیں اگر ایک کی انتالیس ۳۹ ہیں اور ایک کی چالیس ۴۰ تو انتالیس ۳۹ والے سے کچھ نہ لیں گے، غرض نہ مجتمع کو متفرق کریں گے، نہ متفرق کو مجتمع۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ مویشی میں شرکت سے زکاۃ پر کچھ اثر نہیں پڑتا، خواہ وہ کسی قسم کی ہو۔ اگر ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب ہے تو دونوں پر پوری پوری زکاۃ واجب اور ایک کا حصہ بقدر نصاب ہے دوسرے کا نہیں تو اس پر واجب ہے، اس پر نہیں مثلاً ایک کی چالیس ۴۰ بکریاں ہیں دوسرے کی تیس ۳۰ تو چالیس والے پر ایک بکری تیس والے پر کچھ نہیں اگر اور کسی کی بقدر نصاب نہ ہوں مگر مجموعہ بقدر نصاب ہے تو کسی پر کچھ نہیں۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ اسّی ۸۰ بکریوں میں اکاسی ۸۱ شریک ہیں، یوں کہ ایک شخص ہر بکری میں نصف کا مالک ہے اور ہر بکری کے دوسرے نصف کا ان میں سے ایک ایک شخص مالک ہے تو اُس کے سب حصوں کا مجموعہ چالیس ۴۰ کے برابر ہوا اور یہ سب صرف

---

1. ...... "الدرالمختار" كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، ج٣، ص ٢٥٥.
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثالث، في زكاة الذهب والفضة والعروض مسائل شتى، ج١، ص ١٨١.
3. ...... یعنی فروخت کرنے والے۔
4. ...... یعنی خریدنے والے۔
5. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثالث، في زكاة الذهب والفضة والعروض مسائل شتى، ج١، ص ١٨١.
6. ...... المرجع السابق، وغيره.
7. ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

آدھی آدھی بکری کے حصہ دار ہوئے، مگر زکاۃ کسی پر نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ شرکت کی مویشی میں زکاۃ دی گئی تو ہر ایک پر اُس کے حصہ کی قدر ہے، جو کچھ حصہ سے زائد گیا وہ شریک سے واپس لے، مثلاً ایک کی اکتالیس ۴۱ بکریاں ہیں، دوسرے کی بیاسی ۸۲، کل ایک سو تیئیس ۱۲۳ ہوئیں اور دو ۲ زکاۃ میں لی گئیں، یعنی ہر ایک سے ایک مگر چونکہ ایک ایک تہائی کا شریک ہے اور دوسرا دو کا، لہٰذا ہر بکری میں دو تہائی والے کی دو تہائیاں گئیں، جن کا مجموعہ ایک تہائی اور ایک بکری ہے اور ایک تہائی والے کی ہر بکری میں ایک ہی تہائی گئی کہ مجموعہ دو تہائیاں ہوا اور اُس پر واجب ایک بکری ہے، لہٰذا دو تہائیوں والا ایک تہائی والے سے تہائی لینے کا مستحق ہے اور اگر کُل اسّی ۸۰ بکریاں ہیں، ایک دو تہائی کا شریک ہے، دوسرا ایک تہائی کا اور زکاۃ میں ایک بکری لی گئی تو تہائی کا حصہ دار اپنے شریک سے تہائی بکری کی قیمت لے کہ اس پر زکاۃ واجب نہیں۔[2] (ردالمحتار)

سونے چاندی مالِ تجارت کی زکاۃ کا بیان

حدیث ۱ سنن ابی داود و ترمذی میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکاۃ میں نے معاف فرمائی تو اب چاندی کی زکاۃ ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کرو، مگر ایک سو نوے ۱۹۰ میں کچھ نہیں، جب دو سو ۲۰۰ درہم ہوں تو پانچ درہم دو۔'' [3]

حدیث ۲ ابو داود کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے، کہ ہر چالیس ۴۰ درہم سے ایک درہم ہے، مگر جب تک دو سو ۲۰۰ درہم پورے نہ ہوں کچھ نہیں جب دو سو ۲۰۰ پورے ہوں تو پانچ درہم اور اس سے زیادہ ہوں تو اسی حساب سے دیں۔[4]

حدیث ۳ ترمذی شریف میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ مروی، کہ دو عورتیں حاضرِ خدمت اقدس ہوئیں، اُن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، ارشاد فرمایا: ''تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: تو کیا تم اُسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے، عرض کی نہ۔ فرمایا: تو اس کی زکاۃ ادا کرو۔'' [5]

حدیث ۴ امام مالک و ابو داود و ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں: میں سونے کے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج۳، ص۲۸۱.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج۳، ص۲۸۰.

3 ...... "جامع الترمذی"، أبواب الزکاۃ، باب ما جاء في زکاۃ الذهب والورق، الحدیث: ۶۲۰، ج۲، ص۱۲۲.

4 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الزکاۃ، باب في زکاۃ السائمة، الحدیث: ۱۵۷۲، ج۲، ص۱۴۲.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الزکاۃ، باب ماجاء في زکاۃ الحلی، الحدیث: ۶۳۷، ج۲، ص۱۳۲.

www.dawateislami.net

زیور پہنا کرتی تھی، میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا یہ کنز ہے (جس کے بارے میں قرآن مجید میں وعید آئی)؟ ارشاد فرمایا: ''جو اس حد کو پہنچے کہ اس کی زکاۃ ادا کی جائے اور ادا کر دی گئی تو کنز نہیں۔'' (1)

حدیث ۵ امام احمد باسناد حسن اسما بنت یزید سے راوی، کہتی ہیں۔ میں اور میری خالہ حاضرِ خدمتِ اقدس ہوئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا: ''اس کی زکاۃ دیتی ہو، عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالٰی تمھیں آگ کے کنگن پہنائے، اس کی زکاۃ ادا کرو۔'' (2)

حدیث ۶ ابو داود وسمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حکم دیا کرتے کہ ''جس کو ہم بیع (تجارت) کے لیے مہیا کریں، اس کی زکاۃ نکالیں۔'' (3)

مسئلہ ۱ سونے کی نصاب بیس۲۰ مثقال ہے یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کی دو سو۲۰۰ درم یعنی ساڑھے باون تولے یعنی وہ تولہ جس سے یہ رائج روپیہ سوا گیارہ ماشے ہے۔ سونے چاندی کی زکاۃ میں وزن کا اعتبار ہے قیمت کا لحاظ نہیں، مثلاً سات تولے سونے یا کم کا زیور یا برتن بنا ہو کہ اس کی کاریگری کی وجہ سے دو سو۲۰۰ درم سے زائد قیمت ہو جائے یا سونا گراں ہو کہ ساڑھے سات تولے سے کم کی قیمت دوسو درم سے بڑھ جائے، جیسے آج کل کہ ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت چاندی کی کئی نصابیں ہوں گی، غرض یہ کہ وزن میں بقدر نصاب نہ ہو تو زکاۃ واجب نہیں قیمت جو کچھ بھی ہو۔ یوہیں سونے کی زکاۃ میں سونے اور چاندی کی زکاۃ میں چاندی کی کوئی چیز دی تو اس کی قیمت کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ وزن کا اگرچہ اس میں بہت کچھ صنعت ہو جس کی وجہ سے قیمت بڑھ گئی یا فرض کرو دس آنے بھری چاندی بک رہی ہے اور زکاۃ میں ایک روپیہ دیا جو سولہ آنے کا قرار دیا جاتا ہے تو زکاۃ ادا کرنے میں وہ یہی سمجھا جائے گا کہ سوا گیارہ ماشے چاندی دی، یہ چھ آنے بلکہ کچھ اُوپر جو اس کی قیمت میں زائد ہیں لغو ہیں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ یہ جو کہا گیا کہ ادائے زکاۃ میں قیمت کا اعتبار نہیں، یہ اسی صورت میں ہے کہ اُس کی جنس کی زکاۃ اُسی جنس سے ادا کی جائے اور اگر سونے کی زکاۃ چاندی سے یا چاندی کی سونے سے ادا کی تو قیمت کا اعتبار ہوگا، مثلاً سونے کی زکاۃ میں چاندی کی کوئی چیز دی جس کی قیمت ایک اشرفی ہے تو ایک اشرفی دینا قرار پائے گا، اگرچہ وزن میں اس کی چاندی پندرہ روپے

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب الكنز ما هو؟ وزكاة الحلي، الحديث: ١٥٦٤، ج٢، ص١٣٧.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، من حديث أسماء ابنة يزيد، الحديث: ٢٧٦٨٥، ج١٠، ص٤٤٦.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب العروض اذا كانت للتجارة هل فيها زكاة؟، الحديث: ١٥٦٢، ج٢، ص١٣٦.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب زكاة المال، ج٣، ص٢٦٧ ـ ٢٧٠.

www.dawateislami.net

پھر بھی نہ ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ سونا چاندی جب کہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکاۃ چالیسواں حصہ ہے، خواہ وہ ویسے ہی ہوں یا اُن کے سکّے جیسے روپے اشرفیاں یا ان کی کوئی چیز بنی ہوئی خواہ اس کا استعمال جائز ہو جیسے عورت کے لیے زیور، مرد کے لیے چاندی کی ایک نگ کی ایک انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی یا سونے چاندی کے بلا زنجیر کے بٹن یا استعمال ناجائز ہو جیسے چاندی سونے کے برتن، گھڑی، سُرمہ دانی، سلائی کہ ان کا استعمال مرد و عورت سب کے لیے حرام ہے یا مرد کے لیے سونے چاندی کا چھلّا یا زیور یا سونے کی انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشے سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی یا چند انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی، غرض جو کچھ ہو زکاۃ سب کی واجب ہے، مثلاً ۷ $\frac{۱}{۲}$ تولہ سونا ہے تو دو ماشہ زکاۃ واجب ہے یا ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی ہے تو ایک تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو، جس کی قیمت سونے چاندی کی نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکاۃ واجب ہے یعنی قیمت کا چالیسواں[۴۰] حصہ اور اگر اسباب کی قیمت تو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا چاندی بھی ہے تو اُن کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر مجموعہ کریں، اگر مجموعہ نصاب کو پہنچا زکاۃ واجب ہے اور اسباب تجارت کی قیمت اُس سکّے سے لگائیں جس کا رواج وہاں زیادہ ہو، جیسے ہندوستان میں روپیہ کا زیادہ چلن ہے، اسی سے قیمت لگائی جائے اور اگر کہیں سونے چاندی دونوں کے سکّوں کا یکساں چلن ہو تو اختیار ہے جس سے چاہیں قیمت لگائیں، مگر جب کہ روپے سے قیمت لگائیں تو نصاب نہیں ہوتی اور اشرفی سے ہو جاتی ہے یا بالعکس تو اُسی سے قیمت لگائی جائے جس سے نصاب پوری ہو اور اگر دونوں سے نصاب پوری ہوتی ہے مگر ایک سے نصاب کے علاوہ نصاب کا پانچواں حصہ زیادہ ہوتا ہے، دوسرے سے نہیں تو اس سے قیمت لگائیں جس سے ایک نصاب اور نصاب کا پانچواں حصہ ہو۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵ نصاب سے زیادہ مال ہے تو اگر یہ زیادتی نصاب کا پانچواں حصہ ہے تو اس کی زکاۃ بھی واجب ہے، مثلاً دوسو چالیس[۲۴۰] درم یعنی ۶۳ تولہ چاندی ہو تو زکاۃ میں چھ درم واجب، یعنی ایک تولہ ۶ ماشہ $\frac{۱}{۵}$ رتی یعنی ۵۲ تولہ ۶ ماشہ کے بعد ہر ۱۰ تولہ ۶ ماشہ پر ۳ ماشہ ۱ $\frac{۱}{۵}$ رتی بڑھائیں اور سونا نو تولہ ہو تو دو ماشہ ۵ $\frac{۳}{۵}$ رتی یعنی ۷ تولہ ۶ ماشہ کے بعد ہر ایک تولہ ۶ ماشہ پر ۳ $\frac{۳}{۵}$ رتی بڑھائیں اور پانچواں حصہ نہ ہو تو معاف یعنی مثلاً نو تولہ سے ایک رتی کم اگر سونا ہے تو زکاۃ وہی ۷ تولہ ۶ ماشہ

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج۳، ص۲۷۰.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج۳، ص۲۷۰، وغیرہ.

3 ...... المرجع السابق، ص۲۷۰ ـ ۲۷۲، وغیرہ.

www.dawateislami.net

کی واجب ہے یعنی ۲ ماشہ۔ یوہیں چاندی اگر ۶۳ تولہ سے ایک رتی بھی کم ہے تو زکاۃ وہی ۵۲ تولہ ۶ ماشہ کی ایک تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی واجب۔ یوہیں پانچویں حصہ کے بعد جو زیادتی ہے، اگر وہ بھی پانچواں حصہ ہے تو اُس کا چالیسواں حصہ واجب ورنہ معاف وعلٰی ہذا القیاس۔ مال تجارت کا بھی یہی حکم ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶ اگر سونے چاندی میں کھوٹ ہو اور غالب سونا چاندی ہے تو سونا چاندی قرار دیں اور کل پر زکاۃ واجب ہے۔ یوہیں اگر کھوٹ سونے چاندی کے برابر ہو تو زکاۃ واجب اور اگر کھوٹ غالب ہو تو سونا چاندی نہیں پھر اس کی چند صورتیں ہیں۔ اگر اس میں سونا چاندی اتنی مقدار میں ہو کہ جُدا کریں تو نصاب کو پہنچ جائے یا وہ نصاب کو نہیں پہنچتا مگر اس کے پاس اور مال ہے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے گی یا وہ ثمن میں چلتا ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو ان سب صورتوں میں زکاۃ واجب ہے اور اگر ان صورتوں میں کوئی نہ ہو تو اس میں اگر تجارت کی نیّت ہو تو بشرائط تجارت اُسے مالِ تجارت قرار دیں اور اس کی قیمت نصاب کی قدر ہو، خود یا اوروں کے ساتھ مل کر تو زکاۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷ سونے چاندی کو باہم خلط کر دیا تو اگر سونا غالب ہو، سونا سمجھا جائے اور دونوں برابر ہوں اور سونا بقدرِ نصاب ہے، تنہا یا چاندی کے ساتھ مل کر جب بھی سونا سمجھا جائے اور چاندی غالب ہو تو چاندی ہے، نصاب کو پہنچے تو چاندی کی زکاۃ دی جائے مگر جب کہ اس میں جتنا سونا ہے وہ چاندی کی قیمت سے زیادہ ہے تو اب بھی کُل سونا ہی قرار دیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ کسی کے پاس سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں کی کامل نصابیں تو یہ ضرور نہیں کہ سونے کو چاندی یا چاندی کو سونا قرار دے کر زکاۃ ادا کرے، بلکہ ہر ایک کی زکاۃ علیحدہ علیحدہ واجب ہے۔ ہاں زکاۃ دینے والا اگر صرف ایک چیز سے دونوں نصابوں کی زکاۃ ادا کرے تو اسے اختیار ہے، مگر اس صورت میں یہ واجب ہوگا کہ قیمت وہ لگائے جس میں فقیروں کا زیادہ نفع ہے مثلاً ہندوستان میں روپے کا چلن بہ نسبت اشرفیوں کے زیادہ ہے تو سونے کی قیمت چاندی سے لگا کر چاندی زکاۃ میں دے اور اگر دونوں میں سے کوئی بقدر نصاب نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی یا چاندی کی قیمت کا سونا فرض کر کے ملائیں پھر اگر ملانے پر بھی نصاب نہیں ہوتی تو کچھ نہیں اور اگر سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملائیں تو نصاب ہو جاتی ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو نہیں ہوتی یا بالعکس تو واجب ہے کہ جس میں نصاب پوری ہو وہ کریں اور اگر دونوں

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج۳، ص۲۷۲.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج۳، ص۲۷۳ ـ ۲۷۵.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج۳، ص۲۷۵ ـ ۲۷۷.

www.dawateislami.net

صورت میں نصاب ہو جاتی ہے تو اختیار ہے جو چاہیں کریں مگر جب کہ ایک صورت میں نصاب پر پانچواں حصہ بڑھ جاتا ہے تو جس میں پانچواں حصہ بڑھ جائے وہی کرنا واجب ہے، مثلاً سوا چھبیس ۲۶ تولے چاندی ہے اور پونے چار تولے سونا، اگر پونے چار تولے سونے کی چاندی سوا چھبیس تولے آتی ہے اور سوا چھبیس تولے چاندی کا پونے چار تولے سونا آتا ہے تو سونے کو چاندی یا چاندی کو سونا جو چاہیں تصور کریں اور اگر پونے چار تولے سونے کے بدلے ۳۷ تولے چاندی آتی ہے اور سوا چھبیس تولے چاندی کا پونے چار تولے سونا نہیں ملتا تو واجب ہے کہ سونے کو چاندی قرار دیں کہ اس صورت میں نصاب ہو جاتی ہے، بلکہ پانچواں حصہ زیادہ ہوتا ہے اور اُس صورت میں نصاب بھی پوری نہیں ہوتی۔ یوہیں اگر ہر ایک نصاب سے کچھ زیادہ ہے تو اگر زیادتی نصاب کا پانچواں ہے تو اس کی بھی زکاۃ دیں اور اگر ہر ایک میں زیادتی پانچواں حصہ نصاب سے کم ہے تو دونوں ملائیں، اگر مل کر بھی کسی کی نصاب کا پانچواں حصہ نہیں ہوتا تو اس زیادتی پر کچھ نہیں اور اگر دونوں میں نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ ہو تو اختیار ہے، مگر جب کہ ایک میں نصاب ہو اور دوسرے میں پانچواں حصہ تو وہ کریں جس میں نصاب ہو اور اگر ایک میں نصاب یا پانچواں حصہ ہوتا ہے اور دوسرے میں نہیں تو وہی کرنا واجب ہے، جس سے نصاب ہو یا نصاب کا پانچواں حصہ۔ [1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۹ پیسے جب رائج ہوں اور دو سو درم چاندی [2] یا بیس مثقال سونے [3] کی قیمت کے ہوں تو ان کی زکاۃ واجب ہے [4]، اگرچہ تجارت کے لیے نہ ہوں اور اگر چلن اُٹھ گیا ہو تو جب تک تجارت کے لیے نہ ہوں زکاۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ قاری الہدایہ) نوٹ کی زکاۃ بھی واجب ہے، جب تک ان کا رواج اور چلن ہو کہ یہ بھی ثمنِ اصطلاحی [5] ہیں اور پیسوں کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ ۱۰ جو مال کسی پر دَین [6] ہو، اس کی زکاۃ کب واجب ہوتی ہے اور ادا کب اس میں تین صورتیں ہیں۔ اگر دَین قوی ہو، جیسے قرض جسے عرف میں دستگرداں کہتے ہیں اور مالِ تجارت کا ثمن مثلاً کوئی مال اُس نے بہ نیتِ تجارت خریدا، اُسے کسی کے ہاتھ اُدھار بیچ ڈالا یا مالِ تجارت کا کرایہ مثلاً کوئی مکان یا زمین بہ نیّت تجارت خریدی، اُسے کسی کو سکونت یا زراعت کے

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب زكاة المال، ج۳، ص۲۷۸، وغيرهما.

2 ...... یعنی ساڑھے باون تولے۔

3 ...... یعنی ساڑھے سات تولے۔

4 ...... "فتاوى قارئ الهداية"، ص۲۹.

5 ...... یعنی وہ ثمن ہے جو درحقیقت متاع (سامان) ہے لیکن لوگوں کی اصطلاح نے اسے ثمن بنا دیا۔

6 ...... یہاں دَین سے مراد مطلقاً قرض ہی نہیں، بلکہ ہر وہ مال ہے جو کسی بھی سبب سے کسی شخص کے ذمہ واجب ہو۔

www.dawateislami.net

لیے کرایہ پر دے دیا، یہ کرایہ اگر اُس پر دَین ہے تو دَین قوی ہوگا اور دَین قوی کی زکاۃ بحالتِ دَین ہی سال بہ سال واجب ہوتی رہے گی، مگر واجب الادا اُس وقت ہے جب پانچواں حصہ نصاب کا وصول ہو جائے، مگر جتنا وصول ہوا اتنے ہی کی واجب الادا ہے یعنی چالیس درم وصول ہونے سے ایک درم دینا واجب ہوگا اور اسّی[80] وصول ہوئے تو دو، وعلیٰ ہذا القیاس۔ دوسرے دَین متوسط کہ کسی مالِ غیر تجارتی کا بدل ہو مثلاً گھر کا غلّہ یا سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام یا اور کوئی شے حاجت اصلیہ کی بیچ ڈالی اور دام خریدار پر باقی ہیں اس صورت میں زکاۃ دینا اس وقت لازم آئے گا کہ دوسو درم پر قبضہ ہو جائے۔ یوہیں اگر مُورث کا دَین اُسے ترکہ میں ملا اگرچہ مالِ تجارت کا عوض ہو، مگر وارث کو دوسو درم وصول ہونے اور مُورث کی موت کو سال گزرنے پر زکاۃ دینا لازم آئے گا۔ تیسرے دَین ضعیف جو غیر مال کا بدل ہو جیسے مہر، بدل خلع، دیت، بدلِ کتابت یا مکان یا دوکان کہ بہ نیتِ تجارت خریدی نہ تھی اس کا کرایہ کرایہ دار پر چڑھا، اس میں زکاۃ دینا اس وقت واجب ہے کہ نصاب پر قبضہ کرنے کے بعد سال گزر جائے یا اس کے پاس کوئی نصاب اس جنس کی ہے اور اس کا سال تمام ہو جائے تو زکاۃ واجب ہے۔

پھر اگر دَین قوی یا متوسط کئی سال کے بعد وصول ہو تو اگلے سال کی زکاۃ جو اس کے ذمہ دَین ہوتی رہی وہ پچھلے سال کے حساب میں اسی رقم پر ڈالی جائے گی، مثلاً عمرو پر زید کے تین سو درم دَین قوی تھے، پانچ برس بعد چالیس درم سے کم وصول ہوئے تو کچھ نہیں اور چالیس وصول ہوئے تو ایک درم دینا واجب ہوا، اب انتالیس باقی رہے کہ نصاب کے پانچویں حصہ سے کم ہے، لہٰذا باقی برسوں کی ابھی واجب نہیں اور اگر تین سو درم دَین متوسط تھے تو جب تک دوسو درم وصول نہ ہوں کچھ نہیں اور پانچ برس بعد دوسو وصول ہوئے تو اکیس[21] واجب ہوں گے، سال اوّل کے پانچ اب سال دوم میں ایک سو پچانوے رہے ان میں سے پینتیس کہ خمس سے کم ہیں معاف ہوگئے، ایک سو ساٹھ رہے اس کے چار درم واجب لہٰذا سال سوم میں ایک سو اکانوے رہے، ان میں بھی چار درم واجب، چہارم میں ایک سو ستاسی رہے، پنجم میں ایک سو تراسی رہے ان میں بھی چار چار درم واجب، لہٰذا کُل اکیس درم واجب الادا ہوئے۔[(1)] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۱ اگر دَین سے پہلے سال نصاب رواں تھا تو جو دَین اثنائے سال میں کسی پر لازم آیا، اس کا سال بھی وہی قرار دیا جائے گا جو پہلے سے چل رہا ہے، وقت دَین سے نہیں اور اگر دَین سے پہلے اس جنس کی نصاب کا سالِ رواں نہ ہو تو وقتِ دَین سے شمار ہوگا۔[(2)] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب زكاة المال، مطلب في وجوب الزكاة في دين المرصد، ج٣، ص ٢٨١ ـ ٢٨٣، وغيرهما.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في وجوب الزكاة في دين المرصد، ج٣ ص٢٨٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲: کسی پر دَین قوی یا متوسط ہے اور قرض خواہ کا انتقال ہوگیا تو مرتے وقت اس دَین کی زکاۃ کی وصیت ضرور نہیں کہ اس کی زکاۃ واجب الادا تھی ہی نہیں اور وارث پر زکاۃ اس وقت ہوگی جب مُورث کی موت کو ایک سال گزر جائے اور چالیس درم دَین قوی میں اور دو سو درم دَین متوسط میں وصول ہو جائیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: سال تمام کے بعد دائن نے دَین معاف کر دیا یا سال تمام سے پہلے مالِ زکاۃ ہبہ کر دیا تو زکاۃ ساقط ہوگئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: عورت نے مہر کا روپیہ وصول کرلیا سال گزرنے کے بعد شوہر نے قبل دخول طلاق دے دی تو نصف مہر واپس کرنا ہوگا اور زکاۃ پورے کی واجب ہے اور شوہر پر واپسی کے بعد سے سال کا اعتبار ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: ایک شخص نے یہ اقرار کیا کہ فلاں کا مجھ پر دَین ہے اور اُسے دے بھی دیا پھر سال بھر بعد دونوں نے کہا دَین نہ تھا تو کسی پر زکاۃ واجب نہ ہوئی۔[4] (عالمگیری) مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ اُس کے خیال میں دَین ہو، ورنہ اگر محض زکاۃ ساقط کرنے کے لیے یہ حیلہ کیا تو عنداللہ مواخذہ کا مستحق ہے۔

مسئلہ ۱۶: مالِ تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے، مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اس کی قیمت دو سو درم سے کم نہ ہو اور اگر مختلف قسم کے اسباب ہوں تو سب کی قیمتوں کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی قدر ہو۔[5] (عالمگیری) یعنی جب کہ اس کے پاس یہی مال ہو اور اگر اس کے پاس سونا چاندی اس کے علاوہ ہو تو اسے ملالیں گے۔

مسئلہ ۱۷: غلّہ یا کوئی مالِ تجارت سال تمام پر دو سو درم کا ہے پھر نرخ بڑھ گھٹ گیا تو اگر اسی میں سے زکاۃ دینا چاہیں تو جتنا اس دن تھا اس کا چالیسواں حصہ دے دیں اور اگر اس قیمت کی کوئی اور چیز دینا چاہیں تو وہ قیمت لی جائے جو سال تمام کے دن تھی اور اگر وہ چیز سال تمام کے دن تر تھی اب خشک ہوگئی، جب بھی وہی قیمت لگائیں جو اس دن تھی اور اگر اس روز خشک تھی، اب بھیگ گئی تو آج کی قیمت لگائیں۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب زكاة المال، مطلب في وجوب الزكاة في دين المرصد، ج ٣، ص ٢٨٣.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب زكاة المال، ج ٣، ص ٢٨٣ ـ ٢٨٥.

3 ...... المرجع السابق، ص ٢٨٥.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، في مسائل شتى، ج ١، ص ١٨٢.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٧٩.

6 ...... المرجع السابق، ص ١٧٩ ـ ١٨٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ قیمت اس جگہ کی ہونی چاہیے جہاں مال ہے اور اگر مال جنگل میں ہو تو اُس کے قریب جو آبادی ہے وہاں جو قیمت ہو اس کا اعتبار ہے۔[1] (عالمگیری) ظاہر یہ ہے کہ یہ اس مال میں ہے جس کی جنگل میں خریداری نہ ہوتی ہو اور اگر جنگل میں خریدا جاتا ہو، جیسے لکڑی اور وہ چیزیں جو وہاں پیدا ہوتی ہیں تو جب تک مال وہاں پڑا ہے، وہیں کی قیمت لگائی جائے۔

مسئلہ ۱۹ کرایہ پر اٹھانے کے لیے دیگیں ہوں، اُن کی زکاۃ نہیں۔ یوہیں کرایہ کے مکان کی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ گھوڑے کی تجارت کرتا ہے، جُھول[3] اور لگام اور رسیاں وغیرہ اس لیے خریدیں کہ گھوڑوں کی حفاظت میں کام آئیں گی تو اُن کی زکاۃ نہیں اور اگر اس لیے خریدیں کہ گھوڑے ان کے سمیت بیچے جائیں گے تو ان کی بھی زکاۃ دے۔ نان بائی نے روٹی پکانے کے لیے لکڑیاں خریدیں یا روٹی میں ڈالنے کو نمک خریدا تو ان کی زکاۃ نہیں اور روٹی پر چھڑ کنے کو تِل خریدے تو تِلوں کی زکاۃ واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ ایک شخص نے اپنا مکان تین سال کے لیے تین سو درم سال کے کرایہ پر دیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے اور جو کرایہ میں آتا ہے، سب کو محفوظ رکھتا ہے تو آٹھ مہینے گزرنے پر نصاب کا مالک ہوگیا کہ آٹھ ماہ میں دو سو درم کرایہ کے ہوئے، لہٰذا آج سے سال زکاۃ شروع ہوگا اور سال پورا ہونے پر پانسو ۵۰۰ درم کی زکاۃ دے کہ بیس ماہ کا کرایہ پانسو ہوا، اب اس کے بعد ایک سال اور گزرا تو آٹھ سو ۸۰۰ کی زکاۃ دے، مگر سال اوّل کی زکاۃ کے ساڑھے بارہ درم کم کیے جائیں۔[5] (عالمگیری) بلکہ آٹھ سو میں چالیس کم کی زکاۃ واجب ہوگی کہ چالیس سے کم کی زکاۃ نہیں بلکہ عفو ہے۔

مسئلہ ۲۲ ایک شخص کے پاس صرف ایک ہزار درم ہیں اور کچھ مال نہیں، اس نے سو درم سالانہ کرایہ پر دس ۱۰ سال کے لیے مکان لیا اور وہ کُل روپے مالک مکان کو دے دیے تو پہلے سال میں نوسو کی زکاۃ دے کہ سو کرایہ میں گئے، دوسرے سال آٹھ سو کی بلکہ پہلے سال کی زکاۃ کے ساڑھے بائیس درم آٹھ سو میں سے کم کرکے باقی کی زکاۃ دے۔ اسی طرح ہر سال میں سو روپے اور سالِ گزشتہ کی زکاۃ کے روپے کم کرکے باقی کی زکاۃ اُس کے ذمہ ہے اور مالک مکان کے پاس بھی اگر اس کرایہ کے ہزار کے سوا کچھ نہ ہو تو دو سال تک کچھ نہیں۔ دو سال گزرنے پر اب دو سو کا مالک ہوا، تین برس پر تین سو کی زکاۃ دے۔ یوہیں ہر سال سو درم کی زکاۃ بڑھتی جائے گی، مگر اگلی برسوں کی مقدار زکاۃ کم کرنے کے بعد باقی کی زکاۃ واجب ہوگی۔ صورت مذکورہ

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض، الفصل الثاني، ج١، ص١٨٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... یعنی گھوڑے کے اوپر ڈالنے کا کپڑا۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض، الفصل الثاني، ج١، ص١٨٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، في مسائل شتى، ج١، ص١٨١.

www.dawateislami.net

میں اگر اس قیمت کی کنیز کرایہ میں دی تو کرایہ دار پر کچھ واجب نہیں اور مالکِ مکان پر اُسی طرح وجوب ہے، جو درم کی صورت میں ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ تجارت کے لیے غلام قیمتی دوسودرم کا دوسو میں خریدا اور ثمن بائع کو دے دیا، مگر غلام پر قبضہ نہ کیا یہاں تک کہ ایک سال گزر گیا، اب وہ بائع کے یہاں مرگیا تو بائع و مشتری دونوں پر دو دوسو کی زکاۃ واجب ہے اور اگر غلام دوسودرم سے کم قیمت کا تھا اور مشتری نے دوسو پر لیا تو بائع دوسو کی زکاۃ دے اور مشتری پر کچھ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ خدمت کا غلام ہزار روپے میں بیچا اور ثمن پر قبضہ کرلیا، سال بھر بعد وہ غلام عیب دار نکلا اس بنا پر واپس ہوا، قاضی نے واپسی کا حکم دیا ہو یا اُس نے خود اپنی خوشی سے واپس لے لیا ہو تو ہزار کی زکاۃ دے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ روپے کے عوض کھانا غلّہ کپڑا وغیرہ فقیر کو دے کر مالک کر دیا تو زکاۃ ادا ہوجائے گی، مگر اس چیز کی قیمت جو بازار بھاؤ سے ہوگی وہ زکاۃ میں سمجھی جائے، بالائی مصارف مثلاً بازار سے لانے میں جو مزدور کو دیا ہے یا گاؤں سے منگوایا تو کرایہ اور چونگی وضع نہ کریں گے یا پکوا کر دیا تو پکوائی یا لکڑیوں کی قیمت مُجرا نہ کریں، بلکہ اس پکی ہوئی چیز کی جو قیمت بازار میں ہو، اس کا اعتبار ہے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

عاشر کا بیان

مسئلہ ۱ عاشِر اُس کو کہتے ہیں جسے بادشاہِ اسلام نے راستہ پر مقرر کر دیا ہو کہ تجار[5] جو اموال لے کر گزریں، اُن سے صدقات وصول کرے۔ عاشر کے لیے شرط یہ ہے کہ مسلمان حُر[6] غیر ہاشمی ہو، چور اور ڈاکوؤں سے مال کی حفاظت پر قادر ہو۔[7] (بحر)

مسئلہ ۲ جو راہ گیر یہ کہے کہ میرے اس مال پر نیز گھر میں جو موجود ہے کسی پر سال نہیں گزرا یا کہتا ہے کہ میں نے اس میں تجارت کی نیّت نہیں کی یا کہے یہ میرا مال نہیں بلکہ میرے پاس امانت یا بطور مضاربت ہے، بشرطیکہ اس میں اتنا نفع نہ ہو کہ اس

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، في مسائل شتى، ج ۱، ص ۱۸۱ ـ ۱۸۲.
2 ...... المرجع السابق، ص ۱۸۲.
3 ...... المرجع السابق.
4 ...... المرجع السابق، ص ۱۸۰، "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب العاشر، ج ۳، ص ۲۰٤.
5 ...... یعنی تجارت کرنے والے۔
6 ...... یعنی جو غلام نہ ہو۔
7 ...... "البحر الرائق"، كتاب الزكاة، باب العاشر، ج ۲، ص ٤٠٢.

www.dawateislami.net

کا حصہ نصاب کو پہنچ جائے یا اپنے کو مزدور یا مکاتب یا ماذون بتائے یا اتنا ہی کہے کہ اس مال پر زکاۃ نہیں، اگرچہ وجہ نہ بتائے یا کہے مجھ پر دَین ہے جو مال کے برابر ہے یا اتنا ہے کہ اُسے نکالیں تو نصاب باقی نہ رہے یا کہے دوسرے عاشِر کو دے دیا ہے اور جس کو دینا بتاتا ہے واقع میں وہ عاشِر ہے اور اس عاشر کو بھی اس کا عاشِر ہونا معلوم ہو یا کہے شہر میں فقیروں کو زکاۃ دے دی اور اپنے بیان پر حلف کرے تو اُس کا قول مان لیا جائے گا، اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ اس سے رسید طلب کریں کہ رسید کبھی جعلی ہوتی ہے اور کبھی غلطی سے رسید نہیں لی جاتی اور کبھی گُم ہو جاتی ہے اور اگر رسید پیش کی اور اس میں اس عاشِر کا نام نہیں جسے اُس نے بتایا، جب بھی حلف لے کر اُس کا قول مان لیں گے اور اگر چند سال گزرنے پر معلوم ہوا کہ اُس نے جھوٹ کہا تھا تو اب اُس سے زکاۃ لی جائے گی۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ اگر اس مال پر سال نہیں گزرا مگر اس کے مکان پر جو مال ہے اس پر سال گزر گیا ہے اور اس مال کو اس مال کے ساتھ ملا سکتے ہوں تو اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔ یوہیں اگر ایسے عاشِر کو دینا بتائے جو اُسے معلوم نہیں یا کہے کسی بد مذہب کو زکاۃ دے دی یا کہے شہر میں فقیر کو نہیں دی بلکہ شہر سے باہر جا کر دی تو ان سب صورتوں میں اس کا قول نہ مانا جائے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ سائمہ اور اموالِ باطنہ میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جن امور میں مسلمان کا قول مانا جاتا ہے، ذمی کافر کا بھی مان لیا جائے گا، مگر اس صورت میں کہ شہر میں فقیر کو دینا بتائے تو اس کا قول معتبر نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵ حربی کافر کا قول بالکل معتبر نہیں، اگرچہ جو کچھ کہتا ہے اُس پر گواہ پیش کرے اور اگر کنیز کو ام ولد بتائے یا غلام کو اپنا لڑکا کہے اور اس کی عمر اس قابل ہو کہ یہ اس کا لڑکا ہو سکتا ہے یا کہے میں نے دوسرے کو دے دیا ہے اور جسے بتاتا ہے وہ وہاں موجود ہے تو ان امور میں حربی کا بھی قول مان لیا جائے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٦ جو شخص دو سو درم سے کم کا مال لے کر گزرا تو عاشر اُس سے کچھ نہ لے گا، خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمّی یا حربی، خواہ اُس کے گھر میں اور مال ہونا معلوم ہو یا نہیں۔[5] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الرابع فیمن یمر علی العاشر، ج۱، ص۱۸۳.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، مطلب: لاتسقط الزکاۃ... إلخ، ج۳، ص۲۸۹ ـ ۲۹۱.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، مطلب: لاتسقط الزکاۃ... إلخ، ج۳، ص۲۹۰.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، ج۳، ص۲۹۱.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، ج۳، ص۲۹۳.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب الرابع فیمن یمر علی العاشر، ج۱، ص۱۸۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ مسلمان سے چالیسواں حصہ لیا جائے اور ذمّی سے بیسواں اور حربی سے دسواں حصہ۔[1] (تنویر) حربی سے دسواں حصہ لینا اس وقت ہے جب معلوم نہ ہو کہ حربیوں نے مسلمانوں سے کتنا لیا تھا اور اگر معلوم ہو تو جتنا انہوں نے لیا مسلمان بھی حربیوں سے اتنا ہی لیں، مگر حربیوں نے اگر مسلمانوں کا کُل مال لے لیا ہو تو مسلمان کُل نہ لیں، بلکہ اتنا چھوڑ دیں کہ اپنے ٹھکانے پہنچ جائے اور اگر حربیوں نے مسلمانوں سے کچھ نہ لیا تو مسلمان بھی کچھ نہ لیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ حربی بچے اور مکاتب سے کچھ نہ لیں گے، مگر جب مسلمانوں کے بچوں اور مکاتب سے حربیوں نے لیا ہو تو مسلمان بھی اُن سے لیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹ ایک بار جب حربی سے لے لیا تو دوبارہ اس سال میں نہ لیں، مگر جب لینے کے بعد دارالحرب کو واپس گیا اور اب پھر دارالحرب سے آیا تو دوبارہ لیں گے۔[4] (تنویرالابصار)

مسئلہ ۱۰ حربی دارالاسلام میں آیا اور واپس گیا مگر عاشر کو خبر نہ ہوئی پھر دوبارہ دارالحرب سے آیا تو پہلی مرتبہ کا نہ لیں اور اگر مسلمان یا ذمّی کے آنے اور جانے کی خبر نہ ہوئی اور اب دوبارہ آیا تو پہلی بار کا لیں گے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ ماذُون[6] کے ساتھ اگر اس کا مالک بھی ہے اور اس پر اتنا دَین نہیں، جو ذات و مال کو مستغرق[7] ہو تو عاشر اس سے لے گا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ عاشر کے پاس ایسی چیز لے کر گزرا جو جلد خراب ہونے والی ہے، جیسے میوہ، ترکاری، خربزہ، تربز، دودھ وغیرہا، اگرچہ اُن کی قیمت نصاب کی قدر ہو مگر عشر نہ لیا جائے، ہاں اگر وہاں فقرا موجود ہوں تو لے کر فقرا کو بانٹ دے۔[9] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، ج۳ ص۲۹٤.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، ج۳، ص۲۹٥.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، ج۳، ص۲۹٥.

4 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر ج۳ ص۲۹٥.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، ج۳، ص۲۹٦.

6 ...... یعنی وہ غلام جسے اس کے مالک نے تجارت کی اجازت دے دی ہو۔

7 ...... یعنی گھیرے ہوئے۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب العاشر، ج۳، ص۲۹۹.

9 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ عاشر نے مال زیادہ خیال کر کے زکاۃ لی پھر معلوم ہوا کہ اتنے کا مال نہ تھا تو جتنا زیادہ لیا ہے سال آئندہ میں محسوب ہوگا اور اگر قصداً زیادہ لیا تو یہ زکاۃ میں محسوب نہ ہوگا کہ ظلم ہے۔[1] (خانیہ)

کان اور دفینہ کا بیان

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''رکاز (کان) میں خمس ہے۔''[2]

مسئلہ ۱ کان سے لوہا، سیسہ، تانبا، پیتل، سونا چاندی نکلے، اس میں خمس (پانچواں حصہ) لیا جائے گا اور باقی پانے والے کا ہے۔ خواہ وہ پانے والا آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا ذِمّی، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، وہ زمین جس سے یہ چیزیں نکلیں عشری ہو یا خراجی۔[3] (عالمگیری) یہ اُس صورت میں ہے کہ زمین کسی شخص کی مملوک نہ ہو، مثلاً جنگل ہو یا پہاڑ اور اگر مملوک ہے تو کُل مالکِ زمین کو دیا جائے خمس بھی نہ لیا جائے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲ فیروزہ و یاقوت و زمرد و دیگر جواہر اور سرمہ، پھٹکری، چونا، موتی میں اور نمک وغیرہ بہنے والی چیزوں میں خمس نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ مکان یا دکان میں کان نکلی تو خمس نہ لیا جائے، بلکہ کُل مالک کو دیا جائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴ فیروزہ، یاقوت، زمرد وغیرہ جواہر سلطنت اسلام سے پیشتر کے دفن تھے اور اب نکلے تو خمس لیا جائے گا یہ مالِ غنیمت ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۵ موتی اور اس کے علاوہ جو کچھ دریا سے نکلے، اگرچہ سونا کہ پانی کی تہ میں تھا، سب پانے والے کا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اسلامی نشانی نہ ہو۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الزکاة، فصل في اداء الزکاة، ص۱۲۶.

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحدود، باب جرح العجماء والمعدن... إلخ، الحدیث: ۱۷۱۰، ص ۹۴۰.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب الخامس في المعادن و الرکاز، ج۱، ص۱۸۴.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، باب الرکاز، ج۳، ص۳۰۵.

5 ...... المرجع السابق، ص۳۰۱.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاة، باب الرکاز، ج۳، ص۳۰۵.

7 ...... المرجع السابق، ص۳۰۶.

8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶: جس دفینہ[1] میں اسلامی نشانی پائی جائے خواہ وہ نقد ہو یا ہتھیار یا خانہ داری کے سامان وغیرہ، وہ پڑے مال کے حکم میں ہے یعنی مسجدوں، بازاروں میں اس کا اعلان اتنے دنوں تک کرے کہ ظن غالب ہو جائے، اب اس کا تلاش کرنے والا نہ ملے گا پھر مساکین کو دے دے اور خود فقیر ہو تو اپنے صرف میں لائے اور اگر اس میں کفر کی علامت ہو، مثلاً بُت کی تصویر ہو یا کافر بادشاہ کا نام اس پر لکھا ہو، اُس میں سے خمس لیا جائے، باقی پانے والے کو دیا جائے، خواہ اپنی زمین میں پائے یا دوسرے کی زمین میں یا مباح زمین میں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: حربی کافر نے دفینہ نکالا تو اُسے کچھ نہ دیا جائے اور جو اُس نے لے لیا ہے واپس لیا جائے، ہاں اگر بادشاہِ اسلام کے حکم سے کھود کر نکالا تو جو ٹھہرا ہے وہ دیں گے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: دفینہ نکالنے میں دو شخصوں نے کام کیا تو خمس کے بعد باقی اُسے دیں گے جس نے پایا، اگرچہ دونوں نے شرکت کے ساتھ کام کیا ہے کہ یہ شرکت فاسدہ ہے اور اگر شرکت کی صورت میں دونوں نے پایا اور یہ نہیں معلوم کہ کتنا کس نے پایا تو نصف نصف کے شریک ہیں اور اس صورت میں اگر ایک نے پایا اور دوسرے نے مدد کی تو وہ پانے والے کا ہے اور مددگار کو کام کی مزدوری دی جائے گی اور اگر دفینہ نکالنے پر مزدور رکھا تو جو برآمد ہوگا مزدور کو ملے گا، مستاجر کو کچھ نہیں کہ یہ اجارۂ فاسد[4] ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: دفینہ میں نہ اسلامی علامت ہے، نہ کفر کی تو زمانۂ کفر کا قرار دیا جائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: صحرائے دارالحرب میں سے جو کچھ نکلا معدنی ہو یا دفینہ اُس میں خمس نہیں، بلکہ کُل پانے والے کو ملے گا اور اگر بہت سے لوگ بطورِ غلبہ کے نکال لائے تو اس میں خمس لیا جائے گا کہ یہ غنیمت ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مسلمان دارالحرب میں امن لے کر گیا اور وہاں کسی کی مملوک زمین سے خزانہ یا کان نکالی تو مالکِ زمین کو واپس دے اور اگر واپس نہ کیا بلکہ دارالاسلام میں لے آیا تو یہی مالک ہے مگر مِلک خبیث ہے، لہٰذا تصدق کرے اور بیچ ڈالا تو

---

1 ...... یعنی دفن کیے ہوا مال۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب الرکاز، ج۳، ص۳۰۷.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب الخامس في المعادن والرکاز، ج۱، ص۱۸٤.

4 ......

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب الرکاز، ج۳، ص۳۰۸.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب الخامس في المعادن والرکاز، ج۱، ص۱۸۵.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب الرکاز، ج۳، ص۳۰۹.

www.dawateislami.net

بیع صحیح ہے، مگر خریدار کے لیے بھی خبیث ہے اور اگر امان لے کر نہیں گیا تھا تو یہ مال اس کے لیے حلال ہے، نہ واپس کرے نہ اس میں خمس لیا جائے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۲ خمس مساکین کا حق ہے کہ بادشاہِ اسلام اُن پر صرف کرے اور اگر اُس نے بطور خود مساکین کو دے دیا جب بھی جائز ہے، بادشاہِ اسلام کو خبر پہنچے تو اُسے برقرار رکھے اور اُس کے تصرف کو نافذ کر دے اور اگر یہ خود مسکین ہے تو بقدرِ حاجت اپنے صرف میں لا سکتا ہے اور اگر خمس نکالنے کے بعد باقی دو سو درم کی قدر ہے تو خُمس اپنے صرف میں نہیں لا سکتا کہ اب یہ فقیر نہیں ہاں اگر مدیُون ہو کہ دَین نکالنے کے بعد دو سو درم کی قدر باقی نہیں رہتا تو خُمس اپنے صرف میں لا سکتا ہے اور اگر ماں باپ یا اولاد جو مساکین ہیں، اُن کو خُمس دیدے تو یہ بھی جائز ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

زراعت اور پھلوں کی زکاۃ

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ﴾[3]

کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

حدیث ۱ صحیح بخاری شریف میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا یا عشری ہو یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں، اُس میں عشر ہے اور جس زمین کے سیراب کرنے کے لیے جانور پر پانی لاد کر لاتے ہوں، اُس میں نصف عشر[4] یعنی بیسواں حصہ۔''

حدیث ۲ ابن نجار انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''ہر اُس شے میں جسے زمین نے نکالا، عشر یا نصف عشر ہے۔''[5]

مسائل فقہیّہ

زمین تین قسم ہے:

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب الرکاز، ج۳، ص۳۰۹.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب الرکاز، ج۳، ص۳۱۱.

3 ...... پ۸، الانعام: ۱٤۱.

4 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الزکاۃ، باب في العشر فیما من ماء السماء... الخ، الحدیث: ۱٤۸۳، ج۱، ص۵۰۱.

5 ...... "کنزالعمال"، کتاب الزکاۃ، زکاۃ النبات والفواکه، الحدیث: ۱۵۸۷۳، ج٦، ص۱٤۰.

www.dawateislami.net

(۱) عشری۔ (۲) خراجی۔ (۳) نہ عشری، نہ خراجی۔

اوّل وسوم دونوں کا حکم ایک ہے یعنی عشر دینا۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی زمینیں خراجی نہ سمجھی جائیں گی، جب تک کسی خاص زمین کی نسبت خراجی ہونا دلیل شرعی سے ثابت نہ ہولے۔ عشری ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً مسلمانوں نے فتح کیا اور زمین مجاہدین پر تقسیم ہوگئی یا وہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہوگئے، جنگ کی نوبت نہ آئی یا عشری زمین کے قریب پڑتی تھی، اسے کاشت میں لایا یا اُس پڑتی کو کھیت بنایا جو عشری وخراجی دونوں سے قرب وبعد کی یکساں نسبت رکھتی ہے یا اس کھیت کو عشری پانی سے سیراب کیا یا خراجی وعشری دونوں سے یا مسلمان نے اپنے مکان کو باغ یا کھیت بنالیا اور اسے عشری پانی سے سیراب کرتا ہے۔ یا عشری وخراجی دونوں سے یا عشری زمین کا فر ذمّی نے خریدی، مسلمان نے شفعہ میں اُس سے لے لیا یا بیع فاسد ہوگئی یا خیار شرط یا خیار رویت کی وجہ سے واپس ہوئی یا خیار عیب [1] کی وجہ سے قاضی کے حکم سے واپس ہوئی۔

اور بہت صورتوں میں خراجی ہے مثلاً فتح کر کے وہیں والوں کو احسان کے طور پر واپس دی یا دوسرے کافروں کو دے دی یا وہ ملک صلح کے طور پر فتح کیا گیا یا ذمّی نے مسلمان سے عشری زمین خرید لی یا خراجی زمین مسلمان نے خریدی یا ذمّی نے بادشاہِ اسلام کے حکم سے بنجر کو آباد کیا یا بنجر زمین ذمّی کو دے دی گئی یا اسے مسلمان نے آباد کیا اور وہ خراجی زمین کے پاس تھی یا اسے خراجی پانی سے سیراب کیا۔ خراجی زمین اگرچہ عشری پانی سے سیراب کی جائے، خراجی ہی رہے گی

اور خراجی وعشری دونوں نہ ہوں، مثلاً مسلمانوں نے فتح کر کے اپنے لیے قیامت تک کے لیے باقی رکھی یا اس زمین کے مالک مرگئے اور زمین بیت المال کی مِلک ہوگئی۔

مسئلہ ۱: خراج دو قسم ہے:

(۱) خراج مقاسمہ کہ پیداوار کا کوئی حصہ آدھا یا تہائی یا چوتھائی وغیرہا مقرر ہو، جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودِ خیبر پر مقرر فرمایا تھا۔ اور

(۲) خراج مؤظف کہ ایک مقدار معیّن لازم کردی جائے خواہ روپے، مثلاً سالانہ دو روپے بیگھہ یا کچھ اور جیسے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر فرمایا تھا۔

مسئلہ ۲: اگر معلوم ہو کہ سلطنت اسلامیہ میں اتنا خراج مقرر تھا تو وہی دیں، بشرطیکہ خراج مؤظف میں جہاں جہاں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقدار منقول ہے، اس پر زیادت نہ ہو اور جہاں منقول نہیں اس میں نصف پیداوار سے زیادہ

[1] ...... بیع فاسد، خیار شرط، خیار رویت اور خیار عیب کی تفصیلی معلومات کے لیے بہار شریعت حصہ ۱۱، ملاحظہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

نہ ہو۔ یوہیں خراج مقاسمہ میں نصف سے زیادت نہ ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ زمین اُتنے دینے کی طاقت بھی رکھتی ہو۔ [(1)] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ اگر معلوم نہ ہو کہ سلطنتِ اسلام میں کیا مقرر تھا تو جہاں جہاں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مقرر فرمادیا ہے، وہ دیں اور جہاں مقرر نہ فرمایا ہو نصف دیں۔ [(2)] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ مقرر فرمایا تھا کہ ہر قسم کے غلّہ میں فی جریب ایک درم اور اُس غلّہ کا ایک صاع اور خربوزے، تربوز کی پالیز اور کھیرے، ککڑی، بیگن وغیرہ ترکاریوں میں فی جریب پانچ درم انگور و خرما کے گھنے باغوں میں جن کے اندر زراعت نہ ہوسکے۔ دس درم پھر زمین کی حیثیت اور اس شخص کی قدرت کا اعتبار ہے، اس کا اعتبار نہیں کہ اُس نے کیا بویا یعنی جو زمین جس چیز کے بونے کے لائق ہے اور یہ شخص اُس کے بونے پر قادر ہے تو اس کے اعتبار سے خراج ادا کرے، مثلاً انگور بوسکتا ہے تو انگور کا خراج دے، اگرچہ گیہوں بوئے اور گیہوں کے قابل ہے تو اس کا خراج ادا کرے اگرچہ جَو بوئے۔ جریب کی مقدار انگریزی گز سے ۳۵ گز طول، ۳۵ گز عرض ہے اور صاع دوسو اٹھاسی ۲۸۸ روپیہ بھر اور دس درم کے ۶۱۲ ۹ $\frac{3}{5}$ پائی پانچ درم ۶ ۴ $\frac{4}{5}$ پائی اور ایک درم ۴ ؍ ۵ $\frac{19}{25}$ پائی۔ [(3)] (درمختار)

مسئلہ ۵ جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو، وہاں کے لوگ بطورِ خود فقرا وغیرہ جو مصارفِ خراج ہیں، اُن پر صرف کریں۔

مسئلہ ۶ عشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اُس پیداوار کی زکاۃ فرض ہے اور اس زکاۃ کا نام عشر ہے یعنی دسواں حصہ کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہے، اگرچہ بعض صورتوں میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ [(4)] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ عشر واجب ہونے کے لیے عاقل، بالغ ہونا شرط نہیں، مجنون اور نابالغ کی زمین میں جو کچھ پیدا ہوا اس میں بھی عشر واجب ہے۔ [(5)] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۸ خوشی سے عشر نہ دے تو بادشاہِ اسلام جبراً لے سکتا ہے اور اس صورت میں بھی عشر ادا ہوجائے گا، مگر ثواب کا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب العشر و الخراج و الجزية، مطلب في خراج المقاسمة، ج٦، ص ٢٩٢ ـ ٢٩٤.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١٠، ص٢٣٨.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب العشر و الخراج و الجزية، ج٦، ص٢٩٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السادس في زكاة الزرع والثمار، ج١، ص١٨٥.

5 ...... المرجع السابق، وغيره.

www.dawateislami.net

مستحق نہیں اور خوشی سے ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹: جس پر عشر واجب ہوا، اُس کا انتقال ہوگیا اور پیداوار موجود ہے تو اس میں سے عشر لیا جائے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: عشر میں سال گزرنا بھی شرط نہیں، بلکہ سال میں چند بار ایک کھیت میں زراعت ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: اس میں نصاب بھی شرط نہیں، ایک صاع بھی پیداوار ہو تو عشر واجب ہے اور یہ شرط بھی نہیں کہ وہ چیز باقی رہنے والی ہو اور یہ شرط بھی نہیں کہ کاشتکار زمین کا مالک ہو یہاں تک کہ مکاتب و ماذون نے کاشت کی تو اس پیداوار پر بھی عشر واجب ہے، بلکہ وقفی زمین میں زراعت ہوئی تو اس پر بھی عشر واجب ہے، خواہ زراعت کرنے والے اہلِ وقف ہوں یا اُجرت پر کاشت کی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: جو چیزیں ایسی ہوں کہ اُن کی پیداوار سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود نہ ہو اُن میں عشر نہیں، جیسے ایندھن، گھاس، نرکل، سینٹھا، جھاؤ، کھجور کے پتّے، خطمی، کپاس، بینگن کا درخت، خربزہ، تربز، کھیرا، ککڑی کے بیج۔ یوہیں ہر قسم کی ترکاریوں کے بیج کہ اُن کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں، بیج مقصود نہیں ہوتے۔ یوہیں جو بیج دوا ہیں مثلاً کُندر، میتھی، کلونجی اور اگر نرکل، گھاس، بید، جھاؤ وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لیے خالی چھوڑ دی تو اُن میں بھی عشر واجب ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۳: جو کھیت بارش یا نہر نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے، اس میں عُشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے اور جس کی آبپاشی چرسے[6] یا ڈول سے ہو، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب اور پانی خرید کر آبپاشی ہو یعنی وہ پانی کسی کی مِلک ہے، اُس سے خرید کر آبپاشی کی جب بھی نصف عشر واجب ہے اور اگر وہ کھیت کچھ دنوں مینھ کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السادس في زكاة الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۵. وغیرہ.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب العشر، ج۳، ص۳۱۳.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب العشر، ج۳، ص۳۱۵، وغيرهما.

6 ...... یعنی چمڑے کا بڑا ڈول۔

www.dawateislami.net

اور کچھ دنوں ڈول چرسے سے تو اگر اکثر مینھ [1] کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ڈول چرسے سے تو عشر واجب ہے، ورنہ نصف عشر۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل میں شہد ہوا، اس پر عشر واجب ہے۔ یوہیں پہاڑ اور جنگل کے پھلوں میں بھی عشر واجب ہے، بشرطیکہ بادشاہِ اسلام نے حربیوں اور ڈاکوؤں اور باغیوں سے اُن کی حفاظت کی ہو، ورنہ کچھ نہیں۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ گیہوں، جَو، جوار، باجرا، دھان [4] اور ہر قسم کے غلّے اور السی، کُسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربزہ، تربز، کھیرا، ککڑی، بیگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے [5]، تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ جس چیز میں عشر یا نصف عشر واجب ہوا اس میں کُل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا، یہ نہیں ہوسکتا کہ مصارفِ زراعت، ہل بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اُجرت یا بیج وغیرہ نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ عشر صرف مسلمانوں سے لیا جائے گا، یہاں تک کہ عشری زمین مسلمان سے ذمّی نے خرید لی اور قبضہ بھی کرلیا تو اب ذمّی سے عشر نہیں لیا جائے گا بلکہ خراج لیا جائے گا اور مسلمان نے ذمّی سے خراجی زمین خریدی تو یہ خراجی ہی رہے گی۔ اُس مسلمان سے اس زمین کا عشر نہ لیں گے بلکہ خراج لیا جائے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ ذمّی نے مسلمان سے عشری زمین خریدی پھر کسی مسلمان نے شفعہ میں وہ زمین لے لی یا کسی وجہ سے بیع فاسد ہوگئی تھی اور بائع کے پاس واپس ہوئی یا بائع کو خیارِ شرط تھا یا کسی کو خیارِ رویت تھا اس وجہ سے واپس ہوئی یا مشتری کو خیارِ عیب

---

1 ...... بارش۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب العشر، ج۳، ص۳۱۳ ـ ۳۱۶.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب العشر، ج۳، ص۳۱۱ ـ ۳۱۳.

4 ...... چاول۔

5 ...... مثلاً دس مَن میں ایک مَن، دس سیر میں ایک سیر یا دس پھل میں ایک پھل۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السادس في زكاة الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۶.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب العشر، مطلب مهم: في حكم اراضى مصر... إلخ، ج۳، ص۳۱۷.

8 ...... المرجع السابق، ص۳۱۸.

www.dawateislami.net

تھا اور حکم قاضی سے واپس ہوئی، ان سب صورتوں میں پھر عشری ہی ہے اور اگر خیار عیب میں بغیر حکم قاضی واپس ہوئی تو اب خراجی ہی رہے گی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ مسلمان نے اپنے گھر کو باغ بنالیا، اگر اس میں عشری پانی دیتا ہے تو عشری ہے اور خراجی پانی دیتا ہے تو خراجی اور دونوں قسم کے پانی دیتا ہے، جب بھی عشری اور ذمّی نے اپنے گھر کو باغ بنایا تو مطلقاً خراج لیں گے۔ آسمان اور کوئیں اور چشمہ اور دریا کا پانی عشری ہے اور جو نہر عجمیوں نے کھودی اس کا پانی خراجی ہے۔ کافروں نے کوآں کھودا تھا اور اب مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا یا خراجی زمین میں کھودا گیا وہ بھی خراجی ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ مکان یا مقبرہ میں جو پیداوار ہو، اُس میں نہ عشر ہے نہ خراج۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ زفت اور نفط کے چشمے عشری زمین میں ہوں یا خراجی میں اُن میں کچھ نہیں لیا جائے گا، البتہ اگر خراجی زمین میں ہوں اور آس پاس کی زمین قابل زراعت ہو تو اس زمین کا خراج لیا جائے گا، چشمہ کا نہیں اور عشری زمین میں ہوں تو جب تک آس پاس کی زمین میں زراعت نہ ہو کچھ نہیں لیا جائے گا، فقط قابلِ زراعت ہونا کافی نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ جو چیز زمین کی تابع ہو، جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند اس میں عشر نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ عشر اس وقت لیا جائے جب پھل نکل آئیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ جاتا رہے، اگرچہ ابھی توڑنے کے لائق نہ ہوئے ہوں۔[6] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲۴ خراج ادا کرنے سے پیشتر اُس کی آمدنی کھانا حلال نہیں۔ یوہیں عشر ادا کرنے سے پیشتر مالک کو کھانا حلال نہیں، کھائے گا تو ضمان دے گا۔ یوہیں اگر دوسرے کو کھلایا تو اتنے کے عشر کا تاوان دے اور اگر یہ ارادہ ہے کہ کُل کا عشر ادا کر دے گا تو کھانا حلال ہے۔[7] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، باب العشر، مطلب مھم: في حکم اراضی مصر... إلخ، ج۳، ص۳۱۸.

2 ...... المرجع السابق، ص۳۱۹، و "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب السادس في زکاة الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۶.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاة، باب العشر، ج۳، ص۳۲۰.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۲۱.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب السادس في زکاة الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۶.

6 ...... "الجوھرة النیرة"، کتاب الزکاة، باب زکاة الزروع و الثمار، ص۱۶۲.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب السادس في زکاة الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۷.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، باب العشر، مطلب مھم: في حکم اراضی مصر... إلخ، ج۳، ص۳۲۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۵ بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے کہ خراج لینے کے لیے غلّہ کو روک لے مالک کو تصرف نہ کرنے دے اور اس نے کئی سال کا خراج نہ دیا ہو اور عاجز ہو تو اگلی برسوں کا معاف ہے اور عاجز نہ ہو تو لیں گے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ زراعت پر قادر ہے اور بویا نہیں تو خراج واجب ہے اور عشر جب تک کاشت نہ کرے اور پیداوار نہ ہو واجب نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ کھیت بویا مگر پیداوار ماری گئی مثلاً کھیتی ڈوب گئی یا جل گئی یا ٹیری کھا گئی یا پالے اور لُو سے جاتی رہی تو عشر وخراج دونوں ساقط ہیں، جب کہ کُل جاتی رہی اور اگر کچھ باقی ہے تو اس باقی کا عشر لیں گے اور اگر چوپائے کھا گئے تو ساقط نہیں اور ساقط ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اس کے بعد اس سال کے اندر اس میں دوسری زراعت طیار نہ ہو سکے اور یہ بھی شرط ہے کہ توڑنے یا کاٹنے سے پہلے ہلاک ہو ورنہ ساقط نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ خراجی زمین کسی نے غصب کی اور غصب سے انکار کرتا ہے اور مالک کے پاس گواہ بھی نہیں، تو اگر کاشت کرے خراج غاصب پر ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ بیع وفا یعنی جس بیع میں یہ شرط ہو کہ بائع جب ثمن مشتری کو واپس دے گا تو مشتری مبیع پھیر دے گا تو جب خراجی زمین اس طور پر کسی کے ہاتھ بیچے اور بائع کے قبضہ میں زمین ہے تو خراج بائع پر اور مشتری کے قبضہ میں ہو اور مشتری نے بویا بھی تو خراج مشتری پر۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ طیار ہونے سے پیشتر زراعت بیچ ڈالی تو عشر مشتری پر ہے، اگرچہ مشتری نے یہ شرط لگائی کہ پکنے تک زراعت کاٹی نہ جائے بلکہ کھیت میں رہے اور بیچنے کے وقت زراعت طیار تھی تو عشر بائع پر ہے اور اگر زمین و زراعت دونوں یا صرف زمین بیچی اور اس صورت میں سال پورا ہونے میں اتنا زمانہ باقی ہے کہ زراعت ہو سکے، تو خراج مشتری پر ہے ورنہ بائع پر۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، مطلب مهم: في حکم اراضی مصر... إلخ، ج٣، ص٣٢٢.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ج٣، ص٣٢٣.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، مطلب مهم: في حکم اراضی مصر... إلخ، ج٣، ص٣٢٣.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ج٣، ص٣٢٣.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، مطلب مهم: في حکم اراضی مصر... إلخ، ج٣، ص٣٢٤.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱: عشری زمین عاریۃً دی تو عشر کاشتکار پر ہے مالک پر نہیں اور کافر کو عاریت دی تو مالک پر عشر ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۲: عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ہے اور خراجی زمین بٹائی پر دی تو خراج مالک پر ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: زمین جو زراعت کے لیے نقدی پر دی جاتی ہے، امام کے نزدیک اُس کا عشر زمیندار پر ہے اور صاحبین[3] کے نزدیک کاشتکار پر اور علامہ شامی نے یہ تحقیق فرمائی کہ حالت زمانہ کے اعتبار سے اب قول صاحبین پر عمل ہے۔[4]

مسئلہ ۳۴: گورنمنٹ کو جو مالگذاری دی جاتی ہے، اس سے خراج شرعی نہیں ادا ہوتا بلکہ وہ مالک کے ذمہ ہے اُس کا ادا کرنا ضروری اور خراج کا مصرف صرف لشکر اسلام نہیں، بلکہ تمام مصالح عامۂ مسلمین ہیں جن میں تعمیر مسجد وخرچ مسجد و وظیفۂ امام ومؤذن وتنخواہ مدرسینِ علمِ دین وخبر گیری طلبۂ علمِ دین وخدمتِ علمائے اہلسنت حامیانِ دین جو وعظ کہتے ہیں اور علمِ دین کی تعلیم کرتے اور فتوے کے کام میں مشغول رہتے ہوں اور پُل وسرا بنانے میں بھی صرف کیا جاسکتا ہے۔[5] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۵: عشر لینے سے پہلے غلّہ بیچ ڈالا تو مصدق کو اختیار ہے کہ عشر مشتری سے لے یا بائع سے اور اگر جتنی قیمت ہونی چاہیے اُس سے زیادہ پر بیچا تو مصدق کو اختیار ہے کہ غلّہ کا عشر لے یا ثمن کا عشر اور اگر کم قیمت پر بیچا اور اتنی کمی ہے کہ لوگ اتنے نقصان پر نہیں بیچتے تو غلّہ ہی کا عشر لے گا اور وہ غلّہ نہ رہا تو اُس کا عشر قرار دے کر بائع سے لیں یا اُس کی واجبی قیمت۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: انگور بیچ ڈالے تو ثمن کا عشر لے اور شیرہ کر کے بیچا تو اسکی قیمت کا عشر لے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب السادس في زکاۃ الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۷.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، مطلب: ھل یجب العشرعلی المزارعین في الاراضی السلطانیۃ، ج۳، ص۳۲۷ ـ ۳۲۸.

3 ...... فقۂ حنفی میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کو کہتے ہیں۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب العشر، مطلب مھم: في حکم اراضی مصر وشام السلطانیۃ، ج۳، ص۳۲۵.

5 ...... "الفاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الزکاۃ، رسالہ افصح البیان، ج۱۰، ص۲۲۳.

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب السادس في زکاۃ الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۷.

7 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب السادس في زکاۃ الزرع والثمار، ج۱، ص۱۸۷.

www.dawateislami.net

مال زکاۃ کن لوگوں پر صَرف کیا جائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِؕ-فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِؕ-وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ(۶۰) ﴾ [1]

صدقات فقرا و مساکین کے لیے ہیں اور انکے لیے جو اس کام پر مقرر ہیں اور وہ جن کے قلوب کی تالیف مقصود ہے اور گردن چھڑانے میں اور تاوان والے کے لیے اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اور مسافر کے لیے، یہ اللہ (عزوجل) کی طرف سے مقرر کرنا ہے اور اللہ (عزوجل) علم و حکمت والا ہے۔

حدیث ۱ سنن ابی داود میں زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''اللہ تعالیٰ نے صدقات کو نبی یا کسی اور کے حکم پر نہیں رکھا بلکہ اُس نے خود اس کا حکم بیان فرمایا اور اُس کے آٹھ حصے کیے۔'' [2]

حدیث ۲ امام احمد و ابوداود و حاکم ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''غنی کے لیے صدقہ حلال نہیں مگر پانچ شخص کے لیے:

(۱) اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا یا

(۲) صدقہ پر عامل یا

(۳) تاوان والے کے لیے یا

(۴) جس نے اپنے مال سے خرید لیا ہو یا

(۵) مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس مسکین نے اپنے پڑوسی مالدار کو ہدیہ کیا۔'' [3] اور احمد و بیہقی کی دوسری روایت میں مسافر کے لیے بھی جواز آیا ہے۔ [4]

حدیث ۳ بیہقی نے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ فرمایا: ''صدقہ مفروضہ میں اولاد اور والد کا

---

1 ...... پ ۱۰، التوبۃ: ٦٠.

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الزکاۃ، باب یعطی من الصدقة وحدالغنی، الحدیث: ١٦٣٠، ج٢، ص١٦٥.

3 ...... "المستدرك" للحاکم، کتاب الزکاۃ، باب مقدار الغنی الذی یحرم السؤال، الحدیث: ١٥٢٠، ج٢، ص٢٩.

4 ...... انظر: "السنن الکبری" للبیهقي، کتاب قسم الصدقات، باب العامل علی الصدقة یاخذ منها بقدر عمله... إلخ، الحدیث: ١٣١٦٧، ج٧، ص٢٣.

www.dawateislami.net

حق نہیں۔'' (1)

حدیث ۴ طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اے بنی ہاشم! تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمیوں کے دھوون ہیں۔'' (2)

حدیث ۵ تا ۷ امام احمد و مسلم مطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: آلِ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے مَیل ہیں۔'' (3)

اور ابن سعد کی روایت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی نے مجھ پر اور میری اہلِ بیت پر صدقہ حرام فرما دیا۔'' (4)

اور ترمذی ونسائی وحاکم کی روایت ابو رافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں اور جس قوم کا آزاد کردہ غلام ہو، وہ انھیں میں سے ہے۔'' (5)

حدیث ۸ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صدقہ کا خرما لے کر منھ میں رکھ لیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھی چھی کہ اُسے پھینک دیں، پھر فرمایا: کیا تمھیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔'' (6) طہمان و بہز بن حکیم و براء و زید بن ارقم و عمرو بن خارجہ و سلمان و عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ و میمون و کیسان و ہرمز و خارجہ بن عمرو و مغیرہ و انس وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایتیں ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی اہلِ بیت کے لیے صدقات ناجائز ہیں۔ (7)

مسئلہ ۱ زکاۃ کے مصارف سات ہیں:

(۱) فقیر

---

1 ...... "السنن الكبرى"، كتاب قسم الصدقات باب المراة تصيرف من زكاتها في زوجها، الحديث: ١٣٢٢٩، ج٧، ص٤٥.

2 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ١٢٩٨٠، ج١٢، ص١٨٢.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب ترك استعمال آل النبي على الصدقة، الحديث: ١٠٧٢، ص٥٣٩.

4 ...... "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ج١، ص٢٩٧

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الزكاة، باب ماجاء في كراهية الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم وأهل بيته ومواليه، الحديث: ٦٥٧، ج٢، ص١٤٢.

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب مايذكر في الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم وآله، الحديث: ١٤٩١، ج١، ص٥٠٣.

7 ...... انظر: "كنز العمال"، كتاب الزكاة، ج٦، ص١٩٥ ـ ١٩٦.

www.dawateislami.net

(۲) مسکین

(۳) عامل

(۴) رقاب

(۵) غارم

(۶) فی سبیل اللہ

(۷) ابن سبیل۔ (1)

مسئلہ ۲ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اُس کی حاجتِ اصلیہ میں مستغرق ہو، مثلاً رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے خدمت کے لیے لونڈی غلام، علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں جس کا بیان گزرا۔ یوہیں اگر مدیُون ہے اور دَین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، تو فقیر ہے اگرچہ اُس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔ (2) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳ فقیر اگر عالم ہو تو اُسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ (3) (عالمگیری) مگر عالم کو دے تو اس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدّنظر ہو، ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں اور معاذ اللہ عالمِ دین کی حقارت اگر قلب میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔

مسئلہ ۴ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے، فقیر کو سوال ناجائز کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو اُسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۵ عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکاۃ اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا، اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اُس کو اور اُس کے مددگاروں کا متوسط طور پر کافی ہو، مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کر لایا ہے اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے۔ (5) (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۳ ـ ۳٤۰.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۳. وغیرہ

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۷.

4 ...... المرجع السابق، ص۱۸۷ ـ ۱۸۸.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳٤ ـ ۳۳٦، وغیرہ.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶: عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اُجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مالِ زکاۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اُسے لینا بھی ناجائز ہاں اگر کسی اور مد سے دیں تو لینے میں بھی حرج نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: زکاۃ کا مال عامل کے پاس سے جاتا رہا تو اب اسے کچھ نہ ملے گا، مگر دینے والوں کی زکاتیں ادا ہوگئیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: کوئی شخص اپنے مال کی زکاۃ خود لے کر بیت المال میں دے آیا تو اُس کا معاوضہ عامل نہیں پائے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: وقت سے پہلے معاوضہ لے لیا یا قاضی نے دے دیا یہ جائز ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے نہ دیں اور اگر پہلے لے لیا اور وصول کیا ہوا مال ہلاک ہوگیا تو ظاہر یہ کہ واپس نہ لیں گے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مالِ زکاۃ سے بدلِ کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے۔[5] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۱: غنی کے مکاتب کو بھی مالِ زکاۃ دے سکتے ہیں اگرچہ معلوم ہے کہ یہ غنی کا مکاتب ہے۔ مکاتب پورا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوگیا اور پھر بدستور غلام ہوگیا تو جو کچھ اُس نے مالِ زکاۃ لیا ہے، اس کو مولیٰ تصرف میں لاسکتا ہے اگرچہ غنی ہو۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: مکاتب کو جو زکاۃ دی گئی وہ غلامی سے رہائی کے لیے ہے، مگر اب اسے اختیار ہے دیگر مصارف میں بھی خرچ کرسکتا ہے، اگر مکاتب کے پاس بقدرِ نصاب مال ہے اور بدلِ کتابت سے بھی زیادہ ہے، جب بھی زکاۃ دے سکتے ہیں مگر ہاشمی کے مکاتب کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٨.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٣٤.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٨.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٣٦.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٨.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٣٧، وغيره.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٨.
و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٣٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳: غارم سے مُراد مدیُون ہے یعنی اس پر اتنا دَین ہو کہ اُسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، اگرچہ اس کا اَوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو، مگر شرط یہ ہے کہ مدیُون ہاشمی نہ ہو۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: فی سبیل اللہ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا اس کی چند صورتیں ہیں، مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے، سواری اور زادِراہ اُس کے پاس نہیں تو اُسے مالِ زکاۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اُس کے پاس مال نہیں اُس کو زکاۃ دے سکتے ہیں، مگر اسے حج کے لیے سوال کرنا جائز نہیں۔

یا طالب علم کہ علمِ دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے، اسے دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہِ خدا میں دینا ہے بلکہ طالبعلم سوال کر کے بھی مالِ زکاۃ لے سکتا ہے، جب کہ اُس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو اگرچہ کسب پر قادر ہو۔ یوہیں ہر نیک بات میں زکاۃ صَرف کرنا فی سبیل اللہ ہے، جب کہ بطور تملیک[2] ہو کہ بغیر تملیک زکاۃ ادا نہیں ہوسکتی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: بہت سے لوگ مالِ زکاۃ اسلامی مدارس میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ متولّی مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ مالِ زکاۃ ہے تاکہ متولّی اس مال کو جُدا رکھے اور مال میں نہ ملائے اور غریب طلبہ پر صَرف کرے، کسی کام کی اُجرت میں نہ دے ورنہ زکاۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۶: ابن السّبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا زکاۃ لے سکتا ہے، اگرچہ اُس کے گھر مال موجود ہو مگر اُسی قدر لے جس سے حاجت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں۔ یوہیں اگر مالک نصاب کا مال کسی میعاد تک کے لیے دوسرے پر دَین ہے اور ہنوز میعاد پوری نہ ہوئی اور اب اُسے ضرورت ہے یا جس پر اُس کا آتا ہے وہ یہاں موجود نہیں یا موجود ہے مگر نادار ہے یا دَین سے منکر ہے، اگرچہ یہ ثبوت رکھتا ہو تو ان سب صورتوں میں بقدرِ ضرورت زکاۃ لے سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ قرض ملے تو قرض لے کر کام چلائے۔[4] (عالمگیری، درمختار) اور اگر دَین معجّل ہے یا میعاد پوری ہوگئی اور مدیُون غنی حاضر ہے اور اقرار بھی کرتا ہے تو زکاۃ نہیں لے سکتا، کہ اُس سے لے کر اپنی ضرورت میں صَرف کرسکتا ہے لہٰذا حاجت مند نہ ہوا۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ قرض جسے عرف میں لوگ دستگرداں کہتے ہیں، شرعاً ہمیشہ معجّل ہوتا ہے کہ جب چاہے اس کا مطالبہ کرسکتا ہے، اگرچہ ہزار عہد و پیمان و وثیقہ و تمسک کے ذریعہ سے اس میں میعاد مقرر کی ہو کہ اتنی مدت کے بعد دیا جائے گا، اگرچہ یہ لکھ دیا ہو کہ اُس میعاد

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۹، وغیرہ.

2 ...... یعنی جس کو دے، اسے مالک بنادے۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۹، وغیرہ.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۸.
و "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۴۰.

www.dawateislami.net

سے پہلے مطالبہ کا اختیار نہ ہوگا اگر مطالبہ کرے تو باطل و نامسموع ہوگا کہ سب شرطیں باطل ہیں اور قرض دینے والے کو ہر وقت مطالبہ کا اختیار ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷ مسافر یا اس مالکِ نصاب نے جس کا اپنا مال دوسرے پر دَین ہے، بوقتِ ضرورت مالِ زکاۃ بقدرِ ضرورت لیا پھر اپنا مال مِل گیا مثلاً مسافر گھر پہنچ گیا یا مالکِ نصاب کا دَین وصول ہوگیا، تو جو کچھ زکاۃ میں کا باقی ہے اب بھی اپنے صَرف میں لاسکتا ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ زکاۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ ان ساتوں قسموں کو دے یا ان میں کسی ایک کو دیدے، خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو یا ایک کو اور مالِ زکاۃ اگر بقدرِ نصاب نہ ہو تو ایک کو دینا افضل ہے اور ایک شخص کو بقدرِ نصاب دے دینا مکروہ، مگر دے دیا تو ادا ہوگئی۔ ایک شخص کو بقدرِ نصاب دینا مکروہ اُس وقت ہے کہ وہ فقیر مدیُون نہ ہو اور مدیُون ہو تو اتنا دے دینا کہ دَین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے مکروہ نہیں۔ یوہیں اگر وہ فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگرچہ نصاب یا زیادہ ہے، مگر اہل و عیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ زکاۃ ادا کرنے میں یہ ضرور ہے کہ جسے دیں مالک بنا دیں، اباحت کافی نہیں، لہٰذا مالِ زکاۃ مسجد میں صَرف کرنا یا اُس سے میّت کو کفن دینا یا میّت کا دَین ادا کرنا یا غلام آزاد کرنا، پُل، سرا، سقایہ، سڑک بنوا دینا، نہر یا کوآں کھدوا دینا ان افعال میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کردینا نا کافی ہے۔[4] (جوہرہ، تنویر، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ فقیر پر دَین ہے اس کے کہنے سے مالِ زکاۃ سے وہ دَین ادا کیا گیا زکاۃ ادا ہوگئی اور اگر اُس کے حکم سے نہ ہو تو زکاۃ ادا نہ ہوئی اور اگر فقیر نے اجازت دی مگر ادا سے پہلے مرگیا، تو یہ دَین اگر مالِ زکاۃ سے ادا کریں زکاۃ ادا نہ ہوگی۔[5] (درمختار) ان چیزوں میں مالِ زکاۃ صَرف کرنے کا حیلہ ہم بیان کر چکے، اگر حیلہ کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۱ (۱) اپنی اصل یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہم جن کی اولاد میں یہ ہے (۲) اور اپنی اولاد بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی وغیرہم کو زکاۃ نہیں دے سکتا۔ یوہیں صدقۂ فطر و نذر و کفارہ بھی انھیں نہیں دے سکتا۔ رہا صدقۂ نفل وہ دے

---

1 ......

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص ۳۴۰.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۸.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۸.
و "تنویر الأبصار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص ۳۴۱ ـ ۳۴۳.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۴۲.

www.dawateislami.net

سکتا ہے بلکہ بہتر ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲۲: زنا کا بچہ جو اُس کے نطفہ سے ہو یا وہ بچہ کہ اُس کی منکوحہ سے زمانۂ نکاح میں پیدا ہوا، مگر یہ کہہ چکا کہ میرا نہیں انھیں نہیں دے سکتا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: بہو اور داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو دے سکتا ہے اور رشتہ داروں میں جس کا نفقہ اُس کے ذمہ واجب ہے، اُسے زکاۃ دے سکتا ہے جب کہ نفقہ میں محسوب نہ کرے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: ماں باپ محتاج ہوں اور حیلہ کرکے زکاۃ دینا چاہتا ہے کہ یہ فقیر کو دے دے پھر فقیر انھیں دے یہ مکروہ ہے۔[4] (ردالمحتار) یوہیں حیلہ کرکے اپنی اولاد کو دینا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۵: (۳) اپنے یا اپنی اصل یا اپنی فرع یا اپنے زوج یا اپنی زوجہ کے غلام یا مکاتب[5] یا مدبّر[6] یا ام ولد[7] یا اُس غلام کو جس کے کسی جُز کا یہ مالک ہو، اگرچہ بعض حصہ آزاد ہو چکا ہو زکاۃ نہیں دے سکتا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: (۴) عورت شوہر کو (۵) اور شوہر عورت کو زکاۃ نہیں دے سکتا، اگرچہ طلاق بائن بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہو، جب تک عدّت میں ہے اور عدّت پوری ہوگئی تو اب دے سکتا ہے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: (۶) جو شخص مالک نصاب ہو (جبکہ وہ چیز حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو یعنی مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، اہلِ علم کے لیے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں کہ یہ سب حاجتِ اصلیہ سے ہیں اور وہ چیز ان کے علاوہ ہو، اگرچہ اس پر سال نہ گزرا ہو اگرچہ وہ مال نامی نہ ہو) ایسے کو زکاۃ دینا جائز نہیں۔

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٤٤، وغيره.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٤٤.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٤٤.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کردے تو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کرلے۔

6 ...... یعنی وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

7 ...... یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔
تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت حصہ ۹ میں مدبّر، مکاتب اور ام ولد کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٩.

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٤٥.

www.dawateislami.net

اور نصاب سے مراد یہاں یہ ہے کہ اُس کی قیمت دوسو (۲۰۰) درم ہو، اگرچہ وہ خود اتنی نہ ہو کہ اُس پر زکاۃ واجب ہو مثلاً چھ تولے سونا جب دوسو (۲۰۰) درم قیمت کا ہو تو جس کے پاس ہے اگرچہ اُس پر زکاۃ واجب نہیں کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے مگر اس شخص کو زکاۃ نہیں دے سکتے یا اس کے پاس تیس بکریاں یا بیس گائیں ہوں جن کی قیمت دوسو (۲۰۰) درم ہے اسے زکاۃ نہیں دے سکتا، اگرچہ اس پر زکاۃ واجب نہیں یا اُس کے پاس ضرورت کے سوا اسباب ہیں جو تجارت کے لیے بھی نہیں اور وہ دوسو (۲۰۰) درم کے ہیں تو اسے زکاۃ نہیں دے سکتے۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ صحیح تندرست کو زکاۃ دے سکتے ہیں، اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو مگر سوال کرنا اسے جائز نہیں۔ [2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۹ (۷) جو شخص مالک نصاب ہے اُس کے غلام کو بھی زکاۃ نہیں دے سکتے، اگرچہ غلام اپاہج ہو اور اُس کا مولیٰ کھانے کو بھی نہیں دیتا یا اُس کا مالک غائب ہو، مگر مالکِ نصاب کے مکاتب کو اور اُس ماذون کو دے سکتے ہیں جو خود اور اُس کا مال دَین میں مستغرق ہو۔ (۸) یوہیں غنی مرد کے نابالغ بچّے کو بھی نہیں دے سکتے اور غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جب کہ فقیر ہوں۔ [3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۰ غنی کی بی بی کو دے سکتے ہیں جب کہ مالکِ نصاب نہ ہو۔ یوہیں غنی کے باپ کو دے سکتے ہیں جبکہ فقیر ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ جس عورت کا دَین مہر اس کے شوہر پر باقی ہے، اگرچہ وہ بقدر نصاب ہو اگرچہ شوہر مالدار ہو ادا کرنے پر قادر ہو اُسے زکاۃ دے سکتے ہیں۔ [5] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۳۲ جس بچہ کی ماں مالک نصاب ہے، اگرچہ اس کا باپ زندہ نہ ہو اُسے زکاۃ دے سکتے ہیں۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ جس کے پاس مکان یا دکان ہے جسے کرایہ پر اٹھاتا ہے اور اُس کی قیمت مثلاً تین ہزار ہو مگر کرایہ اتنا

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، مطلب في حوائج الأصلية، ج۳، ص۳٤٦.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۹، وغیرہ.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص ۳٤۸.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۹.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الزکاۃ، باب من يجوز دفع الصدقة اليه ومن لا يجوز، ص۱٦۷.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص ۳٤۹.

www.dawateislami.net

نہیں جو اُس کی اور بال بچوں کی خورش کو کافی ہو سکے تو اُس کو زکاۃ دے سکتے ہیں۔ یوہیں اس کی مِلک میں کھیت ہیں جن کی کاشت کرتا ہے، مگر پیداوار اتنی نہیں جو سال بھر کی خورش کے لیے کافی ہو اُس کو زکاۃ دے سکتے ہیں، اگرچہ کھیت کی قیمت دو سو درم یا زائد ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: جس کے پاس کھانے کے لیے غلّہ ہو جس کی قیمت دو سو درم ہو اور وہ غلّہ سال بھر کو کافی ہے، جب بھی اس کو زکاۃ دینا حلال ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: جاڑے[3] کے کپڑے جن کی گرمیوں میں حاجت نہیں پڑتی حاجت اصلیہ میں ہیں، وہ کپڑے اگرچہ بیش قیمت ہوں زکاۃ لے سکتا ہے، جس کے پاس رہنے کا مکان حاجت سے زیادہ ہو یعنی پورے مکان میں اس کی سکونت نہیں یہ شخص زکاۃ لے سکتا ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: عورت کو ماں باپ کے یہاں سے جو جہیز ملتا ہے اس کی مالک عورت ہی ہے، اس میں دو طرح کی چیزیں ہوتی ہیں ایک حاجت کی جیسے خانہ داری کے سامان، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن اس قسم کی چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں ان کی وجہ سے عورت غنی نہیں، دوسری وہ چیزیں جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہیں زینت کے لیے دی جاتی ہیں جیسے زیور اور حاجت کے علاوہ اسباب اور برتن اور آنے جانے کے بیش قیمت بھاری جوڑے، ان چیزوں کی قیمت اگر بقدر نصاب ہے عورت غنی ہے زکاۃ نہیں لے سکتی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: موتی وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کے لیے نہ ہوں تو ان کی زکاۃ واجب نہیں، مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکاۃ لے نہیں سکتا۔[6] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۸: جس کے مکان میں نصاب کی قیمت کا باغ ہو اور باغ کے اندر ضروریات مکان باورچی خانہ، غسل خانہ وغیرہ نہیں تو اسے زکاۃ لینا جائز نہیں۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٩.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، مطلب في حوائج الأصلية، ج٣، ص٣٤٦.

3 ...... یعنی سردی۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٤٧.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، مطلب في جهاز المرأة هل تصير به غنية، ج٣، ص٣٤٧.

6 ...... المرجع السابق، وغيره.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۹: (۹) بنی ہاشم کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔ نہ غیر انھیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ بنی ہاشم سے مُراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدالمطلب کی اولادیں ہیں۔ ان کے علاوہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اعانت نہ کی، مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبدالمطلب کا بیٹا تھا، مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۰: بنی ہاشم کے آزاد کیے ہوئے غلاموں کو بھی نہیں دے سکتے تو جو غلام اُن کی مِلک میں ہیں، اُنھیں دینا بطریق اَولیٰ ناجائز۔[2] (درمختار وغیرہ، عامۂ کتب)

مسئلہ ۴۱: ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے، لہٰذا ایسے شخص کو زکاۃ دے سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔

مسئلہ ۴۲: صدقۂ نفل اور اوقاف کی آمدنی بنی ہاشم کو دے سکتے ہیں، خواہ وقف کرنے والے نے ان کی تعیین کی ہو یا نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: (۱۰) ذمّی کافر کو نہ زکاۃ دے سکتے ہیں، نہ کوئی صدقۂ واجبہ جیسے نذر و کفّارہ و صدقۂ فطر[4] اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل، اگرچہ وہ دارالاسلام میں بادشاہِ اسلام سے امان لے کر آیا ہو۔[5] (درمختار) ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے مگر یہاں کے کفّار ذمّی نہیں، انھیں صدقات نفل مثلاً ہدیہ وغیرہ دینا بھی ناجائز ہے۔

فائدہ: جن لوگوں کو زکاۃ دینا ناجائز ہے انھیں اور بھی کوئی صدقۂ واجبہ نذر و کفّارہ و فطرہ دینا جائز نہیں، سوا دفینہ اور معدن کے کہ ان کا خُمس اپنے والدین و اولاد کو بھی دے سکتا ہے، بلکہ بعض صورت میں خود بھی صَرف کرسکتا ہے جس کا بیان

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۹، وغیره.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاة، باب المصرف، ج۳، ص۳۵۱، وغیره.

3 ...... المرجع السابق، ص۳۵۲.

4 ...... فتاویٰ قاضی خان میں ہے، صدقۂ فطر ذمّی فقراء کو دینا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

("الفتاوی الخانیة"، کتاب الصوم، فصل في صدقة الفطر، ج۱، ص۱۱۱).

فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ذمّی کافروں کو زکوۃ دینا بالاتفاق جائز نہیں اور نفلی صدقہ ان کو دینا جائز ہے۔ صدقۂ فطر، نذر اور کفارات میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما فرماتے ہیں کہ جائز ہے مگر مسلمان فقراء کو دینا ہمیں زیادہ محبوب ہے۔

("الفتاوی الهندیة"، کتاب الزکاة، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۸).

انظر: "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، باب المصرف، مطلب في حوائج الأصلیة، ج۳، ص۳۵۳.

و "المبسوط"، کتاب الصوم، فصل في صدقة الفطر، ج۲، ص۱۲۳.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاة، باب المصرف، ج۳، ص۳۵۳.

www.dawateislami.net

گزرا۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۴۴ جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انھیں زکاۃ دے سکتے ہیں، اُن سب کا فقیر ہونا شرط ہے، سوا عامل کے کہ اس کے لیے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو، اُس وقت حکم فقیر میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکاۃ نہیں دے سکتے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۵ جو شخص مرض الموت میں ہے اس نے زکاۃ اپنے بھائی کو دی اور یہ بھائی اس کا وارث ہے تو زکاۃ عنداللہ ادا ہوگئی، مگر باقی وارثوں کو اختیار ہے کہ اس سے اس زکاۃ کو واپس لیں کہ یہ وصیّت کے حکم میں ہے اور وارث کے لیے بغیر اجازت دیگر ورثہ وصیت صحیح نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶ جو شخص اس کی خدمت کرتا اور اس کے یہاں کے کام کرتا ہے اسے زکاۃ دی یا اس کو دی جس نے خوشخبری سنائی یا اُسے دی جس نے اُس کے پاس ہدیہ بھیجا یہ سب جائز ہے، ہاں اگر عوض کہہ کر دی تو ادا نہ ہوئی۔ عید، بقرعید میں خدّام مرد وعورت کو عیدی کہہ کر دی تو ادا ہوگئی۔[4] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکاۃ دے سکتے ہیں اور زکاۃ دے دی بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مصرف زکاۃ ہے یا کچھ حال نہ کُھلا تو ادا ہوگئی اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا اُس کے والدین میں کوئی تھا یا اپنی اولاد تھی یا شوہر تھا یا زوجہ تھی یا ہاشمی یا ہاشمی کا غلام تھا یا ذمّی تھا، جب بھی ادا ہوگئی اور اگر یہ معلوم ہوا کہ اُس کا غلام تھا یا حربی تھا تو ادا نہ ہوئی۔ اب پھر دے اور یہ بھی تحری ہی کے حکم میں ہے کہ اُس نے سوال کیا، اس نے اُسے غنی نہ جان کر دے دیا یا وہ فقیروں کی جماعت میں انھیں کی وضع میں تھا اُسے دے دیا۔[5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸ اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اُسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اُسے نہیں دے سکتے تھے تو ادا نہ ہوئی، ورنہ ہوگئی اور اگر دیتے وقت شک تھا اور تحری نہ کی یا کی مگر کسی طرف دل نہ جما یا تحری کی اور غالب گمان یہ ہوا کہ یہ زکاۃ کا مصرف نہیں اور دے دیا تو ان سب صورتوں میں ادا نہ ہوئی مگر جبکہ دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ واقعی

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الزكاة، ص١٦٧.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٣٤ ـ ٣٤١، وغيره.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٤٤.

4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الزكاة، باب من يجوز دفع الصدقة... إلخ، ص١٦٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٩٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص١٨٩، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٥٣.

www.dawateislami.net

وہ مصرفِ زکاۃ تھا تو ہوگئی۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۹ زکاۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اوّلاً اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر اُن کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپیوں کو پھران کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر اُن کی اولاد کو پھر ذوی الارحام یعنی رشتہ والوں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔[2] (جوہرہ، عالمگیری)

حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اُمتِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! قسم ہے اُس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا، جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہ فرمائے گا۔''[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰ دوسرے شہر کو زکاۃ بھیجنا مکروہ ہے، مگر جب کہ وہاں اُس کے رشتے والے ہوں تو اُن کے لیے بھیج سکتا ہے یا وہاں کے لوگوں کو زیادہ حاجت ہے یا زیادہ پرہیز گار ہیں یا مسلمانوں کے حق میں وہاں بھیجنا زیادہ نافع ہے یا طالبِ علم کے لیے بھیجے یا زاہدوں کے لیے یا دارالحرب میں ہے اور زکاۃ دارالاسلام میں بھیجے یا سال تمام سے پہلے ہی بھیج دے، ان سب صورتوں میں دوسرے شہر کو بھیجنا بلا کراہت جائز ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۱ شہر سے مراد وہ شہر ہے جہاں مال ہو، اگر خود ایک شہر میں ہے اور مال دوسرے شہر میں تو جہاں مال ہو وہاں کے فقرا کو زکاۃ دی جائے اور صدقۂ فطر میں وہ شہر مراد ہے جہاں خود ہے، اگر خود ایک شہر میں ہے اُس کے چھوٹے بچے اور غلام دوسرے شہر میں تو جہاں خود ہے وہاں کے فقرا پر صدقۂ فطر تقسیم کرے۔[5] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ بدمذہب کو زکاۃ دینا جائز نہیں۔[6] (درمختار) جب بدمذہب کا یہ حکم ہے تو وہابیۂ زمانہ کہ توہینِ خدا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٩٠، وغيره.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٩٠.

3 ...... "المعجم الاوسط"، الحديث٨٨٢٨، ج٦، ص٢٩٦.

و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، مطلب في حوائج الأصلية، ج٣، ص٣٥٥.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٩٠.

و "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٥٥.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج٣، ص٣٥٦.

www.dawateislami.net

وتنقیص شانِ رسالت کرتے اور شائع کرتے ہیں، جن کو اکابر علمائے حرمین طیبین نے بالاتفاق کافر و مرتد فرمایا۔[1] اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں، انھیں زکاۃ دینا حرام و سخت حرام ہے اور دی تو ہرگز ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ ۵۳ جس کے پاس آج کھانے کو ہے یا تندرست ہے کہ کما سکتا ہے اُسے کھانے کے لیے سوال حلال نہیں اور بے مانگے کوئی خود دے دے تو لینا جائز اور کھانے کو اُس کے پاس ہے مگر کپڑا نہیں تو کپڑے کے لیے سوال کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر جہاد یا طلبِ علمِ دین میں مشغول ہے تو اگرچہ صحیح تندرست کمانے پر قادر ہو اُسے سوال کی اجازت ہے، جسے سوال جائز نہیں اُس کے سوال پر دینا بھی ناجائز دینے والا بھی گنہگار ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۴ مستحب یہ ہے کہ ایک شخص کو اتنا دیں کہ اُس دن اُسے سوال کی حاجت نہ پڑے اور یہ اُس فقیر کی حالت کے اعتبار سے مختلف ہے، اُس کے کھانے بال بچوں کی کثرت اور دیگر امور کا لحاظ کر کے دے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

صدقۂ فطر کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے زکاۃ فطر ایک صاع خرما یا جو، غلام و آزاد مرد و عورت چھوٹے اور بڑے مسلمانوں پر مقرر کی اور یہ حکم فرمایا: کہ ''نماز کو جانے سے پیشتر ادا کردیں۔''[4]

حدیث ۲ ابوداود و نسائی کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے آخر رمضان میں فرمایا: اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو، اس صدقہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مقرر فرمایا، ایک صاع خُرما یا جو یا نصف صاع گیہوں۔[5]

---

1 ...... تفصیلی معلومات کے لیے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجدِدِ دین وملت، علامہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی کتاب ''حُسَّامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْن'' کا مطالعہ فرمائیے۔ ''حُسَّامُ الْحَرَمَیْن'' کی اہمیت کے پیشِ نظر، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان اور حُسَّامُ الْحَرَمَیْن کے کیا کہنے! واللہ العظیم جل جلالہ، میرے آقا امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن نے یہ کتابیں لکھ کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا۔ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے میری مَدَنی التجاء ہے کہ پہلی فرصت میں ان کتابوں کا مطالعہ فرمالیں۔'' آپ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام ہے کہ: ''کیا آپ نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی کُتُب تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان اور **حُسَّامُ الْحَرَمَیْن** پڑھ یا سن لی ہیں؟''

2 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۵۷.

3 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، مطلب في حوائج الأصلیۃ، ج۳، ص۳۵۸.

4 ...... ''صحیح البخاري''، أبواب صدقۃ الفطر، باب فرض صدقۃ الفطر، الحدیث: ۱۵۰۳، ج۱، ص۵۰۷.

5 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الزکاۃ، باب من روی نصف صاع من قمح، الحدیث: ۱۶۲۲، ج۲، ص۱۶۱.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ ترمذی شریف میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقۂ فطر واجب ہے۔[1]

حدیث ۴ ابوداود و ابن ماجہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے زکاۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بیہودہ کلام سے روزہ کی طہارت ہو جائے اور مساکین کی خورش[2] ہو جائے۔[3]

حدیث ۵ دیلمی و خطیب و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان معلّق رہتا ہے، جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔''[4]

مسئلہ ۱ صدقۂ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا، نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید ادا کر دینا ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ صدقۂ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں، لہٰذا مر گیا تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا۔ ہاں اگر ورثہ بطورِ احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہو سکتا ہے کچھ اُن پر جبر نہیں اور اگر وصیّت کر گیا ہے تو تہائی مال سے ضرور ادا کیا جائے گا اگرچہ ورثہ اجازت نہ دیں۔[6] (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۳ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب نہ ہوا اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد مرا یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔[8] (درمختار) مال نامی اور حاجت اصلیہ کا بیان گزر چکا، اس کی صورتیں

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الزكاة، باب ماجاء في صدقة الفطر، الحديث: ٦٧٤، ج٢، ص١٥١.

2 ...... یعنی خوراک۔

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر، الحديث: ١٦٠٩، ج٢، ص١٥٧.

4 ...... "تاريخ بغداد"، رقم: ٤٧٣٥، ج٩، ص١٢٢.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٢، وغيره.

6 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ص١٧٤، وغيره.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج١، ص١٩٢.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٢ ـ ٣٦٥.

www.dawateislami.net

وہیں سے معلوم کریں۔

مسئلہ ۵: نابالغ یا مجنون اگر مالکِ نصاب ہیں تو ان پر صدقۂ فطر واجب ہے، اُن کا ولی اُن کے مال سے ادا کرے، اگر ولی نے ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہوگیا یا مجنون کا جنون جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کر دیں اور اگر خود مالکِ نصاب نہ تھے اور ولی نے ادا نہ کیا تو بالغ ہونے یا ہوش میں آنے پر اُن کے ذمہ ادا کرنا نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: صدقۂ فطر ادا کرنے کے لیے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں، مال ہلاک ہونے کے بعد بھی صدقہ واجب رہے گا ساقط نہ ہوگا، بخلاف زکاۃ وعشر کہ یہ دونوں مال ہلاک ہوجانے سے ساقط ہوجاتے ہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷: مرد مالکِ نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچہ کی طرف سے واجب ہے، جبکہ بچہ خود مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ اس کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے اور مجنون اولاد اگرچہ بالغ ہو جبکہ غنی نہ ہو تو اُس کا صدقہ اُس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے ادا کیا جائے، جنون خواہ اصلی ہو یعنی اسی حالت میں بالغ ہوا یا بعد کو عارض ہوا دونوں کا ایک حکم ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: صدقۂ فطر واجب ہونے کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں، اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلاعذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کرسکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے یہاں اُسے بھیج بھی دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقہ واجب نہیں، نہ شوہر پر نہ باپ پر اور اگر قابلِ خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اُسے بھیجا نہیں تو بدستور باپ پر ہے پھر یہ سب اس وقت ہے کہ لڑکی خود مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ بہرحال اُس کا صدقۂ فطر اس کے مال سے ادا کیا جائے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳٦٥.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳٦٦.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳٦٧.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳٦٧.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳٦٨.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳٦٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ خدمت کے غلام اور مدبر و ام ولد کی طرف سے ان کے مالک پر صدقۂ فطر واجب ہے، اگرچہ غلام مدیون ہو، اگرچہ دَین میں مستغرق ہو اور اگر غلام گروی ہو اور مالک کے پاس حاجتِ اصلیہ کے سوا اتنا ہو کہ دَین ادا کردے اور پھر نصاب کا مالک رہے تو مالک پر اُس کی طرف سے بھی صدقہ واجب ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۳ تجارت کے غلام کا فطرہ مالک پر واجب نہیں اگرچہ اس کی قیمت بقدرِ نصاب نہ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ غلام عاریۃً[4] دے دیا یا کسی کے پاس امانۃً رکھا تو مالک پر فطرہ واجب ہے اور اگر یہ وصیّت کر گیا کہ یہ غلام فلاں کا کام کرے اور میرے بعد اس کا مالک فلاں ہے تو فطرہ مالک پر ہے، اُس پر نہیں جس کے قبضہ میں ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ بھاگا ہوا غلام اور وہ جسے حربیوں نے قید کرلیا ان کی طرف سے صدقہ مالک پر نہیں۔ یوہیں اگر کسی نے غصب کرلیا اور غاصب انکار کرتا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں تو اس کا فطرہ بھی واجب نہیں، مگر جب کہ واپس مل جائیں تو اب ان کی طرف سے سالہائے گزشتہ کا فطرہ دے، مگر حربی اگر غلام کے مالک ہوگئے تو واپسی کے بعد بھی اس کا فطرہ نہیں۔[6] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ مکاتب کا فطرہ نہ مکاتب پر ہے، نہ اس کے مالک پر۔ یوہیں مکاتب اور ماذُون کے غلام کا اور مکاتب اگر بدلِ کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو مالک پر سالہائے گزشتہ کا فطرہ نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ دو یا چند شخصوں میں غلام مشترک ہے تو اُس کا فطرہ کسی پر نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ غلام بیچ ڈالا اور بائع یا مشتری یا دونوں نے واپسی کا اختیار رکھا عید الفطر آ گئی اور میعاد اختیار ختم نہ ہوئی تو

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٨.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج١، ص١٩٢، وغيرهما.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٩.

4 ...... یعنی ادھار۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٦٩.

6 ...... المرجع السابق، ص٣٧٠.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج١، ص١٩٣.

8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اُس کا فطرہ موقوف ہے، اگر بیع قائم رہی تو مشتری دے ورنہ بائع۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ اگر مشتری نے خیارِ عیب یا خیارِ رویت کے سبب واپس کیا تو اگر قبضہ کرلیا تھا تو مشتری پر ہے، ورنہ بائع پر۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ غلام کو بیچا مگر وہ بیع فاسد ہوئی اور مشتری نے قبضہ کرکے واپس کردیا یا عید کے بعد قبضہ کرکے آزاد کردیا تو بائع پر ہے اور اگر عید سے پہلے قبضہ کیا اور بعد عید آزاد کیا تو مشتری پر۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ مالک نے غلام سے کہا جب عید کا دن آئے تو آزاد ہے۔ عید کے دن غلام آزاد ہوجائے گا اور مالک پر اس کا فطرہ واجب۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ اپنی عورت اور اولاد عاقل بالغ کا فطرہ اُس کے ذمہ نہیں اگرچہ اپاہج ہو، اگرچہ اس کے نفقات اس کے ذمہ ہوں۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳ عورت یا بالغ اولاد کا فطرہ ان کے بغیر اِذن ادا کردیا تو ادا ہوگیا، بشرطیکہ اولاد اس کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ وغیرہ اُس کے ذمہ ہو، ورنہ اولاد کی طرف سے بلا اِذن[6] ادا نہ ہوگا اور عورت نے اگر شوہر کا فطرہ بغیر حکم ادا کردیا ادا نہ ہوا۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲۴ ماں باپ، دادا دادی، نابالغ بھائی اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ اس کے ذمہ نہیں اور بغیر حکم ادا بھی نہیں کرسکتا۔[8] (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۲۵ صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو نصف صاع، کھجور یا منقے یا جَو یا اس کا آٹا یا ستو ایک صاع۔[9] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج۱، ص۱۹۳.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ج۳، ص۳۷۰، وغیره.

6 ...... یعنی بغیر اجازت۔

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج۱، ص۱۹۳.
و "ردالمحتار"، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ج۳، ص۳۷۰، وغیرهما.

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الزکاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج۱، ص۱۹۳.

9 ...... المرجع السابق، ص۱۹۱، و "الدرالمختار"، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ج۳، ص۳۷۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ گیہوں، جَو، کھجوریں، منقے دیے جائیں تو ان کی قیمت کا اعتبار نہیں، مثلاً نصف صاع عمدہ جَو جن کی قیمت ایک صاع جَو کے برابر ہے یا چہارم صاع کھرے گیہوں جو قیمت میں آدھے صاع گیہوں کے برابر ہیں یا نصف صاع کھجوریں دیں جو ایک صاع جَو یا نصف صاع گیہوں کی قیمت کی ہوں یہ سب ناجائز ہے جتنا دیا اُتنا ہی ادا ہوا، باقی اس کے ذمہ باقی ہے ادا کرے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۷ نصف صاع جَو اور چہارم صاع گیہوں دیے یا نصف صاع جَو اور نصف صاع کھجور تو بھی جائز ہے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ گیہوں اور جَو ملے ہوئے ہوں اور گیہوں زیادہ ہیں تو نصف صاع دے ورنہ ایک صاع۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ گیہوں اور جَو کے دینے سے اُن کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ کہ قیمت دیدے، خواہ گیہوں کی قیمت دے یا جَو کی یا کھجور کی مگر گرانی میں خود ان کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے اور اگر خراب گیہوں یا جَو کی قیمت دی تو اچھے کی قیمت سے جو کمی پڑے پوری کرے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے، مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کی ہو، یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جَو کی ہو۔[5] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳۱ اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے، کہ صاع کا وزن تین سو اکاون ۳۵۱ روپے بھر ہے اور نصف صاع ایک سو پچھتر ۱۷۵ روپے اٹھنی بھر اوپر۔[6] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۲ فطرہ کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو، جس کی طرف سے ادا کرتا ہو اگرچہ رمضان سے پیشتر ادا کردے اور اگر فطرہ ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا پھر ہوگیا تو فطرہ صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج ١، ص ١٩٢، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج ١، ص ١٩٢.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج ٣، ص ٣٧٣.

4 ...... المرجع السابق، ص ٣٧٦، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج ١، ص ١٩١ ـ ١٩٢.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص ١٩١، و "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج ٣، ص ٣٧٣، وغيرهما.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ١٠، ص ٢٩٥.

www.dawateislami.net

ہونے کے بعد اور عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور چند مساکین کو دے دیا جب بھی جائز ہے۔ یوہیں ایک مسکین کو چند شخصوں کا فطرہ دینا بھی بلا خلاف جائز ہے اگرچہ سب فطرے ملے ہوئے ہوں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ شوہر نے عورت کو اپنا فطرہ ادا کرنے کا حکم دیا، اُس نے شوہر کے فطرہ کے گیہوں اپنے فطرہ کے گیہوں میں ملا کر فقیر کو دے دیے اور شوہر نے ملانے کا حکم نہ دیا تھا تو عورت کا فطرہ ادا ہو گیا شوہر کا نہیں مگر جب کہ ملا دینے پر عرف جاری ہو تو شوہر کا بھی ادا ہو جائے گا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ عورت نے شوہر کو اپنا فطرہ ادا کرنے کا اذن دیا، اس نے عورت کے گیہوں اپنے گیہوں میں ملا کر سب کی نیّت سے فقیر کو دے دیے جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکاۃ کے ہیں یعنی جن کو زکاۃ دے سکتے ہیں، انھیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنھیں زکاۃ نہیں دے سکتے، انھیں فطرہ بھی نہیں سوا عامل کے کہ اس کے لیے زکاۃ ہے فطرہ نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷ اپنے غلام کی عورت کو فطرہ دے سکتے ہیں، اگرچہ اُس کا نفقہ اُسی پر ہو۔[6] (درمختار)

سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں

آج کل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں، مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے مصیبت جھیلے، بے مشقت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ مزدوری تو مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ و عار خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لیے بے عزتی و بے غیرتی ہے مایۂ عزت جانتے ہیں اور بہتوں نے تو بھیک

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٧٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج١، ص١٩٢.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، مطلب في مقدار الفطرة بالمد الشامي، ج٣، ص٣٧٧.

3 ...... المرجع السابق، ص٣٧٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية".

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، مطلب في مقدار الفطرة بالمد الشامي، ج٣، ص٣٧٩.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج٣، ص٣٨٠.

www.dawateislami.net

مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں سود کا لین دین کرتے ہیں زراعت وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں۔ حالانکہ ایسوں کو سوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو، اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔

اب چند حدیثیں سنیے! دیکھیے کہ آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے سائلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

حدیث ۱ بخاری و مسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''آدمی سوال کرتا رہے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔''[1] یعنی نہایت بے آبرو ہوکر۔

حدیث ۲ تا ۴ ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن حبان سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''سوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سوال کر کے اپنے مونھ کو نوچتا ہے، جو چاہے اپنے مونھ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے، ہاں اگر آدمی صاحبِ سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اُس سے چارہ نہ ہو[2] (تو جائز ہے)۔'' اور اسی کے مثل امام احمد نے عبداللہ بن عمرو اور طبرانی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

حدیث ۵ بیہقی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں سے سوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کے مونھ پر گوشت نہ ہوگا۔'' اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس پر نہ فاقہ گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اُس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا، ایسی جگہ سے جو اس کے دل میں بھی نہیں۔''[3]

حدیث ۶ و ۷ نسائی نے عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا۔''[4] اسی کی مثل طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب کراھة المسألة للناس، الحدیث: ۱۰۴۔(۱۰۴۰)، ص۵۱۸.

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الزکاۃ، باب ماتجوز فیه المسألة، الحدیث: ۱۶۳۹، ج۲، ص۱۶۸.

3 ...... "شعب الإیمان"، باب في الزکاۃ، فصل في الاستعفاف عن المسألة، الحدیث: ۳۵۲۶، ج۳، ۲۷۴.

4 ...... "سنن النسائي"، کتاب الزکاۃ، باب المسألة، الحدیث: ۲۵۸۳، ص۴۲۵.

www.dawateislami.net

حدیث ۸ و ۹ امام احمد بہ سند جید وطبرانی و بزار عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''غنی کا سوال کرنا، قیامت کے دن اس کے چہرہ میں عیب ہوگا۔'' (1) اور بزار کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ''غنی کا سوال آگ ہے، اگر تھوڑا دیا گیا تو تھوڑی اور زیادہ دیا تو زیادہ۔'' (2) اور اسی کے مثل امام احمد و بزار وطبرانی نے ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰ طبرانی کبیر میں اور ابن خزیمہ اپنی صحیح میں اور ترمذی اور بیہقی حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بغیر حاجت سوال کرتا ہے، گویا وہ انگارا کھاتا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۱ مسلم و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے، وہ انگارے کا سوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سوال کرے۔'' (4)

حدیث ۱۲ ابوداود و ابن حبان و ابن خزیمہ سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس اتنا ہے جو اُسے بے پرواہ کرے، وہ آگ کی زیادتی چاہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی، وہ کیا مقدار ہے، جس کے ہوتے سوال جائز نہیں؟ فرمایا: صبح وشام کا کھانا۔'' (5)

حدیث ۱۳ ابن حبان اپنی صحیح میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں سے سوال کرے، اس لیے کہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ جہنم کا گرم پتھر ہے، اب اسے اختیار ہے، چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ طلب کرے۔'' (6)

حدیث ۱۴ و ۱۵ امام احمد و ابویعلٰی و بزار نے عبدالرحمٰن بن عوف اور طبرانی نے صغیر میں اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور حق معاف کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالٰی بندہ کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سوال کا دروازہ نہ کھولے گا، مگر اللہ تعالٰی اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔'' (7)

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عمران بن حصين، الحديث: ۱۹۸٤۲، ج۷، ص۱۹۳.

2 ...... "مسند البزار"، مسند عمران بن حصين، الحديث: ۳۵۷۲، ج۹، ص٤۹.

3 ...... "المعجم الكبير"، باب الحاء، الحديث: ۳۵۰٦، ج٤، ص۱۵.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب كراهة المسألة للناس، الحديث: ۱۰٤۱، ص۵۱۸.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب من يعطىٰ من الصدقة وحدالغنى، الحديث: ۱٦۲۹، ج۲، ص۱٦٤.

6 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الزكاة، باب المسألة... إلخ، الحديث: ۳۳۸۲، ج۵، ص۱٦٦.

7 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبدالرحمن بن عوف، الحديث: ۱٦۷٤، ج۱، ص٤۱۰.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۶ مسلم وابوداود ونسائی قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں: مجھ پر ایک مرتبہ تاوان لازم آیا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سوال کیا، فرمایا: ''ٹھہرو ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے گا تو تمھارے لیے حکم فرمائیں گے، پھر فرمایا: اے قبیصہ! سوال حلال نہیں، مگر تین باتوں میں کسی نے ضمانت کی ہو (یعنی کسی قوم کی طرف سے دیت کا ضامن ہوا یا آپس کی جنگ میں صلح کرائی اور اس پر کسی مال کا ضامن ہوا) تو اسے سوال حلال ہے، یہاں تک کہ وہ مقدار پائے پھر باز رہے یا کسی شخص پر آفت آئی کہ اُس کے مال کو تباہ کر دیا تو اسے سوال حلال ہے، یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے پاجائے یا کسی کو فاقہ پہنچا اور اُس کی قوم کے تین عقلمند شخص گواہی دیں [1] کہ فلاں کو فاقہ پہنچا ہے تو اسے سوال حلال ہے، یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے حاصل کرلے اور ان تین باتوں کے سوا اے قبیصہ سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔'' [2]

حدیث ۱۷ و ۱۸ امام بخاری وابن ماجہ زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص رسّی لے کر جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر بیچے اور سوال کی ذلّت سے اللہ تعالٰی اس کے چہرہ کو بچائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے کہ لوگ اُسے دیں یا نہ دیں۔'' [3] اسی کے مثل امام بخاری ومسلم وامام مالک و ترمذی ونسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۹ امام مالک وبخاری ومسلم وابوداود ونسائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمارہے تھے، یہ فرمایا: کہ ''اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا۔'' [4]

حدیث ۲۰ امام مالک وبخاری ومسلم وابوداود وترمذی ونسائی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے سوال کیا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے عطا فرمایا، پھر مانگا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے عطا فرمایا، پھر مانگا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے عطا فرمایا، یہاں تک وہ مال جو حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے پاس تھا ختم ہوگیا پھر فرمایا: ''جو کچھ میرے پاس مال ہوگا، اُسے میں تم سے اُٹھا نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے گا، اللہ تعالٰی اُسے بچائے گا اور

---

1 ...... تین شخصوں کی گواہی جمہور کے نزدیک بطور استحباب ہے اور یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جس کا مالدار ہونا معلوم ومشہور ہے تو بغیر گواہ اس کا قول مسلم نہیں اور جس کا مالدار ہونا معلوم نہ ہو تو فقط اس کا کہہ دینا کافی ہے۔۱۲منہ

2 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الزكاة، باب من تحل له المسألة، الحديث: ١٠٤٤، ص٥١٩.

3 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة، الحديث: ١٤٧١، ج١، ص٤٩٧.

4 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الزكاة، باب بيان ان اليد العليا خيرٌ من اليد السفلى... إلخ، الحديث: ١٠٣٣، ص٥١٥.

www.dawateislami.net

جو غنی بننا چاہے گا، اللہ (عزوجل) اُسے غنی کردے گا اور جو صبر کرنا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اُسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع عطا کسی کو نہ ملی۔'' (1)

حدیث ۲۱ حضرت امیر المومنین فاروقِ اعظم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ لالچ محتاجی ہے اور نا اُمیدی تونگری۔ آدمی جب کسی چیز سے ناامید ہوجاتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں رہتی۔ (2)

حدیث ۲۲ امام بخاری و مسلم فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے عطا فرماتے تو میں عرض کرتا، کسی ایسے کو دیجیے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو، ارشاد فرمایا: ''اسے لو اور اپنا کرلو اور خیرات کردو، جو مال تمھارے پاس بے طمع اور بے مانگے آجائے، اسے لے لو اور جو نہ آئے تو اُس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ ڈالو۔'' (3)

حدیث ۲۳ ابو داود انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک انصاری نے حاضرِ خدمت اقدس ہو کر سوال کیا، ارشاد فرمایا: ''کیا تمھارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ عرض کی، ہے تو، ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں، ارشاد فرمایا: میرے حضور دونوں چیزوں کو حاضر کرو، وہ حاضر لائے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے دستِ مبارک میں لے کر ارشاد فرمایا: انھیں کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی، ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں، ارشاد فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دو یا تین بار فرمایا، کسی اور صاحب نے عرض کی، میں دو درہم پر لیتا ہوں، انھیں یہ دونوں چیزیں دے دیں اور درہم لے لیے اور انصاری کو دونوں درہم دے کر ارشاد فرمایا: ایک کا غلّہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ، وہ حاضر لائے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے دستِ مبارک سے اُس میں بینٹ ڈالا اور فرمایا: جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک تمھیں نہ دیکھوں (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گئے، لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے، اب حاضر ہوئے تو اُنکے پاس دس درہم تھے، چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کا غلّہ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمھارے مونھ پر چھالا ہو کر آتا۔ سوال درست نہیں، مگر تین شخص کے لیے، ایسی محتاجی والے کے لیے جو اُسے زمین پر لٹا دے یا تاوان والے کے لیے جو رسوا کردے یا خون والے (دیت) کے لیے جو اُسے تکلیف پہنچائے۔'' (4)

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الزکاۃ، باب التعفف والصبر... إلخ، الحدیث: ۱۰۵۳، ص۵۲۴.

2 ...... ''حلیۃ الأولیاء و طبقات الأصفیاء''، رقم: ۱۲۵، ج۱، ص۸۷.

3 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأحکام، باب رزق الحکام والعاملین علیھا، الحدیث: ۷۱٦٤، ج٤، ص٤٦١.

4 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الزکاۃ، باب ماتجوز فیہ المسألۃ، الحدیث: ۱٦٤۱، ج۲، ص۱٦۸.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۴ و ۲۵: ابو داود و ترمذی بافادۂ تصحیح و تحسین و حاکم بافادۂ تصحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے فاقہ پہنچا اور اُس نے لوگوں کے سامنے بیان کیا تو اُس کا فاقہ بند نہ کیا جائے گا اور اگر اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تو اللہ عزوجل جلد اُسے بے نیاز کردے گا، خواہ جلد موت دے دے یا جلد مالدار کردے۔'' [1] اور طبرانی کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو بھوکا یا محتاج ہوا اور اس نے آدمیوں سے چھپایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ایک سال کی حلال روزی اس پر کشادہ فرمائے۔'' [2]

بعض سائل کہہ دیا کرتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) کے لیے دو، خدا کے واسطے دو، حالانکہ اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے۔ ایک حدیث میں اُسے ملعون فرمایا گیا ہے۔ اور ایک حدیث میں بدترین خلائق اور اگر کسی نے اس طرح سوال کیا تو جب تک بُری بات کا سوال نہ ہو یا خود سوال بُرا نہ ہو (جیسے مالدار یا ایسے شخص کا بھیک مانگنا جو قوی تندرست کمانے پر قادر ہو) اور یہ سوال کو بلا دقت پورا کرسکتا ہے تو پورا کرنا ہی ادب ہے کہ کہیں بروئے ظاہر حدیث یہ بھی اُسی وعید کا مستحق نہ ہو [3]، وہاں اگر سائل مُتعنّت ہو [4] تو نہ دے۔ نیز یہ بھی لحاظ رہے کہ مسجد میں سوال نہ کرے، خصوصاً جُمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر کہ یہ حرام ہے، بلکہ بعض علما فرماتے ہیں: کہ ''مسجد کے سائل کو اگر ایک پیسہ دیا تو ستّر پیسے اور خیرات کرے کہ اس ایک پیسہ کا کفارہ ہو۔'' [5] مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو عرفہ کے دن عرفات میں سوال کرتے دیکھا، اُسے دُرّے لگائے اور فرمایا: کہ اس دن میں اور ایسی جگہ غیر خدا سے سوال کرتا ہے۔ [6]

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الزكاة، باب في الاستعفاف، الحديث: ١٦٤٥، ج٢، ص ١٧٠.

2 ...... ''المعجم الصغير''للطبراني ، الحديث: ٢١٤،ج١، ص ١٤١.

3 ...... طبرانی معجم کبیر میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((ملعون من سال بوجه الله و ملعون من سئِل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسال هجرا)).

(''الترغيب و الترهيب''، كتاب الصدقات، ترهيب السائل أن يسأل بوجه الله غير الجنة... إلخ، الحديث: ١، ج١، ص ٣٤٠).

تجنیس ناصری پھر تاتارخانیہ پھر ہندیہ میں ہے:

اذا قال السائل بحق الله تعالیٰ اوبحق محمد صلى الله تعالیٰ عليه وسلّم ان تعطيني كذا لا يحب عليه فى الحكم والاحسن فى المروءة ان يعطيه. وعن ابن المبارك قال يعجبنى اذا سأل سائل بوجه الله تعالیٰ ان لا يعطى۔ ۱۲منہ

(انظر: ''ردالمحتار''، كتاب الهبة، مطلب في معنى التمليك، ج١٢، ص٦٤٩.)

4 ...... یعنی سوال کرنے والا خود اپنی ذلّت کے درپے ہو یعنی پیشہ ور بھکاری ہو۔

5 ...... ''ردالمحتار''، كتاب الهبة، مطلب في معنى التمليك، ج١٢، ص٦٤٩.

6 ...... ''مشكاة المصابيح''، كتاب الزكاة، باب من لا تحل له المسألة ومن تحل له، الحديث: ١٨٥٥، ج١، ص٥١٤.

www.dawateislami.net

ان چند احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ بھیک مانگنا بہت ذلّت کی بات ہے بغیر ضرورت سوال نہ کرے اور حالت ضرورت میں بھی اُن امور کا لحاظ رکھے، جن سے ممانعت وارد ہے اور سوال کی اگر حاجت ہی پڑ جائے تو مبالغہ ہرگز نہ کرے کہ بے لیے پیچھا نہ چھوڑے کہ اس کی بھی ممانعت آئی ہے۔

صدقات نفل کا بیان

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا نہایت اچھا کام ہے، مال سے تم کو فائدہ نہ پہنچا تو تمھارے کیا کام آیا اور اپنے کام کا وہی ہے جو کھا پہن لیا یا آخرت کے لیے خرچ کیا، نہ وہ کہ جمع کیا اور دوسروں کے لیے چھوڑ گئے۔ اس کے فضائل میں چند حدیثیں سُنیے اور ان پر عمل کیجیے، اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

حدیث ۱ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''بندہ کہتا ہے، میرا مال ہے، میرا مال ہے اور اُسے تو اس کے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے، جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پُرانا کر دیا، یا عطا کر کے آخرت کے لیے جمع کیا اور اُس کے سوا جانے والا ہے کہ اوروں کے لیے چھوڑ جائے گا۔'' (1)

حدیث ۲ بخاری و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم میں کون ہے کہ اُسے اپنے وارث کا مال، اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے؟ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہم میں کوئی ایسا نہیں، جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو۔ فرمایا: اپنا مال تو وہ ہے، جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا، وہ وارث کا مال ہے۔'' (2)

حدیث ۳ امام بخاری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اگر میرے پاس اُحد برابر سونا ہو تو مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اُس میں کا میرے پاس کچھ رہ جائے، ہاں اگر مجھ پر دَین ہو تو اُس کے لیے کچھ رکھ لوں گا۔'' (3)

حدیث ۴ و ۵ صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے، مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے، اے اللہ (عزوجل)! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا

---

1 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الزهد والرقائق، باب الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر، الحديث: ٢٩٥٩، ص ١٥٨٢.

2 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الرقائق، باب ماقدم من ماله فهو له، الحديث: ٦٤٤٢، ج٤، ص ٢٣٠.

3 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الرقائق، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم ما يسرني أن عندى مثل احد هذا ذهبا، الحديث: ٦٤٤٥، ج٤، ص ٢٣٢.

www.dawateislami.net

کہتا ہے، اے اللہ (عزوجل)! روکنے والے کے مال کو تلف کر۔" (1) اور اسی کے مثل امام احمد و ابن حبان و حاکم نے ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۶: صحیحین میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا: "خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ تعالٰی شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ تعالٰی بھی تجھ پر بند کر دے گا۔ کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو۔" (2)

حدیث ۷: نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے ابنِ آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔" (3)

حدیث ۸: صحیح مسلم و سنن ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابنِ آدم! بچے ہوئے کا خرچ کرنا، تیرے لیے بہتر ہے اور اُس کا روکنا، تیرے لیے بُرا ہے اور بقدر ضرورت روکنے پر ملامت نہیں اور اُن سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہیں۔" (4)

حدیث ۹: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں، جن کے ہاتھ سینے اور گلے سے جکڑے ہوئے ہیں تو صدقہ دینے والے نے جب صدقہ دیا وہ زرہ کشادہ ہوگئی اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے، ہر کڑی اپنی جگہ کو پکڑ لیتی ہے وہ کشادہ کرنا بھی چاہتا ہے تو کشادہ نہیں ہوتی۔" (5)

حدیث ۱۰: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا، اسی بخل نے اُنھیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔" (6)

حدیث ۱۱: نیز اُسی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب في المنفق والممسك، الحديث: ١٠١٠، ص٥٠٤.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب الصدقة فيما استطاع، الحديث: ١٤٣٤، ج١، ص٤٨٣.
كتاب الهبة، باب هبة المرأة لغير زوجها... إلخ، الحديث: ٢٥٩١، ص٢٠٤.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، الحديث: ٥٣٥٢، ج٣، ص٥١١.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى... إلخ، الحديث: ١٠٣٦، ص٥١٦.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب مثل المنفق والبخيل، ٧٦ـ(١٠٢١)، ص٥١٠.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة والأدب، باب تحريم الظلم، الحديث: ٢٥٧٨، ص١٣٩٤.

www.dawateislami.net

کس صدقہ کا زیادہ اجر ہے؟ فرمایا: اس کا کہ صحت کی حالت میں ہو اور لالچ ہو، محتاجی کا ڈر ہو اور تونگری کی آرزو، یہ نہیں کہ چھوڑے رہے اور جب جان گلے کو آجائے تو کہے اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دینا اور یہ تو فلاں کا ہو چکا یعنی وارث کا۔'' (1)

حدیث ۱۲ صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کعبہ معظّمہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، مجھے دیکھ کر فرمایا: ''قسم ہے رب کعبہ کی! وہ ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کی، میرے باپ ماں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: زیادہ مال والے، مگر جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرے آگے پیچھے دہنے بائیں یعنی ہر موقع پر خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔'' (2)

حدیث ۱۳ سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخی قریب ہے اللہ (عزوجل) سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، دُور ہے جہنم سے اور بخیل دور ہے اللہ (عزوجل) سے، دور ہے جنت سے، دور ہے آدمیوں سے، قریب ہے جہنم سے اور جاہل سخی اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ پیارا ہے، بخیل عابد سے۔'' (3)

حدیث ۱۴ سُنن ابوداود میں ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا اپنی زندگی (یعنی صحت) میں ایک درم صدقہ کرنا، مرتے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔'' (4)

حدیث ۱۵ امام احمد ونسائی ودارمی وترمذی ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مرتے وقت صدقہ دیتا یا آزاد کرتا ہے، اُس کی مثال اُس شخص کی ہے کہ جب آسودہ ہولیا تو ہدیہ کرتا ہے۔'' (5)

حدیث ۱۶ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک شخص جنگل میں تھا، اُس نے اَبر میں ایک آواز سُنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر، وہ اَبر ایک کنارہ کو ہوگیا اور اُس نے پانی سنگستان میں گرایا اور ایک نالی نے وہ سارا پانی لے لیا، وہ شخص پانی کے پیچھے ہولیا، ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا کُھرپیا سے پانی پھیر رہا ہے۔ اُس نے کہا، اے اللہ (عزوجل) کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا، فلاں نام، وہی نام جو

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب بيان ان افضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح، الحديث: ١٠٣٢، ص٥١٥.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب تغليظ عقوبة من لايؤدى الزكاة، الحديث: ٩٩٠، ص٤٩٥.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب البر و الصلة، باب ماجاء في السخاء، الحديث: ١٩٦٨، ج٣، ص٣٨٧.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوصايا، باب ماجاء في كراهية الإضرار في الوصية، الحديث: ٢٨٦٦، ج٣، ص١٥٥.

5 ...... "سنن الدارمي"، كتاب الوصايا، باب من أحب الوصية ومن كره، الحديث: ٣٢٢٦، ج٢، ص٥٠٥.

و "جامع الترمذي"، ابواب الوصايا... الخ، باب ماجاء في الرجل يتصدق ... الخ، الحديث: ٢١٢٣، ج٤، ص٤٤.

www.dawateislami.net

اُس نے اَبر میں سے سُنا۔ اُس نے کہا، اے اللہ (عزوجل) کے بندے! تُو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اُس نے کہا، میں نے اُس اَبر میں سے جس کا یہ پانی ہے، ایک آواز سُنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے، فلاں کے باغ کو سیراب کر، تو تُو کیا کرتا ہے (کہ تیرا نام لے کر پانی بھیجا جاتا ہے)؟ جواب دیا کہ جو کچھ پیدا ہوتا اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی بونے کے لیے رکھتا ہوں۔'' (1)

حدیث ۱۷ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک برص والا، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ اللہ عزوجل نے ان کا امتحان لینا چاہا، ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا، تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے کہا: اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور یہ بات جاتی رہے، جس سے لوگ گھن کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ گھن کی چیز جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال اسے دی گئی، فرشتے نے کہا: تجھے کونسا مال زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کا شک ہے، مگر برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا، دوسرے نے گائے)۔ اُسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ تعالٰی تیرے لیے اس میں برکت دے۔

پھر گنجے کے پاس آیا، اُس سے کہا: تجھے کیا شے زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے کہا: خوبصورت بال اور یہ جاتا رہے، جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ بات جاتی رہی اور خوبصورت بال اُسے دیے گئے، اُس سے کہا: تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ اُس نے گائے بتائی۔ ایک گابھن گائے اُسے دی گئی اور کہا اللہ تعالٰی تیرے لیے اس میں برکت دے۔

پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا: تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اُس نے کہا: یہ کہ اللہ تعالٰی میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتہ نے ہاتھ پھیرا، اللہ تعالٰی نے اُس کی نگاہ واپس دی۔ فرشتہ نے پوچھا، تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: بکری۔ اُسے ایک گابھن بکری دی۔ اب اونٹنی اور گائے اور بکری سب کے بچے ہوئے، ایک کے لیے اونٹوں سے جنگل بھر گیا۔ دوسرے کے لیے گائے سے، تیسرے کے لیے بکریوں سے۔

پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اُس کی صورت اور ہیأت میں ہو کر آیا (یعنی برص والا بن کر) اور کہا: میں مرد مسکین ہوں، میرے سفر میں وسائل منقطع ہوگئے، پہنچنے کی صورت میرے لیے آج نظر نہیں آتی، مگر اللہ (عزوجل) کی مدد سے پھر تیری مدد سے، میں اُس کے واسطے سے جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور اچھا چمڑا اور مال دیا ہے۔ ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں، جس سے

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الزھد و الرقائق، باب فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل، الحدیث: ۲۹۸۴، ص۱۵۹۳.

www.dawateislami.net

میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔ اُس نے جواب دیا: حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا: گویا میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے، فقیر نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا، اُس نے کہا: میں تو اس مال کا نسلاً بعد نسلٍ وارث کیا گیا ہوں۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کردے جیسا تُو تھا۔

پھر گنجے کے پاس اُسی کی صورت بن کر آیا، اُس سے بھی وہی کہا: اُس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کردے، جیسا تُو تھا۔

پھر اندھے کے پاس اس کی صورت وہیأت بن کر آیا اور کہا: میں مسکین شخص اور مسافر ہوں، میرے سفر میں وسائل منقطع ہوگئے، آج پہنچنے کی صورت نہیں، مگر اللہ (عزوجل) کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے وسیلہ سے جس نے تجھے نگاہ واپس دی، ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔ اُس نے کہا: میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دیں تُو جو چاہے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ خدا کی قسم! اللہ (عزوجل) کے لیے تُو جو کچھ لے گا، میں تجھ پر مشقت نہ ڈالوں گا۔ فرشتے نے کہا: تُو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ، بات یہ ہے کہ تم تینوں شخصوں کا امتحان تھا، تیرے لیے اللہ (عزوجل) کی رضا ہے اور ان دونوں پر ناراضی۔'' (1)

حدیث ۱۸ امام احمد وابوداود وترمذی ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ گھر میں کچھ نہیں ہوتا کہ اُسے دوں، ارشاد فرمایا: ''اُسے کچھ دیدے، اگرچہ کُھر جلا ہوا۔'' (2)

حدیث ۱۹ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی، کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوشت پسند تھا۔ انہوں نے خادمہ سے کہا: اسے گھر میں رکھ دے، شاید حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تناول فرمائیں، اُس نے طاق میں رکھ دیا۔ ایک سائل آکر دروازہ پر کھڑا ہوا اور کہا صدقہ کرو، اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے گا۔ لوگوں نے کہا، اللہ (عزوجل) تجھ میں برکت دے۔ (3) سائل چلا گیا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لائے اور فرمایا: تمھارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ اُم المومنین نے عرض کی، ہاں اور خادمہ سے فرمایا: جاوہ گوشت لے آ۔

---

1. ...... "صحیح مسلم"، کتاب الزھد... الخ، باب الدنیا سجن للمؤمن... إلخ، الحدیث: ٢٩٦٤، ص١٥٨٤.
و "صحیح البخاري"، کتاب احادیث الأنبیاء، باب حدیث أبرص وأعمی وأقرع في بني إسرائیل، الحدیث: ٣٤٦٤، ج٢، ص٤٦٣.
2. ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أم بجید، الحدیث: ٢٧٢١٨، ج١٠، ص٣٢٨.
3. ...... سائل کو واپس کرنا ہوتا تو یہ لفظ بولتے۔ ۱۲ منہ

www.dawateislami.net

وہ گئی تو طاق میں ایک پتھر کا ایک ٹکڑا پایا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا، لہٰذا وہ گوشت پتھر ہوگیا۔'' (1)

حدیث ۲۰ بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخاوت جنت میں ایک درخت ہے، جو سخی ہے، اُس نے اُسکی ٹہنی پکڑ لی ہے، وہ ٹہنی اُس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنت میں داخل نہ کرلے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے، اُس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے، وہ ٹہنی اُسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔'' (2)

حدیث ۲۱ رزین نے علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''صدقہ میں جلدی کرو کہ بلا صدقہ کو نہیں پھلانگتی۔'' (3)

حدیث ۲۲ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی، اگر نہ پائے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے کو نفع پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ عرض کی، اگر اس کی استطاعت نہ ہو یا نہ کرے؟ فرمایا: صاحبِ حاجت پریشان کی اعانت کرے۔ عرض کی، اگر یہ بھی نہ کرے؟ فرمایا: نیکی کا حکم کرے۔ عرض کی، اگر یہ بھی نہ کرے؟ فرمایا: شر سے باز رہے کہ یہی اُس کے لیے صدقہ ہے۔'' (4)

حدیث ۲۳ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے، کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اُس کا اسباب اُٹھا دینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا صدقہ ہے، راستہ سے اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔'' (5)

حدیث ۲۴ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان پیڑ لگائے یا کھیت بوئے، اُس میں سے کسی آدمی یا پرند یا چوپایہ نے کھایا، وہ سب اُس کے لیے صدقہ ہے۔'' (6)

---

1 ...... "دلائل النبوة" للبیهقي، باب ماجاء في اللحم الذی صا رحجرا... إلخ، ج٦، ص٣٠٠.
و "مشکاة المصابیح"، کتاب الزکاة، باب الانفاق و کراهیة الامساك، الحدیث: ١٨٨٠، ج١، ص٥٢١.

2 ...... "شعب الإیمان"، باب في الجود والسخاء، الحدیث: ١٠٨٧٧، ج٧، ص٤٣٥.

3 ...... "مشکاة المصابیح"، کتاب الزکاة، باب الانفاق و کراهیةالأمساك، الحدیث: ١٨٨٧، ج١، ص٥٢٢.

4 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الأدب، باب کل معروف صدقة، الحدیث: ٦٠٢٢، ج٤، ص١٠٥.

5 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصدقة یقع... إلخ، الحدیث: ١٠٠٩، ص٥٠٤.

6 ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساقاة والمزارعة، باب فضل الغرس والزرع، الحدیث: ١٥٥٣، ص٨٤٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۵و۲۶ سُنن ترمذی میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، نیک بات کا حکم کرنا بھی صدقہ ہے، بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے، راہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کرنا صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔'' (1) اسی کے مثل امام احمد و ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۷ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک درخت کی شاخ بیچ راستہ پر تھی، ایک شخص گیا اور کہا: میں اُس کو مسلمانوں کے راستہ سے دُور کردوں گا کہ اُن کو ایذا نہ دے، وہ جنت میں داخل کردیا گیا۔'' (2)

حدیث ۲۸ ابوداود و ترمذی ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان کسی مسلمان ننگے کو کپڑا پہنادے، اللہ تعالٰی اُسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالٰی اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے، اللہ تعالٰی اُسے رحیقِ مختوم (یعنی جنت کی شراب سربند) پلائے گا۔'' (3)

حدیث ۲۹ امام احمد و ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنادے تو جب تک اُس میں کا اُس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا، یہ اللہ تعالٰی کی حفاظت میں رہے گا۔'' (4)

حدیث ۳۰و۳۱ ترمذی و ابن حبان انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''صدقہ ربّ العزت کے غضب کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔'' (5) نیز اس کے مثل ابوبکر صدیق و دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی۔

حدیث ۳۲ ترمذی نے بافادۂ تصحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''اس میں سے کیا باقی رہا؟ عرض کی، سوا شانہ کے کچھ باقی نہیں، ارشاد فرمایا: شانہ

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في صنائع المعروف، الحديث: ١٩٦٣، ج٣، ص٣٨٤.
2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة والأدب، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، الحديث: ١٢٨ـ(١٩١٤)،(٢٦١٨) ص١٤١٠،١٤١١.
3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، الحديث: ١٦٨٢، ج٢، ص١٨٠.
4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة، باب ماجاء في ثواب من كسا مسلما، الحديث: ٢٤٩٢، ج٤، ص٢١٨.
5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الزكاة، باب ماجاء في فضل الصدقة، الحديث: ٦٦٤، ج٢، ص١٤٦.

www.dawateislami.net

کے سوا سب باقی ہے۔" (1)

حدیث ۳۳ ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "تین شخصوں کو اللہ (عزوجل) محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض۔ جن کو اللہ (عزوجل) محبوب رکھتا ہے، ان میں ایک یہ ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا اور اُن سے اللہ (عزوجل) کے نام پر سوال کیا، اس قرابت کے واسطے سے سوال نہ کیا، جو سائل اور قوم کے درمیان ہے، انہوں نے نہ دیا، اُن میں سے ایک شخص چلا گیا اور سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ (عزوجل) جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ جانا۔ اور ایک قوم رات بھر چلی، یہاں تک کہ جب اُنھیں نیند ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوگئی، سب نے سر رکھ دیے (یعنی سو گئے)، اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہوکر دُعا کرنے لگا اور اللہ (عزوجل) کی آیتیں پڑھنے لگا۔ اور ایک شخص لشکر میں تھا، دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی، اُس شخص نے اپنا سینہ آگے کر دیا، یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا فتح ہو۔ اور وہ تین جنھیں اللہ (عزوجل) ناپسند فرماتا ہے۔ ایک بوڑھا زناکار، دوسرا فقیر متکبر، تیسرا مالدار ظالم۔" (2)

حدیث ۳۴ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب اللہ (عزوجل) نے زمین پیدا فرمائی تو اُس نے ہلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیے اب زمین ٹھہر گئی، فرشتوں کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا، عرض کی، اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسی شے ہے کہ وہ پہاڑ سے زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں، لوہا۔ عرض کی، اے رب (عزوجل)! لوہے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، آگ۔ عرض کی، آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت ہے؟ فرمایا: ہاں، پانی۔ عرض کی، پانی سے بھی زیادہ سخت کچھ ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا۔ عرض کی، ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی شے ہے؟ فرمایا: ہاں، ابنِ آدم کہ دہنے ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اُسے بائیں ہاتھ سے چھپاتا ہے۔" (3)

حدیث ۳۵ نسائی نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان اپنے کُل مال سے اللہ (عزوجل) کی راہ میں جوڑا خرچ کرے، جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے۔ ہر ایک اُسے اُس کی طرف بلائے گا، جو اُس کے پاس ہے۔ میں نے عرض کی، اس کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: "اگر اُونٹ دے تو دو اُونٹ اور گائے دے تو دو گائیں۔" (4)

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة... إلخ، ٣٣ـباب، الحديث: ٢٤٧٨، ج٤، ص٢١٢.

2 ...... "سنن النسائي"، كتاب الزكاة، باب ثواب من يعطى، الحديث: ٢٥٦٧، ص٤٢٢.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب في حكمة خلق الجبال... إلخ، الحديث: ٣٣٨٠، ج٥، ص٢٤٢.

4 ...... "سنن النسائي"، كتاب الجهاد، باب فضل النفقة في سبيل الله تعالىٰ، الحديث: ٣١٨٢، ص٥١٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۳۶ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ خطا کو ایسے دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔'' (1)

حدیث ۳۷ امام احمد بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ''مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اُس کا صدقہ ہوگا۔'' (2)

حدیث ۳۸ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''بہتر صدقہ وہ ہے کہ پُشتِ غنٰی سے ہو یعنی اُس کے بعد تونگری باقی رہے اور ان سے شروع کرو جو تمھاری عیال میں ہیں یعنی پہلے اُن کو دو پھر اوروں کو۔'' (3)

حدیث ۳۹ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیحین میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے، اگر ثواب کے لیے ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔'' (4)

حدیث ۴۰ زینب زوجۂ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیحین میں مروی، انہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرایا، شوہر اور یتیم بچے جو پرورش میں ہیں ان کو صدقہ دینا کافی ہوسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کو دینے میں دُونا اجر ہے، ایک اجر قرابت اور ایک اجر صدقہ۔'' (5)

حدیث ۴۱ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسکین کو صدقہ دینا، صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا، صدقہ بھی ہے اور صلۂ رحمی بھی۔'' (6)

حدیث ۴۲ امام بخاری و مسلم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: گھر میں جو کھانے کی چیز ہے، اگر عورت اُس میں سے کچھ دیدے مگر ضائع کرنے کے طور پر نہ ہو تو اُسے دینے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن (بھنڈاری) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ایک کا اجر دوسرے کے اجر کو کم نہ کرے گا (7) یعنی اس صورت میں کہ جہاں ایسی عادت جاری ہو کہ عورتیں دیا کرتی ہوں اور شوہر منع نہ کرتے ہوں اور اُسی حد تک جو عادت

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، الحديث: ٢٦٢٥، ج٤، ص ٢٨٠.

2 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث رجل من أصحاب النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ١٨٠٦٥، ج٦، ص٣٠٢.

3 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الزكاة، باب لاصدقة إلا عن ظهر غنى، الحديث: ١٤٢٦، ج١، ص ٤٨١.

4 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل... إلخ، الحديث: ٥٣٥١، ج٣، ص ٥١١.

5 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة... إلخ، الحديث: ١٠٠٠، ص ٥٠١.

6 ...... ''جامع الترمذي''، ابواب الزكاة، باب ماجاء في الصدقة على ذى القرابة، الحديث: ٦٥٨، ج٢، ص ١٤٢.

7 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الزكاة، باب من أمرخادمه... إلخ، الحديث: ١٤٢٥، ج١، ص ٤٨١.

www.dawateislami.net

کے موافق ہے مثلاً روٹی دوروٹی، جیسا کہ ہندوستان میں عموماً رواج ہے اور اگر شوہر نے منع کر دیا ہو یا وہاں کی ایسی عادت نہ ہو تو بغیر اجازت عورت کو دینا جائز نہیں۔ ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ نہ خرچ کرے۔ عرض کی گئی، کھانا بھی نہیں؟ فرمایا: یہ تو بہت اچھا مال ہے۔ (1)

حدیث ۴۳ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''خازن مسلمان امانت دار کہ جو اُسے حکم دیا گیا، پورا پورا اُس کو دے دیتا ہے، وہ دو صدقہ دینے والوں میں کا ایک ہے۔'' (2)

حدیث ۴۴ حاکم اور طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''ایک لقمہ روٹی اور ایک مُٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے۔ اُن کی وجہ سے اللہ تعالٰی تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا، دوسری زوجہ کہ اسے تیار کرتی ہے، تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔'' (3)

حدیث ۴۵ ابن ماجہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے خطبہ میں فرمایا: ''اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ (عزوجل) کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ وعلانیہ صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلقات کو ملاؤ تو تمھیں روزی دی جائے گی اور تمھاری مدد کی جائے گی اور تمھاری شکستگی دُور کی جائے گی۔'' (4)

حدیث ۴۶ صحیحین میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''تم میں ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائے گا، اس کے اور اللہ تعالٰی کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا، وہ اپنی دہنی طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے، دکھائی دے گا، پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا، جو پہلے کر چکا ہے، پھر اپنے سامنے نظر کرے گا تو مونھ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچو، اگرچہ خرمے کا ایک ٹکڑا دے کر۔'' (5) اور اسی کے مثل عبداللہ بن مسعود و صدیق اکبر واُم المومنین صدیقہ وانس وابوہریرہ وابوامامہ ونعمان بن بشیر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی۔

حدیث ۴۷ ابویعلٰی جابر اور ترمذی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الزكاة، باب ماجاء في نفقة المرأة من بيت زوجها، الحديث: ٦٧٠، ج٢، ص١٤٩.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب اجر الخادم... إلخ، الحديث: ١٤٣٨، ج١، ص٤٨٤.

3 ...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٥٣٠٩، ج٤، ص٨٩.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات، باب في فرض الجمعة، الحديث: ١٠٨١، ج٢، ص٥.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة... إلخ، الحديث: ٦٧ـ(١٠١٦)، ص٥٠٧.

www.dawateislami.net

فرمایا: ''صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔'' (1)

حدیث ۴۸ امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا، اُس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔'' (2) اور طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صدقہ قبر کی حرارت کو دفع کرتا ہے۔'' (3)

حدیث ۴۹ طبرانی و بیہقی حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: رب عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! اپنے خزانہ میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، نہ چوری جائے گا۔ تجھے میں پورا دوں گا، اُس وقت کہ تو اُس کا زیادہ محتاج ہوگا۔'' (4)

حدیث ۵۰ و ۵۱ امام احمد و بزار و طبرانی و ابن خزیمہ و حاکم و بیہقی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''آدمی جب کچھ بھی صدقہ نکالتا ہے تو ستّر شیطان کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔'' (5)

حدیث ۵۲ طبرانی نے عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرما دیتا ہے۔'' (6)

حدیث ۵۳ طبرانی کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''صدقہ بُرائی کے ستّر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔'' (7)

حدیث ۵۴ ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمھیں صدقہ کا حکم فرمایا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قید

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، الحديث: ٢٦٢٥، ج٤، ص ٢٨٠.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث عقبه بن عامر، الحديث: ١٧٣٣٥ ج٦، ص ١٢٦.

3 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٧٨٧، ج١٧، ص ٢٨٦.

4 ...... "شعب الإيمان"، باب في الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، الحديث: ٣٣٤٢، ج٣، ص ٢١١.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث بريدة الأسلمي، الحديث: ٢٣٠٢٣، ج٩، ص ١٢.

6 ...... "المعجم الكبير"، ، الحديث: ٣١، ج١٧، ص ٢٢.

7 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٤٤٠٢، ج٤، ص ٢٧٤.

www.dawateislami.net

کیا اور اس کا ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیا اور اُسے مارنے کے لیے لائے، اُس وقت تھوڑا بہت جو کچھ تھا، سب کو دے کر اپنی جان بچائی۔'' (1)

حدیث ۵۵: ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے حرام مال جمع کیا پھر اُسے صدقہ کیا تو اُس میں اُس کے لیے کچھ ثواب نہیں، بلکہ گناہ ہے۔'' (2)

حدیث ۵۶: ابو داود و ابن خزیمہ و حاکم اُنھیں سے راوی، عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: ''کم مایہ شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا۔'' (3)

حدیث ۵۷: نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان اُنھیں سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک درہم لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔'' کسی نے عرض کی، یہ کیونکر یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)؟ فرمایا: ''ایک شخص کے پاس مالِ کثیر ہے، اُس نے اُس میں سے لاکھ درہم لے کر صدقہ کیے اور ایک شخص کے پاس صرف دو۲ ہیں، اُس نے اُن میں سے ایک کو صدقہ کر دیا۔'' (4)

روزہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الأمثال، باب ماجاء في مثل الصلاة والصيام والصدقة، الحديث: ٢٨٧٢، ج٤، ص٣٩٤.

2 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الزكاة، باب التطوع، الحديث: ٣٣٥٦، ج٥، ص١٥١.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب الرخصة في ذلك، الحديث: ١٦٧٧، ج٢، ص١٧٩.

4 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الزكاة، باب صدقة التطوع، الحديث: ٣٣٣٦، ج٥، ص١٤٤.

www.dawateislami.net

وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (1)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا ان پر فرض ہوا تھا جو تم سے پہلے ہوئے، تاکہ تم گناہوں سے بچو چند دنوں کا۔ پھر تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو، وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرلے اور جو طاقت نہیں رکھتے، وہ فدیہ دیں۔ ایک مسکین کا کھانا پھر جو زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ ماہِ رمضان جس میں قرآن اُتارا گیا۔ لوگوں کی ہدایت کو اور ہدایت اور حق و باطل میں جدائی بیان کرنے کے لیے تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے۔ اللہ (عزوجل) تمھارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے، سختی کا ارادہ نہیں فرماتا اور تمھیں چاہیے کہ گنتی پوری کرو اور اللہ (عزوجل) کی بڑائی بولو، کہ اُس نے تمھیں ہدایت کی اور اس امید پر کہ اس کے شکر گزار ہو جاؤ۔ اور اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دُعا کرنے والے کی دُعا سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارے تو اُنھیں چاہیے کہ میری بات قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں، اس اُمید پر کہ راہ پائیں۔ تمھارے لیے روزہ کی رات میں عورتوں سے جماع حلال کیا گیا، وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس۔ اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں پر خیانت کرتے ہو تو تمھاری توبہ قبول کی اور تم سے معاف فرمایا تو اب اُن سے جماع کرو اور اسے چاہو جو اللہ (عزوجل) نے تمھارے لیے لکھا اور کھاؤ اور پیو اس وقت تک کہ فجر کا سُپید ڈورا سیاہ ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات تک روزہ پورا کرو اور ان سے جماع نہ کرو اس حال میں کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔ یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں، اُن کے قریب نہ جاؤ، اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں یوہیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ بچیں۔

روزہ بہت عمدہ عبادت ہے، اس کی فضیلت میں بہت حدیثیں آئیں۔ ان میں سے بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جب رمضان آتا ہے، آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' (2)

---

1 ...... پ ۲، البقرة: ۱۸۳ ـ ۱۸۷.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان... إلخ، الحدیث: ۱۸۹۹، ج ۱، ص ۶۲۶.

www.dawateislami.net

ایک روایت میں ہے، کہ ''جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' (1)

ایک روایت میں ہے، کہ ''رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔'' (2)

اور امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ کی روایت میں ہے، ''جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں تو اُن میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تو اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے، اے خیر طلب کرنے والے! متوجہ ہو اور اے شر کے چاہنے والے! باز رہ اور کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔'' (3)

امام احمد و نسائی کی روایت انھیں سے ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان آیا، یہ برکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالٰی نے اس کے روزے تم پر فرض کیے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کے طوق ڈال دیے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا، وہ بیشک محروم ہے۔'' (4)

حدیث ۲ ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں۔ رمضان آیا تو حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''یہ مہینہ آیا، اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا، وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی خیر سے وہی محروم ہوگا، جو پورا محروم ہے۔'' (5)

حدیث ۳ بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہتے ہیں: جب رمضان کا مہینہ آتا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سب قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔'' (6)

حدیث ۴ بیہقی شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے، جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتّوں سے

---

1 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان... إلخ، الحدیث: ۱۸۹۸، ج۱، ص۶۲۵.

2 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصیام، باب فضل شهر رمضان، الحدیث: ۲۔(۱۰۷۹)، ص۵۴۳.

3 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصوم، باب ماجاء في فضل شهر رمضان، الحدیث: ۶۸۲، ج۲، ص۱۵۵.

4 ...... ''سنن النسائي''، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی معمر فیه، الحدیث: ۲۱۰۳، ص۳۵۵.

5 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب ماجاء في الصیام، باب ماجاء في فضل شهر رمضان، الحدیث: ۱۶۴۴، ج۲، ص۲۹۸.

6 ...... ''شعب الإیمان''، باب في الصیام، فضائل شهر رمضان، الحدیث: ۳۶۲۹، ج۳، ص۳۱۱.

www.dawateislami.net

عرش کے نیچے ایک ہوا حورعین پر چلتی ہے، وہ کہتی ہیں، اے رب! تُو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا، جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اوراُن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔'' (1)

حدیث ۵ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''رمضان کی آخر شب میں اِس اُمّت کی مغفرت ہوتی ہے۔ عرض کی گئی، کیا وہ شبِ قدر ہے؟ فرمایا: نہیں ولیکن کام کرنے والے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے، جب کام پورا کرلے۔'' (2)

حدیث ٦ بیہقی شعب الایمان میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا۔ فرمایا: ''اے لوگو! تمھارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوع (یعنی سنت) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں سترّ فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات (3) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے، جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے، اُس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔'' ہم نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا، جس سے روزہ افطار کرائے؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا، جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خُرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اُس کا اوّل رحمت ہے اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے، اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔'' (4)

حدیث ۷ صحیحین وترمذی ونسائی وصحیح ابن خزیمہ میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

1 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصيام، فضائل شهر رمضان، الحديث: ٣٦٣٣، ج٣، ص٣١٢ ـ ٣١٣.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسندأبي هريرة، الحديث: ٧٩٢٢، ج٣، ص١٤٤.

3 ...... یعنی غمخواری اور بھلائی۔

4 ......"شعب الإيمان"، باب في الصيام، فضائل شهر رمضان، الحديث: ٣٦٠٨، ج٣، ص٣٠٥.

و "صحيح ابن خزيمة"، كتاب الصيام، باب فضائل شهر رمضان... إلخ، الحديث: ١٨٨٧، ج٣، ص١٩١.

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: ''جنت میں آٹھ دروازے ہیں، ان میں ایک دروازہ کا نام ریّان ہے، اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزے رکھتے ہیں۔'' (1)

حدیث ۸ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کا روزہ رکھے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا، اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے شبِ قدر کا قیام کرے گا، اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' (2)

حدیث ۹ امام احمد و حاکم اور طبرانی کبیر میں اور ابن ابی الدُنیا اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''روزہ و قرآن بندہ کے لیے شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا، اے رب (عزوجل)! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اُس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا، اے رب (عزوجل)! میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شفاعت اُس کے بارے میں قبول کر۔ دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔'' (3)

حدیث ۱۰ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس۱۰ سے سات سو۷۰۰ تک دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب (عزوجل) سے ملنے کے وقت اور روزہ دار کے مونھ کی بُو اللہ عزوجل کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ بے ہودہ بکے اور نہ چیخے پھر اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔'' (4) اسی کے مثل امام مالک و ابوداود و ترمذی و نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۱ طبرانی اوسط میں اور بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کے نزدیک اعمال سات۷ قسم کے ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے اور دو کا بدلہ ان کے برابر ہے اور ایک عمل کا بدلا دس۱۰ گنا

(1) ...... "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة أبواب الجنة، الحديث: ٣٢٥٧، ج٢، ص٣٩٤.
(2) ...... "صحيح البخاري"، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، الحديث: ٢٠٠٩، ج١، ص٦٥٨.
و "صحيح البخاري، كتاب فضل ليلة القدر، باب فضل ليلة القدر، الحديث: ٢٠١٤، ج١، ص٦٦٠.
(3) ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، الحديث: ٦٦٣٧، ج٢، ص٥٨٦.
(4) ...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الصوم، الفصل الأول، الحديث: ١٩٥٩، ج١، ص٥٤١.

www.dawateislami.net

اور ایک عمل کا معاوضہ سات سو ہے اور ایک وہ عمل ہے، جس کا ثواب اللہ (عزوجل) ہی جانے۔ وہ دو جو واجب کرنے والے ہیں ان میں:

(۱) ایک یہ کہ جو خدا سے اس حال میں ملے کہ خالص اسی کی عبادت کرتا تھا، کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرتا تھا، اُس کے لیے جنت واجب۔

(۲) دوسرا یہ کہ جو خدا سے ملا اس حال میں کہ اُس نے شرک کیا ہے تو اس کے لیے جہنم واجب اور

(۳) جس نے برائی کی، اس کو اسی قدر سزا دی جائے گی اور

(۴) جس نے نیکی کا ارادہ کیا، مگر عمل نہ کیا تو اُس کو ایک نیکی کا بدلا دیا جائے گا اور

(۵) جس نے نیکی کی، اُسے دس گنا ثواب ملے گا اور

(۶) جس نے اللہ (عزوجل) کی راہ میں خرچ کیا، اُس کو سات سَو کا ثواب ملے گا۔ ایک درہم کا سات سو درہم اور ایک دینار کا ثواب سات سَو دینار اور روزہ اللہ عزوجل کے لیے ہے، اس کا ثواب اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' (1)

حدیث ۱۲ تا ۱۵ امام احمد باسنادِ حسن اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''روزہ سپر ہے اور دوزخ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ۔'' (2) اُسی کے قریب جابر و عثمان بن ابی العاص و معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۱۶ و ۱۷ ابویعلیٰ و بیہقی سلمہ بن قیس اور احمد و بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جیسے کوّا کہ جب بچہ تھا، اس وقت سے اُڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔'' (3)

حدیث ۱۸ ابویعلیٰ و طبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر اُسے سونا دیا جائے، جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا۔ اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔'' (4)

حدیث ۱۹ ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر شے کے لیے

---

1 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصيام، فضائل الصوم، الحديث: ٣٥٨٩، ج٣، ص٢٩٨.
و "الترغيب و الترهيب"، كتاب الصوم، الحديث: ٨، ج٢، ص٤٩.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسندأبي هريرة، الحديث: ٩٢٣٦، ج٣، ص٣٦٧.

3 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسندأبي هريرة، الحديث: ١٠٨١٠، ج٣، ص٦١٩.

4 ...... "مسند أبي يعلى"، مسند أبي هريرة، الحديث: ٦١٠٤، ج٥، ص٣٥٣.

www.dawateislami.net

زکاۃ ہے اور بدن کی زکاۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔'' [1]

حدیث ۲۰ نسائی و ابن خزیمہ و حاکم ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے؟ فرمایا: ''روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔'' میں نے عرض کی، مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے؟ ارشاد فرمایا: ''روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔'' انھوں نے پھر وہی عرض کی، وہی جواب ارشاد ہوا۔ [2]

حدیث ۲۱ تا ۲۶ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اللہ (عزوجل) کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اُس کے مونھ کو دوزخ سے ستّر برس کی راہ دور فرما دے گا۔'' [3] اور اسی کی مثل نسائی و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، اور طبرانی ابو درداء اور ترمذی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: کہ ''اُس کے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ اتنی بڑی خندق کر دے گا، جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔'' [4]

اور طبرانی کی روایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ''دوزخ اس سے سو برس کی راہ دُور ہوگی۔'' [5] اور ابو یعلیٰ کی روایت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ''غیر رمضان میں اللہ (عزوجل) کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر جہنم سے دور ہوگا۔'' [6]

حدیث ۲۷ بیہقی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: روزہ دار کی دُعا، افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔'' [7]

حدیث ۲۸ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: ''تین شخص کی دُعا رد نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے اور بادشاہ عادل اور مظلوم کی

---

1 ...... ”سنن ابن ماجه“، أبواب ماجاء في الصيام، باب في الصوم زكاة الجسد، الحديث: ١٧٤٥، ج٢، ص٣٤٦.

2 ...... ”سنن النسائي“، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف... إلخ، الحديث: ٢٢٢٠، ص٣٧١.
و ”الترغيب و الترهيب“، كتاب الصوم، الحديث: ٢١، ج٢، ص٥٢.

3 ...... ”صحيح مسلم“، كتاب الصيام، باب فضل الصيام في سبيل اللّٰه... إلخ، الحديث: ١٦٨-(١١٥٣)، ص٥٨١.

4 ...... ”جامع الترمذي“، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الصوم... إلخ، الحديث: ١٦٣٠، ج٣، ص٢٣٣.

5 ...... ”المعجم الأوسط“، باب الباء، الحديث: ٣٢٤٩، ج٢، ص٢٦٨.

6 ...... ”مسند أبي يعلىٰ“، مسندمعاذ بن أنس، الحديث: ١٤٨٤، ج٢، ص٣٦.

7 ...... ”شعب الإيمان“، باب في الصيام، فصل فيما يفطر الصائم عليه، الحديث: ٣٩٠٤، ج٣، ص٤٠٧.

www.dawateislami.net

دُعا، اِس کو اللہ تعالیٰ ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔'' اور رب عزوجل فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا، اگرچہ تھوڑے زمانہ بعد۔'' (1)

حدیث ۲۹ ابن حبان و بیہقی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اُس کا کفارہ ہوگیا۔'' (2)

حدیث ۳۰ ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے مکّہ میں ماہِ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسّر آیا قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کردینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔'' (3)

حدیث ۳۱ بیہقی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میری اُمّت کو ماہِ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ اوّل یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، اللہ عزوجل ان کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا، اُسے کبھی عذاب نہ کرے گا۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت اُن کے مونھ کی بُو اللہ (عزوجل) کے نزدیک مُشک سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری یہ ہے کہ ہر دن اور ہر رات میں فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ اللہ عزوجل جنت کو حکم فرماتا ہے، کہتا ہے: مستعد ہوجا اور میرے بندوں کے لیے مزیّن ہوجا قریب ہے کہ دنیا کی تعب سے یہاں آکر آرام کریں۔ پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ کسی نے عرض کی، کیا وہ شبِ قدر ہے؟ فرمایا: نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں، جب کام سے فارغ ہوتے ہیں اُس وقت مزدوری پاتے ہیں۔'' (4)

حدیث ۳۲ تا ۳۴ حاکم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں، ہم حاضر ہوئے، جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے، کہا: آمین۔ دوسرے پر چڑھے، کہا: آمین۔ تیسرے پر چڑھے، کہا: آمین۔'' جب منبر سے تشریف لائے، ہم نے عرض کی، آج ہم نے

---

(1)...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب ماجاء في الصيام، باب في الصائم لاتردد دعوته، الحديث: ١٧٥٢، ج٢، ص٣٤٩.

(2)...... ''الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان''، كتاب الصوم، باب فضل رمضان، الحديث: ٣٤٢٤، ج٥، ص١٨٢-١٨٣.

(3)...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب المناسك، باب الصوم شهر رمضان بمكة، الحديث: ٣١١٧، ج٣، ص٥٢٣.

(4)...... ''شعب الإيمان''، باب في الصيام، فضائل شهر رمضان، الحديث: ٣٦٠٣، ج٣، ص٣٠٣.

www.dawateislami.net

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ایسی بات سُنی کہ کبھی نہ سُنتے تھے۔ فرمایا: جبرئیل نے آکرعرض کی، ''وہ شخص دور ہو، جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو، جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو، جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور اُن کی خدمت کرکے جنت میں نہ جائے۔ میں نے کہا آمین۔'' (1) اسی کے مثل ابو ہریرہ و حسن بن مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ابن حبان نے روایت کی۔

حدیث ۳۵ اصبہانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ (عزوجل) کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس۱۰ لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں۲۹ رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے، اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد کرتا ہے پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے، ملئکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلّی فرماتا ہے، فرشتوں سے فرماتا ہے: ''اے گروہ ملئکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے، جس نے کام پورا کرلیا۔'' فرشتے عرض کرتے ہیں، اُس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں تمھیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔'' (2)

حدیث ۳۶ ابن خزیمہ نے ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی، اُس میں یہ بھی ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری اُمّت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔'' (3)

حدیث ۳۷ بزار و ابن خزیمہ و ابن حبان عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! فرمایئے تو اگر میں اُس کی گواہی دوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکاۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ فرمایا: ''صدیقین اور شہدا میں سے۔'' (4)

---

1 ...... "المستدرك"، كتاب البر والصلة، باب لعن الله العاق لوالديه... إلخ، الحديث: ۷۳۳۸، ج٥، ص۲۱۲.

2 ...... "كنزالعمال"، كتاب الصوم، الحديث: ۲۳۷۰۲، ج۸، ص۲۱۹.

3 ...... "صحيح ابن خزيمة"، كتاب الصيام، باب ذكر تزيين الجنة لشهر رمضان... إلخ، الحديث: ۱۸۸٦، ج۳، ص۱۹۰.

4 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصوم، باب فضل رمضان، الحديث: ۳٤۲۹، ج٥، ص۱۸٤.

www.dawateislami.net

مسائلِ فقہیّہ

روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیّت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا، عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱ روزے کے تین درجے ہیں۔ ایک عام لوگوں کا روزہ کہ یہی پیٹ اور شرم گاہ کو کھانے پینے جماع سے روکنا۔ دوسرا خواص کا روزہ کہ انکے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے باز رکھنا۔ تیسرا خاص الخاص کا کہ جمیع ماسوی اللہ[2] سے اپنے کو بالکلیہ جُدا کرکے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔[3] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲ روزے کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) فرض۔

(۲) واجب۔

(۳) نفل۔

(۴) مکروہِ تنزیہی۔

(۵) مکروہِ تحریمی۔

فرض و واجب کی دو قسمیں ہیں: معیّن و غیر معیّن۔ فرض معیّن جیسے ادائے رمضان۔ فرض غیر معیّن جیسے قضائے رمضان اور روزۂ کفارہ۔ واجب معیّن جیسے نذر معیّن۔ واجب غیر معیّن جیسے نذر مطلق۔

نفل دو ہیں: نفل مسنون، نفل مستحب جیسے عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرھویں، چودھویں، پندرھویں اور عرفہ کا روزہ، پیر اور جمعرات کا روزہ، شش عید کے روزے صوم داود علیہ السلام، یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

مکروہِ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا۔ نیروز و مہرگان کے دن روزہ۔ صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا)، صومِ سکوت (یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے)، صومِ وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج١، ص١٩٤.

2 ...... یعنی اللہ عزوجل کے سوا کائنات کی ہر چیز۔

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٥.

www.dawateislami.net

رکھے، یہ سب مکروہِ تنزیہی ہیں۔ مکروہِ تحریمی جیسے عید اور ایّامِ تشریق[1] کے روزے۔[2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: روزے کے مختلف اسباب ہیں، روزۂ رمضان کا سبب ماہِ رمضان کا آنا، روزۂ نذر کا سبب منت ماننا، روزۂ کفارہ کا سبب قسم توڑنا یا قتل یا ظہار وغیرہ۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: ماہِ رمضان کا روزہ فرض جب ہوگا کہ وہ وقت جس میں روزہ کی ابتدا کر سکے پالے یعنی صبح صادق سے ضحوۂ کبریٰ تک کہ اُس کے بعد روزہ کی نیّت نہیں ہوسکتی، لہٰذا روزہ نہیں ہوسکتا اور رات میں نیّت ہوسکتی ہے مگر روزہ کی محل نہیں، لہٰذا اگر مجنون کو رمضان کی کسی رات میں ہوش آیا اور صبح جنون کی حالت میں ہوئی یا ضحوۂ کبریٰ کے بعد کسی دن ہوش آیا تو اُس پر رمضان کے روزے کی قضا نہیں، جبکہ پورا رمضان اسی جنون میں گزر جائے اور ایک دن بھی ایسا وقت مل گیا، جس میں نیّت کرسکتا ہے تو سارے رمضان کی قضا لازم ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: رات میں روزہ کی نیّت کی اور صبح غشی کی حالت میں ہوئی اور یہ غشی کئی دن تک رہی تو صرف پہلے دن کا روزہ ہوا باقی دنوں کی قضا رکھے، اگرچہ پورے رمضان بھر غشی رہی اگرچہ نیّت کا وقت نہ ملا۔[5] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۶: ادائے روزۂ رمضان اور نذر معین اور نفل کے روزوں کے لیے نیّت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے، اس وقت میں جب نیّت کر لے، یہ روزے ہو جائیں گے۔ لہٰذا آفتاب ڈوبنے سے پہلے نیّت کی کہ کل روزہ رکھوں گا پھر بے ہوش ہوگیا اور ضحوۂ کبریٰ کے بعد ہوش آیا تو یہ روزہ نہ ہوا اور آفتاب ڈوبنے کے بعد نیّت کی تھی تو ہوگیا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ضحوۂ کبریٰ نیّت کا وقت نہیں، بلکہ اس سے پیشتر نیّت ہو جانا ضرور ہے اور اگر خاص اس وقت یعنی جس وقت آفتاب خطِ نصف النہار شرعی پر پہنچ گیا، نیّت کی تو روزہ نہ ہوا۔[7] (درمختار)

---

1 ...... یعنی عید الفطر، عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ، ان پانچ دنوں۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج١، ص١٩٤.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، ج٣، ص ٣٨٨ ـ ٣٩٢.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج١، ص١٩٤.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، ج٣، ص ٣٨٥ ـ ٣٨٧.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٣٨٨.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، ج٣، ص ٣٩٣.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج٣، ص ٣٩٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ نیّت کے بارے میں نفل عام ہے، سنت و مستحب و مکروہ سب کو شامل ہے کہ ان سب کے لیے نیّت کا وہی وقت ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ جس طرح اور جگہ بتایا گیا کہ نیّت دل کے ارادہ کا نام ہے، زبان سے کہنا شرط نہیں۔ یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے، اگر رات میں نیّت کرے تو یوں کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ ھٰذَا .

''یعنی میں نے نیّت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا۔''

اور اگر دن میں نیّت کرے تو یہ کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ .

''میں نے نیّت کی کہ اللہ تعالیٰ کے لیے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔''

اور اگر تبرک و طلب توفیق کے لیے نیّت کے الفاظ میں ان شاء اللہ تعالیٰ بھی ملا لیا تو حرج نہیں اور اگر پکا ارادہ نہ ہو، مذبذب ہو تو نیّت ہی کہاں ہوئی۔[2] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۱۰ دن میں نیّت کرے تو ضرور ہے کہ یہ نیّت کرے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں اور اگر یہ نیّت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں، صبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا۔[3] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ اگرچہ ان تین قسم کے روزوں کی نیّت دن میں بھی ہوسکتی ہے، مگر رات میں نیّت کر لینا مستحب ہے۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۲ یوں نیّت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے یہ نیّت صحیح نہیں، بہرحال وہ روزہ دار نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ رمضان کے دن میں نہ روزہ کی نیّت ہے نہ یہ کہ روزہ نہیں، اگرچہ معلوم ہے کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے تو

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، ج۳، ص ۳۹۳.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصوم، ص۱۷۵.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصوم، ص۱۷۵.
و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، ج۳، ص ۳۹٤.

4 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصوم، ص۱۷۵.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصوم، الباب الأول في تعريفه... إلخ، ج۱، ص۱۹۵.

www.dawateislami.net

روزہ نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ رات میں نیّت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا، تو نیّت جاتی نہ رہی وہی پہلی کافی ہے پھر سے نیّت کرنا ضرور نہیں۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵ عورت حیض ونفاس والی تھی، اُس نے رات میں کل روزہ رکھنے کی نیّت کی اور صبح صادق سے پہلے حیض و نفاس سے پاک ہوگئی تو روزہ صحیح ہوگیا۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶ دن میں وہ نیّت کام کی ہے کہ صبح صادق سے نیّت کرتے وقت تک روزہ کے خلاف کوئی امر نہ پایا گیا ہو، لہٰذا اگر صبح صادق کے بعد بھول کر بھی کھا پی لیا ہو یا جماع کرلیا تو اب نیّت نہیں ہوسکتی۔[4] (جوہرہ) مگر معتمد یہ ہے کہ بھولنے کی حالت میں اب بھی نیّت صحیح ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ جس طرح نماز میں کلام کی نیّت کی، مگر بات نہ کی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یوہیں روزہ میں توڑنے کی نیّت سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جب تک توڑنے والی چیز نہ کرے۔[6] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۸ اگر رات میں روزہ کی نیّت کی پھر پکّا ارادہ کرلیا کہ نہیں رکھے گا تو وہ نیّت جاتی رہی۔ اگر نئی نیّت نہ کی اور دن بھر بھوکا پیاسا رہا اور جماع سے بچا تو روزہ نہ ہوا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ سحری کھانا بھی نیّت ہے، خواہ رمضان کے روزے کے لیے ہو یا کسی اور روزہ کے لیے، مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیّت نہیں۔[8] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ رمضان کے ہر روزہ کے لیے نئی نیّت کی ضرورت ہے۔ پہلی یا کسی تاریخ میں پورے رمضان کے روزہ کی نیّت کرلی تو یہ نیّت صرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دنوں کے لیے نہیں۔[9] (جوہرہ)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول في تعريفه... إلخ، ج١، ص١٩٥.
2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٥.
3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٥.
4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٦.
5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ومالايفسده، ج٣، ص٤١٩.
6 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٥.
7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٣٩٨.
8 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٦.
9 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ یہ تینوں یعنی رمضان کی ادا اور نفل و نذر معین مطلقاً روزہ کی نیت سے ہو جاتے ہیں، خاص انھیں کی نیت ضروری نہیں۔ یوہیں نفل کی نیت سے بھی ادا ہو جاتے ہیں، بلکہ غیر مریض ومسافر نے رمضان میں کسی اور واجب کی نیت کی جب بھی اسی رمضان کا ہوگا۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ مسافر اور مریض اگر رمضان شریف میں نفل یا کسی دوسرے واجب کی نیت کریں تو جس کی نیت کریں گے، وہی ہوگا رمضان کا نہیں۔[2] (تنویرالابصار) اور مطلق روزے کی نیت کریں تو رمضان کا ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ نذر معین یعنی فلاں دن روزہ رکھوں گا، اس میں اگر اُس دن کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھا تو جس کی نیت سے روزہ رکھا، وہ ہوا منت کی قضا دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ رمضان کے مہینے میں کوئی اور روزہ رکھا اور اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ماہِ رمضان ہے، جب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ کوئی مسلمان دارالحرب میں قید تھا اور ہر سال یہ سوچ کر کہ رمضان کا مہینہ آ گیا، رمضان کے روزے رکھے بعد کو معلوم ہوا کہ کسی سال بھی رمضان میں نہ ہوئے بلکہ ہر سال رمضان سے پیشتر ہوئے تو پہلے سال کا تو ہوا ہی نہیں کہ رمضان سے پیشتر رمضان کا روزہ ہو نہیں سکتا اور دوسرے تیسرے سال کی نسبت یہ ہے کہ اگر مطلق رمضان کی نیت کی تھی تو ہر سال کے روزے سال گزشتہ کے روزوں کی قضا ہیں اور اگر اس سال کے رمضان کی نیت سے رکھے تو کسی سال کے نہ ہوئے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ اگر صورت مذکورہ میں تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور روزہ رکھا، مگر واقع میں روزے شوال کے مہینے میں ہوئے تو اگر رات سے نیت کی تو ہو گئے، کیونکہ قضا میں قضا کی نیت شرط نہیں، بلکہ ادا کی نیت سے بھی قضا ہو جاتی ہے پھر اگر رمضان وشوال دونوں تیس ۳۰ تیس دن یا انتیس ۲۹ انتیس ۲۹ دن کے ہیں تو ایک روزہ اور رکھے کہ عید کا روزہ ممنوع ہے اور اگر رمضان تیس ۳۰ کا اور شوال انتیس ۲۹ کا تو دو اور رکھے اور رمضان انتیس ۲۹ کا تھا اور یہ تیس ۳۰ کا تو پورے ہو گئے اور اگر وہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۳، وغیرہ.

2 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۵.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۱۹۵ ـ ۱۹٦.

4 ...... المرجع السابق، ص۱۹٦.

5 ...... "الدرالمختار"،

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۷.

www.dawateislami.net

مہینہ ذی الحجہ کا تھا تو اگر دونوں تیس ۳۰ یا انتیس ۲۹ کے ہیں تو چار روزے اور رکھے اور رمضان تیس کا تھا یہ انتیس کا تو پانچ اور بالعکس تو تین رکھے۔ غرض ممنوع روزے نکال کر وہ تعداد پوری کرنی ہوگی جتنے رمضان کے دن تھے۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ ادائے رمضان اور نذر معیّن اور نفل کے علاوہ باقی روزے، مثلاً قضائے رمضان اور نذر غیر معیّن اور نفل کی قضا (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اس کی قضا) اور نذر معیّن کی قضا اور کفّارہ کا روزہ اور حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے جو روزہ واجب ہوا وہ اور حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ اور تمتع کا روزہ، ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیّت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے، خاص اس معیّن کی نیت کرے اور اُن روزوں کی نیّت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضرور ہے توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ اگرچہ یہ اس کے علم میں ہو کہ جو روزہ رکھنا چاہتا ہے یہ وہ نہیں ہوگا بلکہ نفل ہوگا۔ [2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۸ یہ گمان کرکے کہ اس کے ذمّہ روزے کی قضا ہے روزہ رکھا۔ اب معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا تو اگر فوراً توڑ دے تو توڑ سکتا ہے، اگرچہ بہتر یہ ہے کہ پورا کرلے اور فوراً نہ توڑا تو اب نہیں توڑ سکتا، توڑے گا تو قضا واجب ہے۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ رات میں قضا روزے کی نیّت کی، صبح کو اُسے نفل کرنا چاہتا ہے تو نہیں کرسکتا۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ نماز پڑھتے میں روزہ کی نیت کی تو نیّت صحیح ہے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ کئی روزے قضا ہوگئے تو نیّت میں یہ ہونا چاہیے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضا، دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اس سال کے قضا ہوگئے، کچھ اگلے سال کے باقی ہیں تو یہ نیّت ہونی چاہیے کہ اس رمضان کی اور اُس رمضان کی قضا اور اگر دن اور سال کو معیّن نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ رمضان کا روزہ قصداً توڑا تھا تو اس پر اس روزے کی قضا ہے اور [7] ساٹھ روزے کفارہ کے۔ اب اُس

---

1. ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۱۹٦.
2. ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۳، وغیرہ.
3. ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، ج۳ ص۳۹۹.
4. ...... المرجع السابق، ص۳۹۸.
5. ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۸.
6. ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۱۹٦.
7. ...... اگر کفّارے کی شرائط پائی گئیں تو۔

www.dawateislami.net

نے اکٹھ روزے رکھ لیے، قضا کا دن معیّن نہ کیا تو ہو گیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ یوم الشّک یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو نفل خالص کی نیّت سے روزہ رکھ سکتے ہیں اور نفل کے سوا کوئی اور روزہ رکھا تو مکروہ ہے، خواہ مطلق روزہ کی نیّت ہو یا فرض کی یا کسی واجب کی، خواہ نیت معیّن کی، کی ہو یا تردد کے ساتھ یہ سب صورتیں مکروہ ہیں۔ پھر اگر رمضان کی نیّت ہے تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مقیم کے لیے تنزیہی اور مسافر نے اگر کسی واجب کی نیّت کی تو کراہت نہیں پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو مقیم کے لیے بہر حال رمضان کا روزہ ہے اور اگر یہ ظاہر ہو کہ وہ شعبان کا دن تھا اور نیّت کسی واجب کی کی تھی تو جس واجب کی نیّت تھی وہ ہوا اور اگر کچھ حال نہ کُھلا تو واجب کی نیّت بے کار گئی اور مسافر نے جس کی نیّت کی بہر صورت وہی ہوا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اُسے روزہ رکھنا افضل ہے، مثلاً کوئی شخص پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے۔ یوہیں اگر چند روز پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یوم الشّک میں کراہت نہیں۔ کراہت اُسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایکؔ یا دوؔ دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیسؔ شعبان کو یا انتیسؔ اور تیسؔ کو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۵ اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں، بلکہ عوام کے لیے یہ حکم ہے کہ ضحوۂ کبریٰ تک روزہ کے مثل رہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیّت کر لیں ورنہ کھا پی لیں۔ خواص سے مراد یہاں علما ہی نہیں، بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یوم الشّک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے، وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ یوم الشّک کے روزہ میں یہ پکا ارادہ کرلے کہ یہ روزۂ نفل ہے تردد نہ رہے، یوں نہ ہو کہ اگر رمضان ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے، ورنہ نفل کا یا یوں کہ اگر آج رمضان کا دن ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے، ورنہ کسی اور واجب کا کہ یہ دونوں صورتیں مکروہ ہیں۔ پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو فرض رمضان ادا ہوگا۔ ورنہ دونوں صورتوں میں نفل ہے اور گنہگار بہر حال ہوا اور یوں بھی نیّت نہ کرے کہ یہ دن رمضان کا ہے تو روزہ ہے، ورنہ روزہ نہیں کہ اس صورت میں تو نہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج١، ص١٩٦.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مبحث في صوم يوم الشك، ج٣، ص٣٩٩.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٤٠٠.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٤٠٢.

www.dawateislami.net

نیّت ہی ہوئی، نہ روزہ ہوا اور اگر نفل کا پورا ارادہ ہے مگر کبھی کبھی دل میں یہ خیال گزر جاتا ہے کہ شاید آج رمضان کا دن ہو تو اس میں حرج نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: عوام کو جو یہ حکم دیا گیا کہ ضحوۂ کبریٰ تک انتظار کریں، جس نے اس پر عمل کیا مگر بھول کر کھا لیا پھر اُس دن کا رمضان ہونا ظاہر ہوا تو روزہ کی نیت کر لے ہو جائے گا کہ انتظار کرنے والا روزہ دار کے حکم میں ہے اور بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[2] (درمختار)

چاند دیکھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ ﴾[3]

اے محبوب! تم سے ہلال کے بارہ میں لوگ سوال کرتے ہیں، تم فرما دو وہ لوگوں کے کاموں اور حج کے لیے اوقات ہیں۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''روزہ نہ رکھو، جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو، جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر اَبر ہو تو مقدار پوری کر لو۔''[4]

حدیث ۲: نیز صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر اَبر ہو تو شعبان کی گنتی تیس۳۰ پوری کر لو۔''[5]

حدیث ۳: ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، ایک اعرابی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ فرمایا: ''تُو گواہی دیتا ہے کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''تُو گواہی دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں۔''

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۲۰۰.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، مبحث في صوم یوم الشك، ج۳، ص۴۰۳.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۴۰٤.

3 ...... پ۲، البقرة: ۱۸۹.

4 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیه وسلم، إذا رأیتم الھلال فصوموا... إلخ، الحدیث: ۱۹۰٦، ج۱، ص٦۲۹.

5 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیه وسلم، إذارأیتم ... إلخ، الحدیث: ۱۹۰۹، ج۱، ص٦۳۰.

www.dawateislami.net

اُس نے کہا، ہاں۔ ارشاد فرمایا: ''اے بلال! لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔'' (1)

حدیث ۴ ابو داود و دارمی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ لوگوں نے باہم چاند دیکھنا شروع کیا، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (2)

حدیث ۵ ابو داود اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان کا اس قدر تحفظ کرتے کہ اتنا اور کسی کا نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر اَبر ہوتا تو تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے۔ (3)

حدیث ۶ صحیح مسلم میں ابی البختری سے مروی، کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے گئے، جب بطن نخلہ میں پہنچے تو چاند دیکھ کر کسی نے کہا تین رات کا ہے، کسی نے کہا دو رات کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہم ملے اور ان سے واقعہ بیان کیا، فرمایا: تم نے دیکھا کس رات میں؟ ہم نے کہا، فلاں رات میں، فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی مدّت دیکھنے سے مقرر فرمائی، لہٰذا اس رات کا قرار دیا جائے گا جس رات کو تم نے دیکھا۔ (4)

مسئلہ ۱ پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا، واجب کفایہ ہے۔

(۱) شعبان۔

(۲) رمضان۔

(۳) شوال۔

(۴) ذیقعدہ۔

(۵) ذی الحجہ۔

شعبان کا اس لیے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت اَبر یا غبار ہو تو یہ تیس پورے کرکے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لیے اور ذیقعدہ کا ذی الحجہ کے لیے (5) اور ذی الحجہ کا بقرعید کے لیے۔ (6) (فتاویٰ رضویہ)

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصيام، باب في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان، الحديث: ٢٣٤٠، ج٢، ص٤٤٠.
2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصيام، باب في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان، الحديث: ٢٣٤٢، ج٢، ص٤٤١.
3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصيام، باب إذا أغمي الشهر، الحديث: ٢٣٢٥، ج٢، ص٤٣٤.
4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب بيان أنه لااعتبار بكبر الهلال وصفره... إلخ، الحديث: ١٠٨٨، ص٥٤٩.
5 ...... کہ وہ حج کا خاص مہینہ ہے۔
6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١٠ ص٤٤٩ ـ ٤٥١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲: شعبان کی انتیس ۲۹ کو شام کے وقت چاند دیکھیں دکھائی دے تو کل روزہ رکھیں، ورنہ شعبان کے تیس ۳۰ دن پورے کرکے رمضان کا مہینہ شروع کریں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: کسی نے رمضان یا عید کا چاند دیکھا مگر اس کی گواہی کسی وجہ شرعی سے رد کر دی گئی مثلاً فاسق ہے یا عید کا چاند اس نے تنہا دیکھا تو اُسے حکم ہے کہ روزہ رکھے، اگرچہ اپنے آپ عید کا چاند دیکھ لیا ہے اور اس روزہ کو توڑنا جائز نہیں، مگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہیں[2] اور اس صورت میں اگر رمضان کا چاند تھا اور اُس نے اپنے حساب سے تیس روزے پورے کیے، مگر عید کے چاند کے وقت پھر اَبر یا غبار ہے تو اُسے بھی ایک دن اور رکھنے کا حکم ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: تنہا اُس نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا پھر روزہ توڑ دیا یا قاضی کے یہاں گواہی بھی دی تھی اور ابھی اُس نے اُس کی گواہی پر حکم نہیں دیا تھا کہ اُس نے روزہ توڑ دیا تو بھی کفّارہ لازم نہیں، صرف اُس روزہ کی قضا دے اور اگر قاضی نے اُس کی گواہی قبول کرلی۔ اُس کے بعد اُس نے روزہ توڑ دیا تو کفّارہ لازم ہے اگرچہ یہ فاسق ہو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵: جو شخص علم ہیأت جانتا ہے، اُس کا اپنے علم ہیأت کے ذریعہ سے کہہ دینا کہ آج چاند ہوا یا نہیں ہوا کوئی چیز نہیں اگرچہ وہ عادل ہو، اگرچہ کئی شخص ایسا کہتے ہوں کہ شرع میں چاند دیکھنے یا گواہی سے ثبوت کا اعتبار ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: ہر گواہی میں یہ کہنا ضرور ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بغیر اس کے شہادت نہیں، مگر اَبر میں رمضان کے چاند کی گواہی میں اس کہنے کی ضرورت نہیں، اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے اس رمضان کا چاند آج یا کل یا فلاں دن دیکھا ہے۔ یوہیں اس کی گواہی میں دعویٰ اور مجلس قضا اور حاکم کا حکم بھی شرط نہیں، یہاں تک کہ اگر کسی نے حاکم کے یہاں گواہی دی تو جس نے اُس کی گواہی سُنی اور اُس کو بظاہر معلوم ہوا کہ یہ عادل ہے اس پر روزہ رکھنا ضروری ہے، اگرچہ حاکم کا حکم اُس نے نہ سُنا ہو مثلاً حکم دینے سے پہلے ہی چلا گیا۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: اَبر اور غبار میں رمضان کا ثبوت ایک مسلمان عاقل بالغ، مستور یا عادل شخص سے ہو جاتا ہے، وہ مرد ہو خواہ عورت، آزاد ہو یا باندی غلام یا اس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی ہو، جب کہ توبہ کرچکا ہے۔

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب الثاني في رؤیة الھلال، ج۱، ص۱۹۷.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص٤٠٤.

3 ......

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص٤٠٤.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب الثاني في رویة الھلال، ج۱، ص۱۹۷.

6 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص٤٠٦.

www.dawateislami.net

عادل ہونے کے معنے یہ ہیں کہ کم سے کم متقی ہو یعنی کبائر گناہ سے بچتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو مثلاً بازار میں کھانا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ فاسق اگرچہ رمضان کے چاند کی شہادت دے اُس کی گواہی قابل قبول نہیں رہا یہ کہ اُس کے ذمہ گواہی دینا لازم ہے یا نہیں۔ اگر اُمید ہے کہ اُس کی گواہی قاضی قبول کرلے گا تو اُسے لازم ہے کہ گواہی دے۔[2]

مستور یعنی جس کا ظاہر حال مطابق شرع ہے، مگر باطن کا حال معلوم نہیں، اُس کی گواہی بھی غیر رمضان میں قابلِ قبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۹ جس شخص عادل نے رمضان کا چاند دیکھا، اُس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت ادا کردے، یہاں تک کہ اگر لونڈی یا پردہ نشین عورت نے چاند دیکھا تو اس پر گواہی دینے کے لیے اسی رات میں جانا واجب ہے۔ لونڈی کو اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے آقا سے اجازت لے۔ یوہیں آزاد عورت کو گواہی کے لیے جانا واجب، اس کے لیے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، مگر یہ حکم اُس وقت ہے جب اُس کی گواہی پر ثبوت موقوف ہو کہ بے اُس کی گواہی کے کام نہ چلے ورنہ کیا ضرورت۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ جس کے پاس رمضان کے چاند کی شہادت گزری، اُسے یہ ضرور نہیں کہ گواہ سے دریافت کرے تم نے کہاں سے دیکھا اور وہ کس طرف تھا اور کتنے اونچے پر تھا وغیرہ وغیرہ۔[4] (عالمگیری وغیرہ) مگر جب کہ اس کا بیان مشتبہ ہو تو سوالات کرے خصوصاً عید میں کہ لوگ خواہ مخواہ اس کا چاند دیکھ لیتے ہیں۔

مسئلہ ۱۱ تنہا امام (بادشاہِ اسلام) یا قاضی نے چاند دیکھا تو اُسے اختیار ہے، خواہ خود ہی روزہ رکھنے کا حکم دے یا کسی کو شہادت لینے کے لیے مقرر کرے اور اُس کے پاس شہادت ادا کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی ایسا نہیں جس کے پاس گواہی دے تو گاؤں والوں کو جمع کرکے شہادت ادا کرے اور اگر یہ عادل ہے تو لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، مبحث في صوم یوم الشك، ج۳، ص۴۰۶.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۴۰۶.

3 ...... المرجع السابق، ص۴۰۷.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الثاني في رؤیة الهلال، ج۱، ص۱۹۷، وغیرہ.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الثاني في رؤیة الهلال، ج۱، ص۱۹۷.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ کسی نے خود تو چاند نہیں دیکھا، مگر دیکھنے والے نے اپنی شہادت کا گواہ بنایا تو اُس کی شہادت کا وہی حکم ہے جو چاند دیکھنے والے کی گواہی کا ہے، جبکہ شہادۃ علی الشہادۃ کے تمام شرائط پائے جائیں۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴ اگر مطلع صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں چاند کا ثبوت نہیں ہوسکتا، رہا یہ کہ اس کے لیے کتنے لوگ چاہیے یہ قاضی کے متعلق ہے، جتنے گواہوں سے اُسے غالب گمان ہو جائے حکم دیدے گا، مگر جب کہ بیرونِ شہر یا بلند جگہ سے چاند دیکھنا بیان کرتا ہے تو ایک مستور کا قول بھی رمضان کے چاند میں قبول کرلیا جائے گا۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ جماعتِ کثیرہ کی شرط اُس وقت ہے جب روزہ رکھنے یا عید کرنے کے لیے شہادت گزرے اور اگر کسی اور معاملہ کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں ثقہ کی شہادت گزری اور قاضی نے شہادت کی بنا پر حکم دے دیا تو اب یہ شہادت کافی ہے۔ روزہ رکھنے یا عید کرنے کے لیے بھی ثبوت ہوگیا، مثلاً ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ میرا اس کے ذمہ اتنا دَین ہے اور اس کی میعاد یہ ٹھہری تھی کہ جب رمضان آجائے تو دَین ادا کردے گا اور رمضان آگیا مگر یہ نہیں دیتا۔ مدعی علیہ[3] نے کہا، بیشک اس کا دَین میرے ذمّہ ہے اور میعاد بھی یہی ٹھہری تھی، مگر ابھی رمضان نہیں آیا اس پر مدعی نے دو گواہ گزارے جنھوں نے چاند دیکھنے کی شہادت دی، قاضی نے حکم دے دیا کہ دَین ادا کر، تو اگرچہ مطلع صاف تھا اور دو۲ ہی کی گواہیاں ہوئیں، مگر اب روزہ رکھنے اور عید کرنے کے حق میں بھی یہی دو گواہیاں کافی ہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ یہاں مطلع صاف تھا، مگر دوسری جگہ ناصاف تھا، وہاں قاضی کے سامنے شہادت گزری، قاضی نے چاند ہونے کا حکم دیا، اب دو یا چند آدمیوں نے یہاں آکر جہاں مطلع صاف تھا، اس بات کی گواہی دی کہ فلاں قاضی کے یہاں دو شخصوں نے فلاں رات میں چاند دیکھنے کی گواہی دی اور اس قاضی نے ہمارے سامنے حکم دے دیا اور دعوے کے شرائط بھی پائے جاتے ہیں تو یہاں کا قاضی بھی ان شہادتوں کی بنا پر حکم دیدے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ اگر کچھ لوگ آکر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا، بلکہ اگر شہادت بھی دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا، بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا، بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لیے لوگوں سے کہا یہ سب طریقے ناکافی ہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج١، ص١٩٧، وغيره.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٤٠٩. وغيره

3 ...... یعنی وہ شخص جس پر دعویٰ کیا جائے۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب: ما قاله السبكي من الاعتماد على قول... إلخ، ج٣، ص٤١١.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٤١٢.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب: ما قاله السبكي من الاعتماد على قول... إلخ، ج٣، ص٤١٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے متعدد جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے اس کی خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے رویت کی بنا پر فلاں دن سے روزے شروع کیے تو یہاں والوں کے لیے بھی ثبوت ہوگیا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ رمضان کی چاندرات کو اَبر تھا، ایک شخص نے شہادت دی اور اس کی بنا پر روزے کا حکم دے دیا گیا، اب عید کا چاند اگر بوجہ اَبر کے نہیں دیکھا گیا تو تیس روزے پورے کر کے عید کرلیں اور اگر مطلع صاف ہے تو عید نہ کریں، مگر جبکہ دو عادلوں کی گواہی سے رمضان ثابت ہوا ہو۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ مطلع ناصاف ہے تو علاوہ رمضان کے شوال وذی الحجہ بلکہ تمام مہینوں کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور آزاد ہوں اور ان میں کسی پر تہمت زنا کی حد نہ قائم کی گئی ہو، اگرچہ توبہ کر چکا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ گواہ گواہی دیتے وقت یہ لفظ کہے میں گواہی دیتا ہوں۔[3] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲۱ گاؤں میں دو شخصوں نے عید کا چاند دیکھا اور مطلع ناصاف ہے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جس کے پاس شہادت دیں تو گاؤں والوں سے کہیں، اگر یہ عادل ہوں تو لوگ عید کرلیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ تنہا امام یا قاضی نے عید کا چاند دیکھا تو انھیں عید کرنا یا عید کا حکم دینا جائز نہیں۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳ انتیسویں (۲۹) رمضان کو کچھ لوگوں نے یہ شہادت دی کہ ہم نے لوگوں سے ایک دن پہلے چاند دیکھا جس کے حساب سے آج تیس (۳۰) ہے تو اگر یہ لوگ یہیں تھے تو اب ان کی گواہی مقبول نہیں کہ وقت پر گواہی کیوں نہ دی اور اگر یہاں نہ تھے اور عادل ہوں تو قبول کرلی جائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ رمضان کا چاند دکھائی نہ دیا، شعبان کے تیس (۳۰) دن پورے کر کے روزے شروع کر دیے، اٹھائیس (۲۸) ہی روزے رکھے تھے کہ عید کا چاند ہوگیا تو اگر شعبان کا چاند دیکھ کر تیس (۳۰) دن کا مہینہ قرار دیا تھا تو ایک روزہ رکھیں اور اگر شعبان کا بھی

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، مطلب: ما قاله السبکی من الاعتماد علی قول الحساب مردود، ج۳، ص۴۱۳.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، مطلب: ما قاله السبکی من الاعتماد علی قول الحساب مردود، ج۳، ص۴۱۳ .

3 ...... "الفتاویٰ الهنديه"، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج۱، ص۱۹۸.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج۱، ص۱۹۸.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج۳، ص۴۰۸، وغيره.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج۱، ص۱۹۸.

www.dawateislami.net

چاند دکھائی نہ دیا تھا، بلکہ رجب کی تیس۳۰ تاریخیں پوری کر کے شعبان کا مہینہ شروع کیا تو دو روزے قضا کے رکھیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ دن میں ہلال دکھائی دیا زوال سے پہلے یا بعد، بہر حال وہ آئندہ رات کا قرار دیا جائے گا یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہوگا تو اگر تیسویں رمضان کے دن میں دیکھا تو یہ دن رمضان ہی کا ہے شوال کا نہیں اور روزہ پورا کرنا فرض ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کے دن میں دیکھا تو یہ دن شعبان کا ہے رمضان کا نہیں لہٰذا آج کا روزہ فرض نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ ایک جگہ چاند ہوا تو وہ صرف وہیں کے لیے نہیں، بلکہ تمام جہان کے لیے ہے۔ مگر دوسری جگہ کے لیے اس کا حکم اُس وقت ہے کہ اُن کے نزدیک اُس دن تاریخ میں چاند ہونا شرعی ثبوت سے ثابت ہو جائے[3] یعنی دیکھنے کی گواہی یا قاضی کے حکم کی شہادت گزرے یا متعدد جماعتیں وہاں سے آکر خبر دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے اور وہاں لوگوں نے روزہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج١، ص١٩٩.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب في اختلاف المطالع، ج٣، ص٤١٧.

3 ...... مجددِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: کہ رویت ہلال کے ثبوت کے لیے شرع میں سات طریقے ہیں:

(۱) خود شہادتِ رویت یعنی چاند دیکھنے والوں کی گواہی۔

(۲) شہادۃ علی الشہادۃ۔ یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا۔ انہوں نے اس گواہی کی گواہی دی۔ یہ وہاں ہے کہ گواہانِ اصل حاضری سے معذور ہوں۔

(۳) شہادۃ علی القضاء یعنی دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکم اسلام کے یہاں رویت ہلال پر شہادتیں گزریں اور اس نے ثبوتِ ہلال کا حکم دیا اور دو عادل گواہوں نے جو اس گواہی کے وقت موجود تھے، انہوں نے دوسرے مقام پر اس قاضیٔ اسلام کے روبرو گواہی گزرے اور قاضی کے حکم پر گواہی دی۔

(۴) کتاب القاضی الی القاضی یعنی قاضی شرع جسے سلطانِ اسلام نے مقدمات کا اسلامی فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کیا ہو وہ دوسرے شہر کے قاضی کو، گواہیاں گزرنے کی شرعی طریقے پر اطلاع دے۔

(۵) استفاضہ یعنی کسی اسلامی شہر سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن رویتِ ہلال کی بنا پر روزہ ہوا یا عید کی گئی۔

(۶) اکمالِ مدت یعنی ایک مہینے کے جب تیس ۳۰ دن کامل ہو جائیں تو دوسرے ماہ کا ہلال آپ ہی ثابت ہو جائے گا کہ مہینہ تیس ۳۰ سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔

(۷) اسلامی شہر میں حاکمِ شرع کے حکم سے انتیس ۲۹ کی شام کو مثلاً توپیں داغی گئیں یا فائر ہوئے تو خاص اس شہر والوں یا اس شہر کے گرد اگر دیہات والوں کے واسطے توپوں کی آوازیں سننا بھی ثبوت ہلال کے ذریعوں میں سے ایک ذریعہ ہے۔

(انظر: "الفتاوى الرضوية"، ج١٠، ص٤٠٥ ـ ٤٢٠، ملخصاً).

www.dawateislami.net

رکھا یا عید کی ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ تار یا ٹیلیفون سے رویت ہلال نہیں ثابت ہوسکتی، نہ بازاری افواہ اور جنتریوں اور اخباروں میں چھپا ہونا کوئی ثبوت ہے۔ آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ انتیس ۲۹ رمضان کو بکثرت ایک جگہ سے دوسری جگہ تار بھیجے جاتے ہیں کہ چاند ہوا یا نہیں، اگر کہیں سے تار آگیا بس لو عید آگئی یہ محض ناجائز و حرام ہے۔

تار کیا چیز ہے؟ اولاً تو یہی معلوم نہیں کہ جس کا نام لکھا ہے واقعی اُسی کا بھیجا ہوا ہے اور فرض کرو اُسی کا ہو تو تمھارے پاس کیا ثبوت اور یہ بھی سہی تو تار میں اکثر غلطیاں ہوتی ہی رہتی ہیں، ہاں کا نہیں نہیں کا ہاں معمولی بات ہے اور مانا کہ بالکل صحیح پہنچا تو یہ محض ایک خبر ہے شہادت نہیں اور وہ بھی بیسوں واسطہ سے اگر تار دینے والا انگریزی پڑھا ہوا نہیں تو کسی اور سے لکھوائے گا معلوم نہیں کہ اُس نے کیا لکھوایا اُس نے کیا لکھا، آدمی کو دیا اُس نے تار دینے والے کے حوالہ کیا، اب یہاں کے تار گھر میں پہنچا تو اُس نے تقسیم کرنے والے کو دیا اُس نے اگر کسی اور کے حوالے کر دیا تو معلوم نہیں کتنے وسائط سے اُس کو ملے اور اگر اسی کو دیا جب بھی کتنے واسطے ہیں پھر یہ دیکھیے کہ مسلمان مستور جس کا عادل و فاسق ہونا معلوم نہ ہو اُس تک کی گواہی معتبر نہیں اور یہاں جن جن ذریعوں سے تار پہنچا اُن میں سب کے سب مسلمان ہی ہوں، یہ ایک عقلی احتمال ہے جس کا وجود معلوم نہیں ہوتا اور اگر یہ مکتوب الیہ[2] صاحب بھی انگریزی پڑھے نہ ہوں تو کسی سے پڑھوائیں گے، اگر کسی کافر نے پڑھا تو کیا اعتبار اور مسلمان نے پڑھا تو کیا اعتماد کہ صحیح پڑھا۔ غرض شمار کیجیے تو بکثرت ایسی وجہیں ہیں جو تار کے اعتبار کو کھوتی ہیں فقہا نے خط کا تو اعتبار ہی نہ کیا اگرچہ کاتب کے دستخط تحریر پہچانتا ہو اور اُس پر اُس کی مہر بھی ہو کہ الخط يشبه الخط والخاتم يشبه الخاتم خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور مُہر مُہر کے۔ تو کجا تار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸ ہلال[3] دیکھ کر اُس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے[4]، اگرچہ دوسرے کو بتانے کے لیے ہو۔[5] (عالمگیری، درمختار)

ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا

حدیث ۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج۳، ص۴۱۹.

2 ...... یعنی جسے خط پہنچا۔ 3 ...... یعنی چاند۔

4 ...... کیونکہ یہ اہلِ جاہلیت کا عمل ہے۔

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب في اختلاف المطالع، ج۳، ص۴۱۹.

www.dawateislami.net

روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیا، وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اُسے اللہ (عزوجل) نے کھلایا اور پلایا۔"[1]

حدیث ۲ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس پر قے نے غلبہ کیا، اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی، اس پر روزہ کی قضا ہے۔"[2]

حدیث ۳ ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی، میری آنکھ میں مرض ہے، کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا: "ہاں۔"[3]

حدیث ۴ ترمذی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنا اور قے اور احتلام۔"[4]

تنبیہ: اس باب میں ان چیزوں کا بیان ہے، جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رہا یہ امر کہ اُن سے روزہ مکروہ بھی ہوتا ہے یا نہیں اس سے اس باب کو تعلق نہیں، نہ یہ کہ وہ فعل جائز ہے یا ناجائز۔

مسئلہ ۱ بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا۔ خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور روزہ کی نیّت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاددلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا، بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقع ہوئے ہوں مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھے تو یاد دلانا واجب ہے، یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوا، مگر جب کہ وہ روزہ دار بہت کمزور ہو کہ یاد دلائے گا تو وہ کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ رکھنا دشوار ہوگا اور کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر لے گا تو اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔

بعض مشائخ نے کہا جوان کو دیکھے تو یاد دلا دے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں۔ مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کہ جوان اکثر قوی ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور اور اصل حکم یہ ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں، بلکہ قوت وضعف[6] کا لحاظ ہے، لہٰذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں اور بوڑھا قوی ہو تو یاد دلانا

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر، الحديث: ١١٥٥، ص٥٨٢.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصوم... إلخ، باب ماجاء فيمن استقاء عمدا، الحديث: ٧٢٠، ج٢، ص١٧٣.

3 ...... "جامع الترمذي"، ابواب الصوم، باب ماجاء في الكحل للصائم، الحديث: ٧٢٦، ج٢، ص١٧٧.

4 ...... "جامع الترمذي"، ابواب الصوم، باب ماجاء في الصائم يذرعه القيء، الحديث: ٧١٩، ج٢، ص١٧٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤١٩.

6 ...... یعنی طاقت اور جسمانی کمزوری۔

www.dawateislami.net

واجب۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ مکّھی یا دُھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکّی پیسنے یا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلّہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کُھر یا ٹاپ سے غبار اُڑ کر حلق میں پہنچا، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر خود قصداً دُھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو، خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو، یہاں تک کہ اگر کی بتی وغیرہ خوشبو سُلگتی تھی، اُس نے مونھ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔ یوہیں حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر روزہ یاد ہو اور حقہ پینے والا اگر پیے گا تو کفارہ بھی لازم آئے گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴ بھری سِنگی لگوائی[3] یا تیل یا سُرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا، اگرچہ تیل یا سُرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو، جب بھی نہیں ٹوٹا۔[4] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ بوسہ لیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ یوہیں عورت کی طرف بلکہ اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہو گیا، اگرچہ بار بار نظر کرنے یا جماع وغیرہ کے خیال کرنے سے انزال ہوا، اگرچہ دیر تک خیال جمانے سے ایسا ہوا ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹا۔[5] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۶ غسل کیا اور پانی کی خنکی[6] اندر محسوس ہوئی یا کُلّی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری مونھ میں باقی رہ گئی، تھوک کے ساتھ اُسے نگل گیا یا دوا کوٹی اور حلق میں اُس کا مزہ محسوس ہوا یا ہڑ چوسی اور تھوک نگل گیا، مگر تھوک کے ساتھ ہڑ[7] کا کوئی جُز حلق میں نہ پہنچا یا کان میں پانی چلا گیا یا تنکے سے کان کھجایا اور اُس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی میل لگا ہوا تنکا کان میں ڈالا، اگرچہ چند بار کیا ہو یا دانت یا مونھ میں خفیف چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص ٤٢٠.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص ٤٢٠. وغيرهما

3 ...... جہاں سِنگی لگانی ہوتی ہے پہلے اس جگہ کو تیز دھار آلے (استرے) وغیرہ سے زخم لگاتے ہیں، پھر کسی جانور کے سینگ کا چوڑا حصہ زخم پر رکھ کر اس کا باریک حصہ اپنے منہ میں لے کر زور سے چوستے ہیں، پھر اس سوراخ کو آٹے وغیرہ سے بند کر دیتے ہیں، پھر جب اکھیڑتے ہیں تو فاسد خون نکل جاتا ہے۔

4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٩.

و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب: يكره السهر... إلخ، ج٣، ص ٤٢١.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٨.

و "الدرالمختار" كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص ٤٢١.

6 ...... ٹھنڈک۔ 7 ...... ایک دوا کا نام۔

www.dawateislami.net

اُتر گئی یا دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا، مگر حلق سے نیچے نہ اُترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔[1] (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۷ روزہ دار کے پیٹ میں کسی نے نیزہ یا تیر بھونک دیا، اگرچہ اس کی بھال یا پیکان[2] پیٹ کے اندر رہ گئی یا اس کے پیٹ میں جھلّی تک زخم تھا، کسی نے کنکری ماری کہ اندر چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر خود اس نے یہ سب کیا اور بھال یا پیکان یا کنکری اندر رہ گئی تو جاتا رہا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ بات کرنے میں تھوک سے ہونٹ تر ہوگئے اور اُسے پی گیا یا مونھ سے رال ٹپکی، مگر تار ٹوٹا نہ تھا کہ اُسے چڑھا کر پی گیا یا ناک میں رینٹھ آگئی بلکہ ناک سے باہر ہوگئی مگر منقطع نہ ہوئی تھی کہ اُسے چڑھا کر نگل گیا یا کھنکار مونھ میں آیا اور کھا گیا اگرچہ کتنا ہی ہو، روزہ نہ جائے گا مگران باتوں سے احتیاط چاہیے۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ مکھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قصداً نگلی تو جاتا رہا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ بھولے سے جماع کر رہا تھا یاد آتے ہی الگ ہوگیا یا صبح صادق سے پیشتر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی جدا ہوگیا روزہ نہ گیا، اگرچہ دونوں صورتوں میں جدا ہونے کے بعد انزال ہوگیا ہو اگرچہ دونوں صورتوں میں جُدا ہونا یاد آنے اور صبح ہونے پر ہوا کہ جدا ہونے کی حرکت جماع نہیں اور اگر یاد آنے یا صبح ہونے پر فوراً الگ نہ ہوا اگرچہ صرف ٹھہر گیا اور حرکت نہ کی روزہ جاتا رہا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ بھولے سے کھانا کھا رہا تھا، یاد آتے ہی فوراً لقمہ پھینک دیا یا صبح صادق سے پہلے کھا رہا تھا اور صبح ہوتے ہی اُگل دیا، روزہ نہ گیا اور نگل لیا تو دونوں صورتوں میں جاتا رہا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ غیر سبیلین[8] میں جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ یوہیں ہاتھ سے منی نکلنے میں

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢١.
و "فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء و الكفارة، ج٢، ص٢٥٧ ـ ٢٥٨.

2 ...... تیر یا نیزے کی نوک۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٣.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم... إلخ، مطلب في حكم الاستمناء بالكف، ج٣، ص٤٢٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٣.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢٤.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٣.

8 ...... یعنی آگے اور پیچھے کے مقام کے علاوہ۔

www.dawateislami.net

اگرچہ یہ سخت حرام ہے کہ حدیث میں اسے ملعون فرمایا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ چوپایہ یا مُردہ سے جماع کیا اور انزال نہ ہوا تو روزہ نہ گیا اور انزال ہوا تو جاتا رہا۔ جانور کا بوسہ لیا یا اس کی فرج کو چُھوا تو روزہ نہ گیا اگرچہ انزال ہوگیا ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا[3]، اگرچہ غیبت بہت سخت کبیرہ ہے۔

قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا: ''جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔'' [4]

اور حدیث میں فرمایا: ''غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے۔'' [5] اگرچہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ جنابت[6] کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا[7] مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ وحرام ہے۔ حدیث میں فرمایا: کہ جنب جس گھر میں ہوتا ہے، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔[8] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ جن یعنی پری سے جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو، روزہ نہ ٹوٹے گا۔[9] (ردالمحتار) یعنی جب کہ انسانی شکل میں نہ ہو اور انسانی شکل میں ہو تو وہی حکم ہے جو انسان سے جماع کرنے کا ہے۔

مسئلہ ۱۷ تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اُتر گئی تو روزہ نہ گیا، مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔[10] (فتح القدیر)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢٦ .

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢٧ .

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢١، ٤٢٨ .

4 ...... پ٢٦، الحجرات: ١٢ .

5 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، الحديث: ٦٥٩٠، ج٥، ص٦٣ .

6 ...... یعنی غسل فرض ہونے۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢٨ .

8 ...... انظر: "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الجنب يؤخر الغسل، الحديث: ٢٢٧، ج١، ص١٠٩ .

9 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب في جواز الافطار بالتحرى، ج٣، ص٤٤٢ .

10 ...... "فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء و الكفارة، ج٢، ص٢٥٩ .

www.dawateislami.net

روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱ بخاری واحمد وابوداود وترمذی وابن ماجہ ودارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت وبغیر مرض افطار کیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہوسکتا، اگرچہ رکھ بھی لے۔'' [1] یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کرسکتا تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے رکھ کر توڑ دینا تو اس سے سخت تر ہے۔

حدیث ۲ ابن خزیمہ وابن حبان اپنی صحیح میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنا کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: میں سو رہا تھا، دو شخص حاضر ہوئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا چڑھیے۔ میں نے کہا: مجھ میں اس کی طاقت نہیں، انہوں نے کہا: ہم سہل کر دیں گے، میں چڑھ گیا، جب بیچ پہاڑ پر پہنچا تو سخت آوازیں سنائی دیں، میں نے کہا: یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے آگے لے گئے، میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ اُلٹے لٹکائے گئے ہیں اور اُن کی باچھیں چیری جارہی ہیں، جن سے خون بہتا ہے۔ میں نے کہا: ''یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: ''یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے ہیں۔'' [2]

حدیث ۳ ابویعلٰی باسنادِ حسن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ ''اسلام کے کڑے اور دین کے قواعد تین ہیں، جن پر اسلام کی بنا مضبوط کی گئی، جو اِن میں ایک کو ترک کرے وہ کافر ہے، اُس کا خون حلال ہے، کلمہ توحید کی شہادت اور نمازِ فرض اور روزۂ رمضان۔'' [3]

اور ایک روایت میں ہے، ''جو اِن میں سے ایک کو ترک کرے، وہ اللہ (عزوجل) کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ مقبول نہیں۔'' [4]

مسئلہ ۱ کھانے پینے، جماع کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے، جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔[5] (عامۂ کتب)

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصوم، باب ماجاء في الإفطار متعمدا، الحديث: ۷۲۳، ج۲، ص۱۷۵.

2 ...... ''صحيح ابن خزيمة''، أبواب صوم التطوع، باب ذكر تعليق المفطرين قبل وقت الإفطار... إلخ، الحديث: ۱۹۸٦، ج۳، ص۲۳۷.

3 ...... ''مسند أبي يعلى''، مسند ابن عباس، الحديث: ۲۳٤٥، ج۲، ص۳۷۸.

4 ...... ''الترغيب و الترهيب''، كتاب الصوم، الترهيب من إفطار شئى من رمضان من غير عذر، الحديث: ۳، ج۲، ص٦٦.

5 ...... ''الهداية''، كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، ج۱، ص۱۲۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲: حُقّہ، سگار، سگریٹ، چرٹ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے، اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچتا ہو، بلکہ پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا، اگرچہ پیک تھوک دی ہو کہ اس کے باریک اجزا ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔

مسئلہ ۳: شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منھ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں، منھ میں رکھی اور تھوک نگل گیا روزہ جاتا رہا۔ یوہیں دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گیا یا کم ہی تھی [1]، مگر منھ سے نکال کر پھر کھالی یا دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا یا کم تھا، مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا، تو نہیں۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۴: روزہ میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا، اگرچہ سوتے میں ایسا ہوا تو اس روزہ کی قضا واجب ہے۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں رکھی، اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہا تو نہیں ٹوٹا، ورنہ جاتا رہا لیکن اگر وہ تر ہے اور اس کی رطوبت اندر پہنچی تو مطلقاً جاتا رہا، یہی حکم شرم گاہ زن [4] کا ہے، شرمگاہ سے مراد اس باب میں فرج داخل [5] ہے۔ یوہیں اگر ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی، اگر ڈورے کا دوسرا کنارہ باہر رہا اور جلد نکال لی کہ گلنے نہ پائی تو نہیں گیا اور اگر ڈورے کا دوسرا کنارہ بھی اندر چلا گیا یا بوٹی کا کچھ حصہ اندر رہ گیا تو روزہ جاتا رہا۔ [6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: عورت نے پیشاب کے مقام میں روئی کا کپڑا رکھا اور بالکل باہر نہ رہا، روزہ جاتا رہا اور خشک انگلی پاخانہ کے مقام میں رکھی یا عورت نے شرمگاہ میں تو روزہ نہ گیا اور بھیگی تھی یا اس پر کچھ لگا تھا تو جاتا رہا، بشرطیکہ پاخانہ کے مقام میں اُس جگہ رکھی ہو جہاں عمل دیتے وقت حقنہ کا سرا رکھتے ہیں۔ [7] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... مگر فتح القدیر میں فرمایا کہ اگر اتنی ہو کہ بغیر تھوک کے مدد کے حلق سے نیچے اتر سکتی ہے تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر اتنی خفیف ہو کہ لعاب کے ساتھ اتر سکتی ہے ورنہ نہیں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ۱۲ منہ

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، ج۳، ص۴۲۲.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم... إلخ، مطلب: یکره السهر اذا خاف فوت الصبح، ج۳، ص۴۲۲.

4 ...... عورت کی شرمگاہ۔ 5 ...... یعنی شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، ج۳، ص۴۲۳.

و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج۱، ص۲۰۴.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، و "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص۴۲۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ مبالغہ کے ساتھ استنجا کیا، یہاں تک کہ حقنہ رکھنے کی جگہ تک پانی پہنچ گیا، روزہ جاتا رہا اور اتنا مبالغہ چاہیے بھی نہیں کہ اس سے سخت بیماری کا اندیشہ ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸ مرد نے پیشاب کے سوراخ میں پانی یا تیل ڈالا تو روزہ نہ گیا، اگرچہ مثانہ تک پہنچ گیا ہو اور عورت نے شرمگاہ میں ٹپکایا تو جاتا رہا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ دماغ یا شکم کی جھلّی تک زخم ہے، اس میں دوا ڈالی اگر دماغ یا شکم تک پہنچ گئی روزہ جاتا رہا، خواہ وہ دوا تر ہو یا خشک اور اگر معلوم نہ ہو کہ دماغ یا شکم تک پہنچی یا نہیں اور وہ دوا تر تھی، جب بھی جاتا رہا اور خشک تھی تو نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ حقنہ[4] لیا یا نتھنوں سے دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا، روزہ جاتا رہا اور پانی کان میں چلا گیا یا ڈالا تو نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا، مگر جبکہ روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً ہو۔ یوہیں کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی، وہ اُس کے حلق میں چلی گئی روزہ جاتا رہا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھا لیا یا مونھ کھولا تھا اور پانی کا قطرہ یا اولا حلق میں جا رہا روزہ جاتا رہا۔[7] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ دوسرے کا تھوک نگل گیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر لے کر نگل گیا روزہ جاتا رہا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مونھ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا روزہ جاتا رہا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ ڈورا بٹا اسے تر کرنے کے لیے مونھ پر گزارا پھر دوبارہ، سہ بارہ۔ یوہیں کیا روزہ نہ جائے گا مگر جبکہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٢٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٤.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... یعنی کسی دوا کی بتی یا پچکاری پیچھے کے مقام میں چڑھانا جس سے اجابت ہو جائے۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٤.

6 ...... المرجع السابق، ص٢٠٢.

7 ...... المرجع السابق. و "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٧٨.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٣.

9 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ڈورے سے کچھ رطوبت جُدا ہوکر مونھ میں رہی اور تھوک نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶ آنسو مونھ میں چلا گیا اور نگل لیا، اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے مونھ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ پاخانہ کا مقام باہر نکل پڑا تو حکم ہے کہ کپڑے سے خوب پونچھ کر اُٹھے کہ تری بالکل باقی نہ رہے اور اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑا ہوگیا کہ پانی اندر کو چلا گیا تو روزہ فاسد ہوگیا۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ روزہ دار استنجا کرنے میں سانس نہ لے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ عورت کا بوسہ لیا یا چُھوا یا مباشرت کی یا گلے لگایا اور اِنزال ہوگیا تو روزہ جاتا رہا اور عورت نے مرد کو چُھوا اور مرد کو انزال ہوگیا تو روزہ نہ گیا۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے چُھوا اور کپڑا اتنا دبیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو فاسد نہ ہوا اگرچہ انزال ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ قصداً بھر مونھ قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہوگئی تو بھر مونھ ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اُس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی، نہ لوٹائی تو اگر بھر مونھ نہ ہو تو روزہ نہ گیا، اگرچہ لوٹ گئی یا اُس نے خود لوٹائی اور بھر مونھ ہے اور اُس نے لوٹائی، اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اُتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ قے کے یہ احکام اُس وقت ہیں کہ قے میں کھانا آئے یا صفرا[6] یا خون اور بلغم آیا تو مطلقاً روزہ نہ ٹوٹا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ رمضان میں بلا عذر جو شخص علانیہ قصداً کھائے تو حکم ہے کہ اُسے قتل کیا جائے۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص ۱۸۱.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج ۱، ص ۲۰۳.

3 ...... المرجع السابق، ص ۲۰٤.

4 ...... المرجع السابق، ص ۲۰٤ ـ ۲۰۵.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، ج ۳، ص ٤٥٠، وغيره.

6 ...... یعنی کڑوا پانی۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج ۱، ص ۲۰٤.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، مطلب في الكفارة، ج ۳، ص ٤٤٩.

www.dawateislami.net

اُن صورتوں کا بیان جن میں صرف قضا لازم ھے

مسئلہ ۱: یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا پیا یا جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی یا کھانے پینے پر مجبور کیا گیا یعنی اکراہ شرعی [1] پایا گیا، اگرچہ اپنے ہاتھ سے کھایا ہو تو صرف قضا لازم ہے یعنی اُس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑھے گا۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا احتلام ہوا یا قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا اب قصداً کھالیا تو صرف قضا فرض ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳: کان میں تیل ٹپکایا یا پیٹ یا دماغ کی جھلّی تک زخم تھا، اس میں دوا ڈالی کہ پیٹ یا دماغ تک پہنچ گئی یا حقنہ لیا یا ناک سے دوا چڑھائی یا پتھر، کنکری، مٹی، روئی، کاغذ، گھاس وغیرہا ایسی چیز کھائی جس سے لوگ گھن کرتے ہیں یا رمضان میں بلا نیّتِ روزہ روزہ کی طرح رہا یا صبح کو نیّت نہیں کی تھی، دن میں زوال سے پیشتر نیّت کی اور بعد نیّت کھالیا یا روزہ کی نیّت تھی مگر روزہ رمضان کی نیّت نہ تھی یا اس کے حلق میں مینھ کی بوند یا اولا جا رہا یا بہت سا آنسو یا پسینہ نگل گیا یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا جو قابلِ جماع نہ تھی یا مردہ یا جانور سے وطی کی یا ران یا پیٹ پر جماع کیا یا بوسہ لیا یا عورت کے ہونٹ چُوسے یا عورت کا بدن چُھوا اگرچہ کوئی کپڑا حائل ہو، مگر پھر بھی بدن کی گرمی محسوس ہوتی ہو۔

اور ان سب صورتوں میں انزال بھی ہوگیا یا ہاتھ سے منی نکالی یا مباشرت فاحشہ سے انزال ہوگیا یا ادائے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا، اگرچہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو یا عورت روزہ دار سو رہی تھی، سوتے میں اس سے وطی کی گئی یا صبح کو ہوش میں تھی اور روزہ کی نیّت کرلی تھی پھر پاگل ہوگئی اور اسی حالت میں اس سے وطی کی گئی یا یہ گمان کر کے کہ رات ہے، سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھالی حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کر کے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے، افطار کر لیا حالانکہ ڈوبا نہ تھا یا دو شخصوں نے شہادت دی کہ آفتاب ڈوب گیا اور دو نے شہادت دی کہ دن ہے اور اُس نے روزہ افطار کر لیا، بعد کو معلوم ہوا کہ غروب نہیں ہوا تھا ان سب صورتوں میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... اکراہِ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو روزہ نہ توڑے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا۔ اور روزہ دار یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے، کر گزرے گا۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج۳، ص ۴۳۰، ۴۳۶، وغیرہ.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج۳، ص ۴۳۱.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج۳، ص ۴۳۱ ـ ۴۳۹، وغیرہ.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ مسافر نے اقامت کی، حیض ونفاس والی پاک ہوگئی، مجنون کو ہوش ہوگیا، مریض تھا اچھا ہوگیا، جس کا روزہ جاتا رہا اگرچہ جبراً کسی نے تڑوا دیا یا غلطی سے پانی وغیرہ کوئی چیز حلق میں جارہی۔ کافر تھا مسلمان ہوگیا، نابالغ تھا بالغ ہوگیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہوچکی تھی، غروب سمجھ کر افطار کردیا حالانکہ دن باقی تھا ان سب باتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے، اُسے روزے کے مثل گزارنا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا اُن پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵ نابالغ دن میں بالغ ہوا یا کافر دن میں مسلمان ہوا اور وہ وقت ایسا تھا کہ روزہ کی نیّت ہوسکتی ہے اور نیّت کر بھی لی پھر وہ روزہ توڑ دیا تو اس دن کی قضا واجب نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ بچہ کی عمر دس۱۰ سال کی ہوجائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں، اگر پوری طاقت دیکھی جائے اور رکھ کر توڑ دیا تو قضا کا حکم نہ دیں گے اور نماز توڑے تو پھر پڑھوائیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ حیض ونفاس والی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوگئی، اگرچہ ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر اور روزہ کی نیت کرلی تو آج کا روزہ نہ ہوا، نہ فرض نہ نفل اور مریض یا مسافر نے نیّت کی یا مجنون تھا ہوش میں آکر نیّت کی تو ان سب کا روزہ ہوگیا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸ صبح سے پہلے یا بھول کر جماع میں مشغول تھا، صبح ہوتے ہی یا یاد آنے پر فوراً جدا ہوگیا تو کچھ نہیں اور اسی حالت پر رہا تو قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ میّت کے روزے قضا ہوگئے تھے تو اُس کا ولی اس کی طرف سے فدیہ ادا کردے یعنی جب کہ وصیت کی اور مال چھوڑا ہو، ورنہ ولی پر ضروری نہیں کردے تو بہتر ہے۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٤٠.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، مطلب في جواز الإفطار بالتحرى، ج٣، ص٤٤١.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، مطلب في جواز الإفطار بالتحرى، ج٣، ص٤٤٢.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٤١.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، مطلب يكره السهر... إلخ، ج٣، ص٤٢٥.

www.dawateislami.net

اُن صورتوں کا بیان جن میں کفارہ بھی لازم ھے

مسئلہ ۱ رمضان میں روزہ دار مکلّف مقیم نے کہ ادائے روزہ رمضان کی نیّت سے روزہ رکھا اور کسی آدمی کے ساتھ جو قابلِ شہوت ہے، اُس کے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا، انزال ہوا ہو یا نہیں یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا یا کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی پیا یا کوئی چیز لذّت کے لیے کھائی یا پی یا کوئی ایسا فعل کیا، جس سے افطار کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے گمان کرلیا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا، مثلاً فصد یا پچھنا لیا یا سُرمہ لگایا یا جانور سے وطی کی یا عورت کو چُھوا یا بوسہ لیا یا ساتھ لٹایا یا مباشرت فاحشہ کی، مگر ان سب صورتوں میں انزال نہ ہوا یا پاخانہ کے مقام میں خشک انگلی رکھی، اب ان افعال کے بعد قصداً کھالیا۔

تو ان سب صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفّارہ دونوں لازم ہیں اور اگر ان صورتوں میں کہ افطار کا گمان نہ تھا اور اس نے گمان کرلیا اگر کسی مفتی نے فتویٰ دے دیا تھا کہ روزہ جاتا رہا اور وہ مفتی ایسا ہو کہ اہلِ شہر کا اس پر اعتماد ہو، اُس کے فتویٰ دینے پر اُس نے قصداً کھالیا یا اُس نے کوئی حدیث سُنی تھی جس کے صحیح معنی نہ سمجھ سکا اور اُس غلط معنی کے لحاظ سے جان لیا کہ روزہ جاتا رہا اور قصداً کھالیا تو اب کفّارہ لازم نہیں، اگرچہ مفتی نے غلط فتویٰ دیا یا جو حدیث اُس نے سُنی وہ ثابت نہ ہو۔ [1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رمضان کی نیّت کی ہو، اگر دن میں نیّت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ [2] (جوہرہ)

مسئلہ ۳ مسافر بعد صبح کے ضحوۂ کبریٰ سے پہلے وطن کو آیا اور روزہ کی نیّت کرلی پھر توڑ دیا یا مجنون اس وقت ہوش میں آیا اور روزہ کی نیّت کر کے پھر توڑ دیا تو کفارہ نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ کفّارہ لازم ہونے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو، جو روزہ کے منافی ہو یا بغیر اختیار ایسا امر نہ پایا گیا ہو، جس کی وجہ سے روزہ افطار کرنے کی رخصت ہوتی، مثلاً عورت کو اُسی دن میں حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اُسی دن میں ایسا بیمار ہوگیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے اور سفر سے ساقط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری امر ہے۔ یوہیں اگر اپنے کو زخمی کرلیا اور حالت یہ ہوگئی کہ روزہ نہیں رکھ سکتا، کفّارہ ساقط نہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، ج٣، ص٤٤٢ ـ ٤٤٦.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصوم، ص١٨٠ ـ ١٨١.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٦.

www.dawateislami.net

ہوگا۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۵ وہ کام کیا جس سے کفارہ واجب ہوتا ہے پھر بادشاہ نے اُسے سفر پر مجبور کیا کفارہ ساقط نہ ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ مرد کو مجبور کرکے جماع کرایا یا عورت کو مرد نے مجبور کیا پھر اثنائے جماع میں اپنی خوشی سے مشغول رہا یا رہی تو کفارہ لازم نہیں کہ روزہ تو پہلے ہی ٹوٹ چکا ہے۔[3] (جوہرہ) مجبوری سے مراد اکراہِ شرعی ہے، جس میں قتل یا عضو کاٹ ڈالنے یا ضربِ شدید[4] کی صحیح دھمکی دی جائے اور روزہ دار بھی سمجھے کہ اگر میں اس کا کہنا نہ مانوں گا تو جو کہتا ہے، کر گزرے گا۔

مسئلہ ۷ کفارہ واجب ہونے کے لیے بھر پیٹ کھانا ضرور نہیں، تھوڑا سا کھانے سے بھی واجب ہو جائے گا۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۸ تیل لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کرلیا کہ روزہ جاتا رہا یا کسی عالم ہی نے روزہ جانے کا فتویٰ دے دیا، اب اس نے کھا پی لیا جب بھی کفارہ لازم ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹ قے آئی یا بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا اور ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر اس کے بعد کھا لیا تو کفّارہ لازم نہیں اور اگر احتلام ہوا اور اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر کھا لیا تو کفّارہ لازم ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ لعاب تھوک کر چاٹ گیا یا دوسرے کا تھوک نگل گیا تو کفّارہ نہیں، مگر محبوب کا لذت یا معظم دینی[8] کا تبرک کے لیے تھوک نگل گیا تو کفّارہ لازم ہے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے، کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت کا قصد نہ کیا ہو، ورنہ اُن میں کفّارہ دینا ہوگا۔[10] (درمختار)

---

1 ...... ”الجوهرة النيرة“، كتاب الصوم، ص ۱۸۱.

2 ...... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج ۱، ص ۲۰٦.

3 ...... ”الجوهرة النيرة“، كتاب الصوم، ص ۱۸۰ ـ ۱۸۱.

4 ...... یعنی سخت مار۔

5 ...... ”الجوهرة النيرة“، كتاب الصوم، ص ۱۸۰.

6 ...... ”الدرالمختار“، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج ۳، ص ٤٤٦.

7 ...... ”ردالمحتار“، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم... إلخ، مطلب في حكم الاستمناء بالكف، ج ۳، ص ٤۳۱، وغيره.

8 ...... یعنی بزرگ۔

9 ...... ”ردالمحتار“، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في جواز الإفطار بالتحري، ج ۳، ص ٤٤٤.

10 ...... ”الدرالمختار“، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج ۳، ص ٤٤٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲: کچا گوشت کھایا اگرچہ مردار کا ہو تو کفارہ لازم ہے، مگر جبکہ سڑا ہو یا اُس میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو کفارہ نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں، مگر گل ارمنی یا وہ مٹی جس کے کھانے کی اُسے عادت ہے، کھائی تو کفارہ واجب ہے اور نمک اگر تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے، زیادہ کھایا تو نہیں۔[2] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: نجس شوربے میں روٹی بھگو کر کھائی یا کسی کی کوئی چیز غصب کرکے کھالی تو کفارہ واجب ہے اور تھوک میں خون تھا اگرچہ خون غالب ہو، نگل لیا یا خون پی لیا تو کفارہ نہیں۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: کچی بھی کھائی یا پستہ یا اخروٹ مسلّم یا خشک یا بادام مسلّم نگل لیا یا چھلکے سمیت انڈا یا چھلکے کے ساتھ انار کھا لیا تو کفارہ نہیں اور خشک پستہ یا خشک بادام اگر چبا کر کھایا اور اس میں مغز بھی ہو تو کفارہ ہے اور مسلّم نگل لیا ہو تو نہیں، اگرچہ پھٹا ہو اور تر بادام مسلّم نگلنے میں بھی کفارہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: چنے کا ساگ کھایا تو کفارہ واجب، یہی حکم درخت کے پتوں کا ہے جبکہ کھائے جاتے ہوں ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱۷: خربزہ یا تربز کا چھلکا کھایا، اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے گھن کرتے ہوں تو کفارہ نہیں ورنہ ہے۔ کچے چاول، باجرا، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ نہیں، یہی حکم کچے جَو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو کفارہ لازم۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: تِل یا تِل کے برابر کھانے کی کوئی چیز باہر سے مونھ میں ڈال کر بغیر چبائے نگل گیا تو روزہ گیا اور کفارہ واجب۔[6] (درمختار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في جواز الإفطار بالتحري، ج٣، ص٤٤٤ ـ ٤٤٥.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٨١.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٢، ٢٠٥.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٨١.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٢، ٢٠٥.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج١، ص٢٠٢، ٢٠٥.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٥٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ دوسرے نے نوالہ چبا کر دیا، اُس نے کھالیا یا اُس نے خود اپنے مونھ سے نکال کر کھالیا تو کفارہ نہیں۔[1] (عالمگیری) بشرطیکہ اس کے چبائے ہوئے کو لذات یا تبرک نہ سمجھتا ہو۔

مسئلہ ۲۰ سحری کا نوالہ مونھ میں تھا کہ صبح طلوع ہوگئی یا بھول کر کھا رہا تھا، نوالہ مونھ میں تھا کہ یاد آ گیا اور نگل لیا تو دونوں صورتوں میں کفارہ واجب، مگر جب مونھ سے نکال کر پھر کھایا ہو تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ عورت نے نابالغ یا مجنون سے وطی کرائی یا مرد کو وطی کرنے پر مجبور کیا، تو عورت پر کفارہ واجب ہے مرد پر نہیں۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ مُشک، زعفران، کافور، سرکہ کھایا یا خربزہ، تربز، ککڑی، کھیرا، باقلا کا پانی پیا تو کفارہ واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ رمضان میں روزہ دار قتل کے لیے لایا گیا اُس نے پانی مانگا، کسی نے اُسے پانی پلا دیا پھر وہ چھوڑ دیا گیا تو اُس پر کفارہ واجب ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ باری سے بخار آتا تھا اور آج باری کا دن تھا۔ اُس نے یہ گمان کر کے کہ بخار آئے گا روزہ قصداً توڑ دیا تو اس صورت میں کفارہ ساقط ہے۔[6] یوہیں عورت کو معیّن تاریخ پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دن تھا، اُس نے قصداً روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو کفارہ ساقط ہوگیا۔ یوہیں اگر یقین تھا کہ دشمن سے آج لڑنا ہے اور روزہ توڑ ڈالا اور لڑائی نہ ہوئی تو کفارہ واجب نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی غلام ہے، نہ اتنا مال کہ خریدے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل یہاں ہندوستان میں، تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ ۶۰ مساکین کو بھر بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں

---

1 ......

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج۱، ص۲۰۳.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج۱، ص۲۰۵، وغیره.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج۱، ص۲۰۵.

5 ...... المرجع السابق، ص۲۰۶.

6 ...... یعنی کفارہ کی ضرورت نہیں۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، ج۳، ص۴۴۸.

www.dawateislami.net

ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب سے ساٹھ[60] روزے رکھے، پہلے کے روزے محسوب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ[59] رکھ چکا تھا، اگرچہ بیماری وغیرہ کسی عذر کے سبب چُھوٹا ہو، مگر عورت کو حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے یہ ناغے نہیں شمار کیے جائیں گے یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ[60] ہوجانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔[1] (کتب کثیرہ)

مسئلہ ۲۶ اگر دو روزے توڑے تو دونوں کے لیے دو کفارے دے، اگرچہ پہلے کا ابھی کفارہ نہ ادا کیا ہو۔[2] (ردالمحتار) یعنی جب کہ دونوں دو رمضان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ ادا نہ کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کے لیے کافی ہے۔[3] (جوہرہ)

کفارہ کے متعلق دیگر جزئیات کتاب الطلاق باب الظہار میں ان شاءاللہ تعالیٰ معلوم ہوں گی۔

مسئلہ ۲۷ آزاد و غلام، مرد و عورت، بادشاہ و فقیر سب پر روزہ توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے، یہاں تک کہ باندی کو اگر معلوم تھا کہ صبح ہوگئی اُس نے اپنے آقا کو خبر دی کہ ابھی صبح نہ ہوئی اس نے اس کے ساتھ جماع کیا تو لونڈی پر کفارہ واجب ہوگا اور اُس کے مولیٰ پر صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔[4] (ردالمحتار)

روزہ کے مکروهات کا بیان

حدیث ۱ و ۲ بخاری و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔''[5] اور اسی کے مثل طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۳ و ۴ ابن ماجہ و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم و بیہقی و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انھیں روزہ سے سوا پیاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات میں قیام

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في الكفارة، ج٣، ص٤٤٧.
و "الفتاوی الرضوية"، ج١٠، ص٥٩٥، وغيرهما.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في الكفارة، ج٣، ص٤٤٩.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصوم، ص١٨٢.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في الكفارة، ج٣، ص٤٤٧.

5 ...... "صحيح البخاري"، کتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، الحديث: ١٩٠٣، ج١، ص٦٢٨.

www.dawateislami.net

کرنے والے ایسے کہ انھیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔" [1] اور اُسی کے مثل طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

حدیث ۵ و ۶ بیہقی ابو عبیدہ اور طبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا:

"روزہ سپر ہے، جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی، کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔" [2]

حدیث ۷ ابن خزیمہ وابن حبان وحاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا:

"روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو، روزہ تو یہ ہے کہ لغو وبیہودہ باتوں سے بچا جائے۔" [3]

حدیث ۸ ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روزہ دار کو مباشرت کرنے کے بارے میں سوال کیا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انھیں اجازت دی پھر ایک دوسرے صاحب نے حاضر ہوکر یہی سوال کیا تو انھیں منع فرمایا اور جن کو اجازت دی تھی، بوڑھے تھے اور جن کو منع فرمایا: جوان تھے۔" [4]

حدیث ۹ ابوداود وترمذی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے بے شمار بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔ [5]

مسئلہ ۱ جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی ہے۔

مسئلہ ۲ روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لیے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر یا باندی غلام کا آقا بدمزاج ہے کہ نمک کم وبیش ہوگا تو اس کی ناراضی کا باعث ہوگا اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں، چبانے کے لیے یہ عذر ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اُسے کھلائی جائے، نہ حیض ونفاس والی یا کوئی اور بے روزہ ایسا ہے جو اُسے چبا کر دیدے، تو بچہ کے کھلانے کے لیے روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔ [6] (درمختار وغیرہ)

چکھنے کے وہ معنی نہیں جو آج کل عام محاورہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دریافت کرنے کے لیے اُس میں سے تھوڑا کھالینا کہ

---

1 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الصيام، باب ماجاء في الغيبة والرفث للصائم، الحديث: ١٦٩٠، ج٢، ص٣٢٠.
و "السنن الكبرى"، كتاب الصيام، باب الصائم... الخ، الحديث: ٨٣١٣، ج٤، ص٤٤٩.

2 ...... "المعجم الأوسط"، باب العين، الحديث: ٤٥٣٦، ج٣، ص٢٦٤.

3 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب الصوم، باب من أفطر في رمضان ناسيا... إلخ، الحديث: ١٦١١، ج٢، ص٦٧.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصيام، باب كراهية للشاب، الحديث: ٢٣٨٧، ج٢، ص٤٥٧.

5 ...... "جامع الترمذي"، ابواب الصوم، باب ماجاء في السواك للصائم، الحديث: ٧٢٥، ج٢، ص١٧٦.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٥٣، وغيره.

www.dawateislami.net

یوں ہو تو کراہت کیسی روزہ ہی جاتا رہے گا، بلکہ کفارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ بلکہ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ زبان پر رکھ کر مزہ دریافت کرلیں اور اُسے تھوک دیں اس میں سے حلق میں کچھ نہ جانے پائے۔

مسئلہ ۳ کوئی چیز خریدی اور اس کا چکھنا ضروری ہے کہ نہ چکھے گا تو نقصان ہوگا، تو چکھنے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴ بلا عذر چکھنا جو مکروہ بتایا گیا یہ فرض روزہ کا حکم ہے نفل میں کراہت نہیں، جبکہ اس کی حاجت ہو۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے، جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً[3] مکروہ ہے۔ یوہیں مباشرت فاحشہ۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سُرمہ لگانا مکروہ نہیں، مگر جبکہ زینت کے لیے سُرمہ لگایا یا اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت[5] داڑھی ہے تو یہ دونوں باتیں بغیر روزہ کے بھی مکروہ ہیں اور روزہ میں بدرجۂ اَولیٰ۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷ روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں، بلکہ جیسے اور دنوں میں سنّت ہے روزہ میں بھی مسنون ہے۔ مسواک خشک ہو یا تر اگرچہ پانی سے تَر کی ہو، زوال سے پہلے کرے یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں۔[7] (عامۂ کتب) اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر بعد روزہ دار کے لیے مسواک کرنا مکروہ ہے، یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۸ فصد کھلوانا، پچھنے لگوانا مکروہ نہیں جب کہ ضعف کا اندیشہ نہ ہو اور اندیشہ ہو تو مکروہ ہے، اُسے چاہیے کہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج۳، ص۴۵۳.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد ما لا يفسده، ج۳، ص۴۵۳.

3 ...... یعنی چاہے انزال و جماع کا ڈر ہو یا نہ ہو۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب: فيما يكره للصائم، ج۳، ص۴۵۴.

5 ...... یعنی ایک مٹھی۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج۳، ص۴۵۵.

7 ...... "البحر الرائق"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج۲، ص۴۹۱.

مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ اگر مسواک چبانے سے رَیشے چھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو ایسی مسواک روزے میں نہیں کرنا چاہیے۔ ("الفتاوى الرضوية"، ج۱۰، ص۵۱۱).

www.dawateislami.net

غروب تک مؤخر کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔ کلی میں مبالغہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بھر مونھ پانی لے اور وضو وغسل کے علاوہ ٹھنڈ پہنچانے کی غرض سے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈ کے لیے نہانا بلکہ بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر پریشانی ظاہر کرنے کے لیے بھیگا کپڑا لپیٹا تو مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰ پانی کے اندر[3] ریاح خارج کرنے سے روزہ نہیں جاتا، مگر مکروہ ہے اور روزہ دار کو استنجے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔[4] (عالمگیری) یعنی اور دِنوں میں حکم یہ ہے کہ استنجا کرنے میں نیچے کوزور دیا جائے اور روزہ میں یہ مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱ مونھ میں تھوک اکٹھا کرکے نگل جانا بغیر روزہ کے بھی ناپسند ہے اور روزہ میں مکروہ۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں، جس سے ایسا ضعف آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو۔ لہٰذا نانبائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔[6] (درمختار) یہی حکم معمار و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کردیں کہ روزے ادا کرسکیں۔

مسئلہ ۱۳ اگر روزہ رکھے گا تو کمزور ہوجائے گا، کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکے گا تو حکم ہے کہ روزہ رکھے اور بیٹھ کر نماز پڑھے۔[7] (درمختار) جب کہ کھڑا ہونے سے اتنا ہی عاجز ہو جو باب صلاۃ المریض میں گزرا۔

مسئلہ ۱۴ سحری کھانا اور اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے، مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ صبح ہوجانے کا شک ہوجائے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے، مگر افطار اس وقت کرے کہ غروب کا غالب گمان ہو، جب تک گمان

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثالث، فيما يكره للصائم وما لا يكره، ج١، ص١٩٩ ـ ٢٠٠.
2...... المرجع السابق، ص١٩٩، و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في حديث التوسعة على العيال والاكتحال يوم عاشوراء، ج٣، ص٤٥٩. وغيرهما
3...... مثلاً نہر، ندی، تالاب وغیرہ میں نہاتے وقت۔
4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثالث فيمايكره للصائم وما لا يكره، ج١، ص١٩٩.
5...... المرجع السابق، وغيره.
6...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج٣، ص٤٦٠.
7...... المرجع السابق، ص٤٦١.
8...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثالث، فيمايكره للصائم وما لا يكره، ج١، ص٢٠٠.

www.dawateislami.net

غالب نہ ہو افطار نہ کرے، اگرچہ مؤذن نے اذان کہہ دی ہے اور اَبر کے دنوں میں افطار میں جلدی نہ چاہیے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: ایک عادل کے قول پر افطار کرسکتا ہے، جب کہ اس کی بات سچی مانتا ہو اور اگر اس کی تصدیق نہ کرے تو اس کے قول کی بنا پر افطار نہ کرے۔ یوہیں مستور کے کہنے پر بھی افطار نہ کرے اور آج کل اکثر اسلامی مقامات میں افطار کے وقت توپ چلنے کا رواج ہے، اس پر افطار کرسکتا ہے، اگرچہ توپ چلانے والے فاسق ہوں جب کہ کسی عالم محقق توقیت دان محتاط فی الدین کے حکم پر چلتی ہو۔[2]

آج کل کے عام علما بھی اس فن سے ناواقف محض ہیں اور جنتریاں کہ شائع ہوتی ہیں اکثر غلط ہوتی ہیں ان پر عمل جائز نہیں۔ یوہیں سحری کے وقت اکثر جگہ نقارہ بجتا ہے، انھیں شرائط کیساتھ اس کا بھی اعتبار ہے اگرچہ بجانے والے کیسے ہی ہوں۔

مسئلہ ۱۷: سحری کے وقت مرغ کی اذان کا اعتبار نہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ صبح سے بہت پہلے اذان شروع کر دیتے ہیں، بلکہ جاڑے کے دنوں میں تو بعض مرغ دو بجے سے اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ اس وقت صبح ہونے میں بہت وقت باقی رہتا ہے۔ یوہیں بول چال سُن کر اور روشنی دیکھ کر بولنے لگتے ہیں۔[3] (ردالمحتار مع زیادۃ)

مسئلہ ۱۸: صبح صادق کو رات کا مطلقاً چھٹا یا ساتواں حصہ سمجھنا غلط ہے، رہا یہ کہ صبح کس وقت ہوتی ہے اُسے ہم حصہ سوم باب الاوقات میں بیان کرآئے وہاں سے معلوم کریں۔

سحری و اِفطار کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''[4]

حدیث ۲: مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔''[5]

حدیث ۳: طبرانی نے کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا:

---

1 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم... إلخ، مطلب في حدیث التوسعة علی العیال... إلخ، ج۳، ص۴۵۹.

2 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، مطلب في جواز الإفطار التحری، ج۳، ص۴۳۹، وغیرہ.

3 ......

4 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الصوم، باب برکة السحور من غیر ایجاب، الحدیث: ۱۹۲۳، ج۱، ص۶۳۳.

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصیام، باب فضل السحور... إلخ، الحدیث: ۱۰۹۶، ص۵۵۲.

www.dawateislami.net

''تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت اور ثرید اور سحری میں۔'' (1)

حدیث ۴ طبرانی اوسط میں اور ابن حبان صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''اللہ (عزوجل) اور اُس کے فرشتے، سحری کھانے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔'' (2)

حدیث ۵ ابن ماجہ وابن خزیمہ وبیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھانے سے دن کے روزہ پر استعانت کرو اور قیلولہ سے رات کے قیام پر۔'' (3)

حدیث ۶ نسائی باسناد حسن ایک صحابی سے راوی، کہتے ہیں میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سحری تناول فرمارہے تھے، ارشاد فرمایا: ''یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں دی تو اسے نہ چھوڑنا۔'' (4)

حدیث ۷ طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخصوں پر کھانے میں ان شاء اللہ تعالیٰ حساب نہیں، جبکہ حلال کھایا۔ روزہ دار اور سحری کھانے والا اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔'' (5)

حدیث ۸ تا ۱۰ امام احمد ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کُل کی کُل برکت ہے اُسے نہ چھوڑنا، اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔'' (6) نیز عبداللہ بن عمرو وسائب بن یزید وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی قسم کی روایتیں آئیں۔

حدیث ۱۱ بخاری ومسلم وترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔'' (7)

حدیث ۱۲ ابن حبان صحیح میں انھیں سے راوی، کہ فرمایا: ''میری اُمت میری سنت پر رہے گی، جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔'' (8)

---

1 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٦١٢٧، ج٦، ص ٢٥١.

2 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصوم، باب السحور، الحديث: ٣٤٥٨، ج٥، ص١٩٤.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الصيام، باب ماجاء في السحور، الحديث: ١٦٩٣، ج٢، ص٣٢١.

4 ...... "السنن الكبرى" للنسائي، كتاب الصيام، باب فضل السحور، الحديث: ٢٤٧٢، ج٢، ص٧٩.

5 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ١٢٠١٢، ج١١، ص٢٨٥.

6 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٠٨٦، ج٤، ص٢٦.

7 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصوم، باب تعجيل الإفطار، الحديث: ١٩٥٧، ج١، ص٦٤٥.

8 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصوم، باب الإفطار و تعجيله، الحديث: ٣٥٠١، ج٥، ص٢٠٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۳ احمد و ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ''میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے، جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔'' (1)

حدیث ۱۴ طبرانی اوسط میں یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ''تین چیزوں کو اللہ (عزوجل) محبوب رکھتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔'' (2)

حدیث ۱۵ ابوداود و ابن خزیمہ و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا، جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔'' (3)

حدیث ۱۶ امام احمد و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔'' (4)

حدیث ۱۷ ابوداود و ترمذی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلّو پانی پیتے۔'' (5) ابوداود نے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) افطار کے وقت یہ دُعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ. (6)

حدیث ۱۸ نسائی و ابن خزیمہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ''جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان کردے تو اوسے بھی اتنا ہی ملے گا۔'' (7)

حدیث ۱۹ طبرانی کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا۔ فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصوم، باب ماجاء في تعجيل الإفطار، الحديث: ۷۰۰، ج۲، ص۱۶۴.

2 ...... ''المعجم الأوسط''، الحديث: ۷۴۷۰، ج۵، ص۳۲۰.

3 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصيام، باب ما يستحب من تعجيل الفطر، الحديث: ۲۳۵۳، ج۲، ص۴۴۶.

4 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصوم باب ماجاء ما يستحب عليه الإفطار، الحديث: ۶۹۵، ج۲، ص۱۶۲.

5 ...... ''جامع الترمذي''، ابواب الصوم، باب ماجاء ما يستحب عليه الافطار، الحديث: ۶۹۶، ج۲، ص۱۶۲.

6 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصيام، باب القول عند الإفطار، الحديث: ۲۳۵۸، ج۲، ص۴۴۷.

7 ...... ''شعب الإيمان''، باب في الصيام، فصل فيمن فطر صائما، الحديث: ۳۹۵۳، ج۳، ص۴۱۸.

www.dawateislami.net

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام شبِ قدر میں اُس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔" (1)

اور ایک روایت میں ہے، "جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے، رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر دُرود بھیجتے ہیں اور شبِ قدر میں جبرئیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔" (2)

اور ایک روایت میں ہے، "جو روزہ دار کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔" (3)

بیان اُن وجوہ کا جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

حدیث ۱ صحیحین میں اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہتی ہیں حمزہ بن عمرو اسلمی بہت روزے رکھا کرتے تھے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ سفر میں روزہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: "چاہو رکھو، چاہے نہ رکھو۔" (4)

حدیث ۲ صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں سولھویں رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم جہاد میں گئے۔ ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا تو نہ روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انھوں نے ان پر۔ (5)

حدیث ۳ ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ "اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی (یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا) اور مسافر اور دُودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمادیا۔" (6) (کہ اُن کو اجازت ہے کہ اُس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مقدار پوری کرلیں)۔

مسئلہ ۱ سفر و حمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوفِ ہلاک و اکراہ و نقصانِ عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لیے عذر ہیں، ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں۔ (7) (درمختار)

---

1 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٦١٦٢، ج٦، ص ٢٦١.

2 ...... "كنز العمال"، كتاب الصوم، الحديث: ٢٣٦٥٣، ج٨، ص ٢١٥.

3 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصيام، فضائل شهر رمضان، الحديث: ٣٦٠٨، ج٣، ص ٣٠٥ ـ ٣٠٦.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصوم، باب الصوم في السفر والإفطار، الحديث: ١٩٤٣، ج١، ص ٦٤٠.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطرفي الشهر رمضان... إلخ، الحديث: ١١١٦، ص ٥٦٤.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصوم، باب ماجاء في الرخصة في الإفطار للحبلى والمرضع، الحديث: ٧١٥، ج٢، ص ١٧٠.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص ٤٦٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲: سفر سے مراد سفرِ شرعی ہے یعنی اتنی دُور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو، اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لیے ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳: دن میں سفر کیا تو اُس دن کا روزہ افطار کرنے کے لیے آج کا سفر عذر نہیں۔ البتہ اگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گنہگار ہوگا اور اگر سفر کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو کفارہ بھی لازم اور اگر دن میں سفر کیا اور مکان پر کوئی چیز بھول گیا تھا، اُسے لینے واپس آیا اور مکان پر آکر روزہ توڑ ڈالا تو کفارہ واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مسافر نے ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر اقامت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تو روزہ کی نیّت کر لینا واجب ہے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۵: حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہے، تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے، خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی اگرچہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم و خادمہ کو ناقابلِ برداشت ضعف کا غالب گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔[5] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۷: ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم ناکافی ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا

(۲) اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا

(۳) کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اُس کی خبر دی ہو اور اگر نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ نہ اس قسم کے طبیب نے اُسے بتایا، بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب کے کہنے سے افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا۔[6] (ردالمحتار) آج کل کے اکثر اطبا اگر کافر نہیں تو فاسق ضرور ہیں اور نہ سہی تو حاذق طبیب فی زمانہ نایاب سے ہو رہے ہیں، ان لوگوں کا کہنا کچھ قابلِ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الافطار، ج١، ص٢٠٦ ـ ٢٠٧.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٨٦.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٣.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص١٨٣.

و "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٣.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٤.

www.dawateislami.net

اعتبار نہیں نہ ان کے کہنے پر روزہ افطار کیا جائے۔ ان طبیبوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ذرا ذرا سی بیماری میں روزہ کو منع کر دیتے ہیں، اتنی بھی تمیز نہیں رکھتے کہ کس مرض میں روزہ مُضر ہے کس میں نہیں۔

مسئلہ ۸ باندی کو اپنے مالک کی اطاعت میں فرائض کا موقع نہ ملے تو یہ کوئی عذر نہیں۔ فرائض ادا کرے اور اتنی دیر کے لیے اُس پر اطاعت نہیں۔ مثلاً فرض نماز کا وقت تنگ ہو جائے گا تو کام چھوڑ دے اور فرض ادا کرے اور اگر اطاعت کی اور روزہ توڑ دیا تو کفارہ دے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ عورت کو جب حیض و نفاس آ گیا تو روزہ جاتا رہا اور حیض سے پورے دس دن رات میں پاک ہوئی تو بہر حال کل کا روزہ رکھے اور کم میں پاک ہوئی تو اگر صبح ہونے کو اتنا عرصہ ہے کہ نہا کر خفیف سا وقت بچے گا تو بھی روزہ رکھے اور اگر نہا کر فارغ ہونے کے وقت صبح چمکی تو روزہ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ حیض و نفاس والی کے لیے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً، روزہ کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں۔[3] (جوہرہ) مگر چھپ کر کھانا اَولیٰ ہے خصوصاً حیض والی کے لیے۔

مسئلہ ۱۱ بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوف صحیح یا نقصانِ عقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ روزہ توڑنے پر مجبور کیا گیا تو اسے اختیار ہے اور صبر کیا تو اجر ملے گا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ سانپ نے کاٹا اور جان کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں روزہ توڑ دیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ جن لوگوں نے ان عذروں کے سبب روزہ توڑا، اُن پر فرض ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں۔ فلہٰذا اگر ان روزوں کے پہلے نفل روزے رکھے تو یہ نفلی روزے ہو گئے، مگر حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا رکھ لیں۔

حدیث میں فرمایا: ''جس پر اگلے رمضان کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے اس کے اس رمضان کے روزے قبول نہ ہوں گے۔''[7]

---

1 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٤.

2 ...... ''الفتاوی الهندية''، کتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التی تبيح الإفطار، ج١، ص٢٠٧.

3 ...... ''الجوهرة النيرة''، کتاب الصوم، ص١٨٦.

4 ...... ''الفتاوی الهندية''، کتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التی تبيح الإفطار، ج١، ص٢٠٧.

5 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٢.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٨٦٢٩، ج٣، ص٢٦٦.

www.dawateislami.net

اور اگر روزے نہ رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو اب پہلے اس رمضان کے روزے رکھ لے، قضا نہ رکھے، بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قضا کی نیّت کی جب بھی قضا نہیں بلکہ اُسی رمضان کے روزے ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ خود اس مسافر کو اور اُس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضرر نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سفر میں بہتر ہے ورنہ نہ رکھنا بہتر۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ اگر یہ لوگ اپنے اُسی عذر میں مر گئے، اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیّت کر جائیں پھر بھی وصیّت کی تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور اگر اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے، مگر نہ رکھے تو وصیّت کر جانا واجب ہے اور عمداً نہ رکھے ہوں تو بدرجۂ اَولیٰ وصیّت کرنا واجب ہے اور وصیّت نہ کی، بلکہ ولی نے اپنی طرف سے دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ولی پر دینا واجب نہ تھا۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ ہر روزہ کا فدیہ بقدر صدقہ فطر ہے اور تہائی مال میں وصیّت اس وقت جاری ہوگی، جب اس میت کے وارث بھی ہوں اور اگر وارث نہ ہوں اور سارے مال سے فدیہ ادا ہوتا ہو تو سب فدیہ میں صرف کر دینا لازم ہے۔ یوہیں اگر وارث صرف شوہر یا زوجہ ہے تو تہائی نکالنے کے بعد ان کا حق دیا جائے، اس کے بعد جو کچھ بچے اگر فدیہ میں صرف ہوسکتا ہے تو صرف کر دیا جائے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ وصیّت کرنا صرف اتنے ہی روزوں کے حق میں واجب ہے جن پر قادر ہوا تھا، مثلاً دس قضا ہوئے تھے اور عذر جانے کے بعد پانچ پر قادر ہوا تھا کہ انتقال ہو گیا تو پانچ ہی کی وصیّت واجب ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ ایک شخص کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا۔[6] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲۰ اعتکاف واجب اور صدقۂ فطر کا بدلہ اگر ورثہ ادا کر دیں تو جائز ہے اور اُن کی مقدار وہی بقدر صدقۂ فطر

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٥.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج١، ص٢٠٧.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٧.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٦٧.

6 ...... انظر: "فتح القدير"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٢، ص٢٧٩.

www.dawateislami.net

ہے اور زکاۃ دینا چاہیں تو جتنی واجب تھی اُس قدر نکالیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں بوجہ گرمی کے روزہ نہیں رکھ سکتا، مگر جاڑوں[3] میں رکھ سکے گا تو اب افطار کرلے اور اُن کے بدلے کے جاڑوں میں رکھنا فرض ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے، تو فدیہ صدقۂ نفل ہوکر رہ گیا ان روزوں کی قضا رکھے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک[6] شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵ قسم[8] یا قتل[9] کے کفارہ کا اس پر روزہ ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس روزہ کا فدیہ نہیں اور روزہ توڑنے یا ظہار[10] کا کفارہ اس پر ہے، تو اگر روزہ نہ رکھ سکے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے۔[11] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص ٤٧١.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص ٤٧١، وغيره.

3 ...... سردیوں۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٧٢.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج١، ص٢٠٧.

6 ...... یعنی مالک بنا دینا۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٧٢، وغيره.

8 ...... قسم کے کفارے میں تین روزے ہیں۔

9 ...... یعنی قتل خطا کے کفارے میں دو ماہ کے روزے ہیں۔

10 ...... ظہار کے کفارے میں دو ماہ کے روزے ہیں۔ ("النتف في الفتاوى"، کتاب الصوم، ص٩٣ ـ ٩٤).

11 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج١، ص٢٠٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ کسی نے ہمیشہ روزہ رکھنے کی منّت مانی اور برابر روزے رکھے تو کوئی کام نہیں کرسکتا جس سے بسر اوقات ہو تو اُسے بقدرِ ضرورت افطار کی اجازت ہے اور ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے اور اس کی بھی قوت نہ ہو تو استغفار کرے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے کہ توڑے گا تو قضا واجب ہوگی اور یہ گمان کر کے کہ اس کے ذمّہ کوئی روزہ ہے، شروع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو کچھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد نہ توڑا تو اب نہیں توڑ سکتا، توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ نفل روزہ قصداً نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا، مثلاً اثنائے روزہ میں حیض آگیا، جب بھی قضا واجب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ عیدین یا ایّامِ تشریق میں روزۂ نفل رکھا تو اس روزہ کا پورا کرنا واجب نہیں، نہ اُس کے توڑنے سے قضا واجب، بلکہ اس روزہ کا توڑ دینا واجب ہے اور اگر ان دنوں میں روزہ رکھنے کی منّت مانی تو منّت پوری کرنی واجب ہے مگر ان دنوں میں نہیں بلکہ اور دنوں میں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے، مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینے کے لیے یہ عذر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور بشرطیکہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے اور اس میں بھی عصر کے قبل تک توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ کسی نے یہ قسم کھائی کہ اگر تو روزہ نہ توڑے تو میری عورت کو طلاق ہے، تو اُسے چاہیے کہ اس کی قسم سچی کر دے یعنی روزہ توڑ دے اگرچہ روزۂ قضا ہو[6] اگرچہ بعد زوال ہو۔ (درمختار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٧٢.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٧٣.

3 ...... المرجع السابق، ص٤٧٤.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٧٤.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٧٥ ـ ٤٧٧.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج١، ص٢٠٨.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج٣، ص٤٧٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۲ اُس کی کسی بھائی نے دعوت کی تو ضحوۂ کبریٰ کے قبل روزۂ نفل توڑ دینے کی اجازت ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور منّت وقسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لیے تو شوہر تڑوا سکتا ہے مگر توڑے گی تو قضا واجب ہوگی، مگر اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے یا شوہر اور اُس کے درمیان جدائی ہو جائے یعنی طلاق بائن دیدے یا مر جائے ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ حرج نہ ہو مثلاً وہ سفر میں ہے یا بیمار ہے یا احرام میں ہے تو ان حالتوں میں بغیر اجازت کے بھی قضا رکھ سکتی ہے، بلکہ اگر وہ منع کرے جب بھی اور ان دنوں میں بھی بے اس کی اجازت کے نفل نہیں رکھ سکتی۔ رمضان اور قضائے رمضان کے لیے شوہر کی اجازت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ اس کی ممانعت پر بھی رکھے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ باندی غلام بھی علاوہ فرائض کے مالک کی اجازت بغیر نہیں رکھ سکتے۔ ان کا مالک چاہے تو تڑوا سکتا ہے۔ پھر اُس کی قضا مالک کی اجازت پر یا آزاد ہونے کے بعد رکھیں۔ البتہ غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا تو کفارہ کے روزے بغیر مولیٰ کی اجازت کے رکھ سکتا ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ مزدور یا نوکر اگر نفل روزہ رکھے تو کام پورا ادا نہ کر سکے گا تو مستاجر یعنی جس کا نوکر ہے یا جس نے مزدوری پر اُسے رکھا ہے، اُس کی اجازت کی ضرورت ہے اور کام پورا کر سکے تو کچھ ضرورت نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶ لڑکی کو باپ اور ماں کو بیٹے اور بہن کو بھائی سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں اور ماں باپ اگر بیٹے کو روزۂ نفل سے منع کر دیں، اس وجہ سے کہ مرض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اطاعت کرے۔[5] (ردالمحتار)

روزۂ نفل کے فضائل

(۱) عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں کو بھی رکھے۔

حدیث ۱ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورا کا روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔[6]

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص٤٧٧.
2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص٤٧٧.
3 ...... المرجع السابق، ص٤٧٨.
4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص٤٧٨.
5 ...... المرجع السابق، ص٤٧٨.
6 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الصیام، باب ای یوم یصام في عاشوراء، الحدیث: ١١٣٤، ص٥٧٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ مسلم وابوداود وترمذی ونسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلاۃ اللّیل ہے۔" (1)

حدیث ۳ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورا کا دن اور یہ رمضان کا مہینہ۔ (2)

حدیث ۴ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے، یہود کو عاشورا کے دن روزہ دار پایا، ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی، یہ عظمت والا دن ہے کہ اس میں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا، لہٰذا موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اُس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمھارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خود بھی روزہ رکھا اور اُس کا حکم بھی فرمایا۔ (3)

حدیث ۵ صحیح مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مجھے اللہ (عزوجل) پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" (4)

(۲) عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ۔

حدیث ۶ تا ۱۰ صحیح مسلم وسنن ابی داود وترمذی ونسائی وابن ماجہ میں ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مجھے اللہ (عزوجل) پر گمان ہے، کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، الحديث: ١١٦٣، ص ٥٩١.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصوم، باب صوم يوم عاشوراء، الحديث: ٢٠٠٦، ج ١، ص ٦٥٧.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، الحديث: ١٢٨ ـ (١١٣٠)، ص ٥٧١.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عزوجل کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اس کی یادگار قائم کرنا درست ومحبوب ہے کہ وہ نعمت خاصہ یاد آئیگی اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب ہوگا۔ خود قرآنِ عظیم میں ارشاد فرمایا: ﴿وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ﴾ (پ ۱۳، ابرٰھیم: ۵) "خدا کے انعام کے دنوں کو یاد کرو۔"

اور ہم مسلمانوں کے لیے ولادت اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کون سا دن ہوگا، جس کی یادگار قائم کریں کہ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل میں ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے صدقہ میں تو عید عید ہوئی اسی وجہ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا: کہ ((فِيهِ وُلِدْتُ)) ("صحيح مسلم"، كتاب الصيام، الحديث: ١٩٨ ـ (١١٦٢)، ص ٥٩١) اس دن میری ولادت ہوئی۔ ۱۲ منہ

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر... إلخ، الحديث: ١١٦٢، ص ٥٨٩.

www.dawateislami.net

دیتا ہے۔'' [1] اور اس کے مثل سہل بن سعد و ابو سعید خدری و عبداللہ بن عمرو زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۱۱ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیہقی و طبرانی روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر بتاتے۔ [2] مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے، اُسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ کہ ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ [3]

(۳) شوال میں چھ دن کے روزے [4] جنھیں لوگ شش عید کے روزے کہتے ہیں۔

حدیث ۱۲ و ۱۳ مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔'' [5] اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۱۴ و ۱۵ نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد و طبرانی و بزار جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لیے تو اُس نے پورے سال کا روزہ رکھا، کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی تو ماہِ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔'' [6]

حدیث ۱۶ طبرانی اوسط میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا، جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔'' [7]

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر... إلخ، الحديث: ١١٦٢، ص٥٨٩.

2 ...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٦٨٠٢، ج٥، ص١٢٧.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصيام، باب في صوم يوم عرفة بعرفة، الحديث: ٢٤٤٠، ج٢، ص٤٧٩.

4 ...... بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، تب بھی حرج نہیں۔ کذا فی الدر ۱۲ منہ

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباعا لرمضان، الحديث: ١١٦٤، ص٥٩٢.

6 ...... "السنن الكبرى" للنسائي، كتاب الصيام، باب صيام ستة ايام من شوال، الحديث: ٢٨٦٠ ـ ٢٨٦١، ج٢، ص١٦٢ـ١٦٣.

7 ...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٨٦٢٢، ج٦، ص٢٣٤.

www.dawateislami.net

(۴) شعبان کا روزہ اور پندرھویں شعبان کے فضائل۔

حدیث ۱۷ طبرانی و ابن حبان معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے، مگر کافر اور عداوت والے کو۔'' (1)

حدیث ۱۸ و ۱۹ بیہقی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''میرے پاس جبرئیل آئے اور یہ کہا: یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے، اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب (2) کے بکریوں کے بال ہیں، مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی مداومت کرنے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔'' (3) امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو روایت کی، اس میں قاتل کا بھی ذکر ہے۔

حدیث ۲۰ بیہقی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل شعبان کی پندرھویں شب میں تجلّی فرماتا ہے، استغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور طالبِ رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں، اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔'' (4)

حدیث ۲۱ ابن ماجہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اُس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک وتعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی

---

1 ...... ''الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان''، كتاب الحظر والإباحة، باب ماجاء في التباغض... إلخ، الحديث: ٥٦٣٦، ج٧، ص٤٧٠.
جن دو شخصوں میں کوئی دنیوی عداوت ہو تو اس رات کے آنے سے پہلے انہیں چاہیے کہ ہر ایک دوسرے سے مل جائے اور ہر ایک دوسرے کی خطا معاف کردے تاکہ مغفرت الٰہی انہیں بھی شامل ہو۔ انہیں احادیث کی بنا پر بحمدہ تعالیٰ یہاں بریلی میں اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہم الاقدس نے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ ۱۴ چودہ شعبان کو رات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملتے اور عفو تقصیر کراتے اور جگہ کے مسلمان بھی ایسا ہی کریں تو نہایت انسب وبہتر ہو۔ ۱۲ منہ

2 ...... عرب میں بنی کلب ایک قبیلہ ہے، جن کے یہاں بکریاں بکثرت ہوتی تھیں۔ ۱۲ منہ

3 ...... ''شعب الإيمان''، باب في الصيام، ماجاء في ليلة النصف من شعبان، الحديث: ٣٨٣٧، ج٣، ص٣٨٣.

4 ...... ''شعب الإيمان''، باب في الصيام، ماجاء في ليلة النصف من شعبان، الحديث: ٣٨٣٥، ج٣، ص٣٨٢.

www.dawateislami.net

دُوں، ہے کوئی مبتلا کہ اُسے عافیت دُوں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔'' [1]

حدیث ۲۲ اُم المومنین صدیقہ فرماتی ہیں: حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے میں نے نہ دیکھا۔ [2]

(۵) ہر مہینے میں تین روزے خصوصاً ایّام بیض تیرہ، چودہ، پندرہ۔

حدیث ۲۳ و ۲۴ بخاری و مسلم و نسائی ابو ہریرہ اور مسلم ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیّت فرمائی، ان میں ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھوں۔ [3]

حدیث ۲۵ و ۲۶ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔'' [4] اسی کے مثل قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی۔

حدیث ۲۷ و ۲۸ امام احمد و ابن حبان ابن عباس اور بزار مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔'' [5]

حدیث ۲۹ طبرانی میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جس سے ہو سکے، ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔'' [6]

حدیث ۳۰ امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ابو ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو۔'' [7]

حدیث ۳۱ نسائی نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چار چیزوں کو

---

1 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب إقامة الصلوات... إلخ، باب ماجاء في ليلة النصف من شعبان، الحديث: ١٣٨٨، ج٢، ص١٦٠.

2 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصوم، باب ماجاء في وصال شعبان برمضان، الحديث: ٧٣٦، ج٢، ص١٨٢.

3 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الصوم، باب صيام البيض ثلاث عشرة... إلخ، الحديث: ١٩٨١، ج١، ص٦٥١.

4 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر... إلخ، الحديث: ١٨٧ـ(١١٥٩)،١٩٧ـ(١١٦٢)، ص٥٨٧، ٥٩٠.

5 ...... ''مسند البزار''، مسند علي بن طالب، الحديث: ٦٨٨، ج٢، ص٢٧١.

6 ...... ''المعجم الكبير''، الحديث: ٦٠، ج٢٥، ص٣٥.

7 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصوم، باب ماجاء في صوم ثلاثة ايام من كل شهر... إلخ، الحديث: ٧٦١، ج٢، ص١٩٣.

www.dawateislami.net

نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورا اور عشرۂ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔ (1)

حدیث ۳۲ نسائی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایام بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے، نہ سفر میں، نہ حضر میں۔ (2)

(٦) پیر اور جمعرات کے روزے۔

حدیث ۳۳ تا ۳۵ سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔'' (3) اسی کے مثل اسامہ بن زید و جابر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی۔

حدیث ۳۶ ابن ماجہ انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پیر اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے، اس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: ان دونوں دِنوں میں اللہ تعالٰی ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے، مگر وہ دو شخص جنھوں نے باہم جدائی کر لی ہے، ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے: ''انھیں چھوڑو، یہاں تک کہ صلح کر لیں۔'' (4)

حدیث ۳۷ ترمذی شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (5)

حدیث ۳۸ صحیح مسلم شریف میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے پیر کے دن روزے کا سبب دریافت کیا گیا، فرمایا: ''اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔'' (6)

(٧) بعض اور دنوں کے روزے۔

حدیث ۳۹ ابو یعلٰی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چہار شنبہ اور

---

1 ...... "سنن النسائي"، كتاب الصيام، باب كيف يصوم ثلاثة ايام من كل شهر... إلخ، الحديث: ٢٤١٣، ص٣٩٥.

2 ...... "سنن النسائي"، كتاب الصيام، باب صوم النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بأبي هو وامي... إلخ، الحديث: ٢٣٤٢، ص٣٨٦.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصوم، باب ماجاء في صوم يوم الاثنين و الخميس، الحديث: ٧٤٧، ج٢، ص١٨٧.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ما جاء في الصيام، باب صيام يوم الاثنين و الخميس، الحديث: ١٧٤٠، ج٢، ص٣٤٤.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصوم، باب ماجاء في صوم يوم الاثنين و الخميس، الحديث: ٧٤٥، ج٢، ص١٨٦.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر... إلخ، الحديث: ١٩٨ـ(١١٦٢)، ص٥٩١.

www.dawateislami.net

پنج شنبہ کو روزے رکھے، اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھ دی جائے گی۔'' (1)

حدیث ۴۰ تا ۴۲ طبرانی اوسط میں انھیں سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے چہار شنبہ و پنجشنبہ و جُمُعَہ کو روزے رکھے، اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا، جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔'' (2)

اور انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت میں ہے، کہ ''جنت میں موتی اور یاقوت و زبرجد کا محل بنائے گا اور اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھ دی جائے گی۔'' (3)

اور ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت میں ہے، کہ ''جو ان تین دنوں کے روزے رکھے پھر جُمُعَہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدق کرے تو جو گناہ کیا ہے، بخش دیا جائے گا اور ایسا ہو جائے گا جیسے اُس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔'' (4) مگر خصوصیت کے ساتھ جُمُعَہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

حدیث ۴۳ مسلم و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''راتوں میں سے جُمُعَہ کی رات کو قیام کے لیے اور دِنوں میں جُمُعَہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرو، ہاں کوئی کسی قسم کا روزہ رکھتا تھا اور جُمُعَہ کا دن روزہ میں واقع ہو گیا تو حرج نہیں۔'' (5)

حدیث ۴۴ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ انھیں سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جُمُعَہ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے، مگر اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔'' (6) اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے، ''جُمُعَہ کا دن عید ہے، لہٰذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو، مگر یہ کہ اس کے قبل یا بعد روزہ رکھو۔'' (7)

حدیث ۴۵ صحیح بخاری و مسلم میں محمد بن عباد سے ہے کہ جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا، کیا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جُمُعَہ کے روزہ سے منع فرمایا؟ کہا: ہاں، اس گھر کے رب کی قسم۔ (8)

---

1 ...... "مسند أبي يعلى"، مسند عبد الله بن عمر، الحديث: ٥٦١٠، ج٥، ص١١٥.

2 ...... "المعجم الأوسط"، الحديث: ٢٥٣، ج١، ص٨٧. 3 ...... "المعجم الأوسط"، الحديث: ٢٥٤، ج١، ص٨٧.

4 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصيام، صوم شوال والأربعاء والخميس والجمعة، الحديث: ٣٨٧٢، ج٣، ص٣٩٧.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب كراهية إفراد يوم الجمعة... إلخ، الحديث: ١٤٨-(١١٤٤)، ص٥٧٦.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب كراهية إفراد يوم الجمعة... إلخ، الحديث: ١١٤٤، ص٥٧٦.

7 ...... "صحيح ابن خزيمة"، كتاب الصيام، باب الدليل على ان يوم الجمعة يوم عيد... إلخ، الحديث: ٢١٦١، ج٣، ص٣١٥.

8 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصيام، باب كراهية إفراد يوم الجمعة... إلخ، الحديث: ١١٤٣، ص٥٧٥.

www.dawateislami.net

منّت کے روزہ کا بیان

شرعی منّت جس کے ماننے سے شرعاً اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے، اس کے لیے مطلقاً چند شرطیں ہیں۔

(۱) ایسی چیز کی منت ہو کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو، عیادتِ مریض اور مسجد میں جانے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی منت نہیں ہوسکتی۔

(۲) وہ عبادت خود بالذات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو، لہٰذا وضو و غسل و نظرِ مصحف کی منّت صحیح نہیں۔

(۳) اس چیز کی منّت نہ ہو جو شرع نے خود اس پر واجب کی ہو، خواہ فی الحال یا آئندہ مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منّت صحیح نہیں کہ یہ چیزیں تو خود ہی واجب ہیں۔

(۴) جس چیز کی منّت مانی وہ خود بذاتہٖ کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منّت صحیح ہو جائے گی، مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے، اگر اس کی منّت مانی تو منّت ہو جائے گی اگرچہ حکم یہ ہے کہ اُس دن نہ رکھے، بلکہ کسی دوسرے دن رکھے کہ یہ ممانعت عارضی ہے یعنی عید کے دن ہونے کی وجہ سے، خود روزہ ایک جائز چیز ہے۔

(۵) ایسی چیز کی منت نہ ہو جس کا ہونا محال ہو، مثلاً یہ منت مانی کہ کل گزشتہ میں روزہ رکھوں گا یہ منت صحیح نہیں۔ [1]

مسئلہ ۱: منت صحیح ہونے کے لیے کچھ یہ ضرور نہیں کہ دل میں اس کا ارادہ بھی ہو، اگر کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے منت کے الفاظ جاری ہوگئے منت صحیح ہوگئی یا کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر ایک دن کا روزہ رکھنا ہے اور زبان سے ایک مہینہ نکلا مہینے بھر کا روزہ واجب ہوگیا۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: ایّامِ منہیّہ یعنی عید و بقرعید اور ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں کے روزے رکھنے کی منت مانی اور انھیں دِنوں میں رکھ بھی لیے تو اگرچہ یہ گناہ ہوا مگر منت ادا ہوگئی۔ [3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: اس سال کے روزے کی منت مانی تو ایّامِ منہیّہ چھوڑ کر باقی دنوں میں روزے رکھے اور ان دنوں کے بدلے کے اور دنوں میں رکھے اور اگر ایّامِ منہیّہ میں بھی رکھ لیے تو منت پوری ہوگئی مگر گنہگار رہا۔ یہ حکم اُس وقت ہے کہ ایّام

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب السادس في النذر، ج۱، ص۲۰۸.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب في الكلام على النذر، ج۳، ص۴۸۲.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب السادس في النذر، ج۱، ص۲۰۹.

3 ...... "الدرالمختار" كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص ۴۸۱ ـ ۴۸۳، وغيره.

www.dawateislami.net

منہیّہ سے پہلے منت مانی اور اگر ایّا م منہیّہ گزرنے کے بعد مثلاً ذی الحجہ کی چودھویں شب میں اس سال کے روزے کی منت مانی تو ختم ذی الحجہ تک روزہ رکھنے سے منت پوری ہوگئی کہ یہ سال ختم ذی الحجہ پر ختم ہوجاتا ہے اور رمضان سے پہلے اس سنہ کے روزے کی منت مانی تھی تو رمضان کے بدلے کے روزے اس کے ذمہ نہیں۔

اور اگر منّت میں پے در پے روزہ کی شرط یا نیّت کی جب بھی جن دنوں میں روزہ کی ممانعت ہے، اُن میں روزہ نہ رکھے۔ مگر بعد میں پے در پے ان دنوں کی قضا رکھے اور اگر ایک دن بھی بے روزہ رہا تو اس دن کے پہلے جتنے روزے رکھے تھے، ان سب کا اعادہ کرے اور اگر ایک سال کے روزے کی منّت کی تو سال بھر روزہ رکھنے کے بعد پینتیس ۳۵ یا چونتیس ۳۴ دن کے اور رکھے یعنی ماہِ رمضان اور پانچ دن ایّا م ممنوعہ کے بدلے کے، اگرچہ ان دنوں میں بھی اُس نے روزے رکھے ہوں کہ اس صورت میں یہ نا کافی ہیں۔ البتہ اگر یوں کہا کہ ایک سال کے روزے پے در پے رکھوں گا تو اب ان پینتیس ۳۵ دنوں کے روزوں کی ضرورت نہیں، مگر اس صورت میں اگر پے در پے نہ ہوں گے تو سرے سے پھر رکھنے ہوں گے، مگر ایّا م ممنوعہ میں نہ رکھے بلکہ سال پورا ہونے پر پانچ دن علی الاتصال رکھ لے۔ (1) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: منّت کے الفاظ میں یمین (2) کا بھی احتمال ہے، لہٰذا یہاں چھ صورتیں ہوں گی۔

(۱) ان لفظوں سے کچھ نیّت نہ کی نہ منّت کی نہ یمین کی۔

(۲) فقط منت کی نیّت کی یعنی یمین ہونے نہ ہونے کسی کا ارادہ نہ کیا۔

(۳) منت کی نیّت کی اور یہ کہ یمین نہیں۔

(۴) یمین کی نیّت کی اور یہ کہ منّت نہیں۔

(۵) منت اور یمین دونوں کی نیّت کی۔

(۶) فقط یمین کی نیّت کی اور منت ہونے یا نہ ہونے کسی کی نہیں۔

پہلی تین صورتوں میں فقط منت ہے کہ پوری نہ کرے تو قضا دے اور چوتھی صورت میں یمین ہے کہ اگر پوری نہ کی تو کفارہ دینا ہوگا۔ پانچویں اور چھٹی صورتوں میں منت اور یمین دونوں ہیں، پوری نہ کرے تو منّت کی قضا دے اور یمین کا کفارہ۔ (3) (تنویر الابصار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب في الكلام على النذر، ج٣، ص٤٨٢ ـ ٤٨٤.

2 ...... یعنی قسم۔

3 ...... "تنويرالأبصار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٤٨٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ اس مہینے کے روزے کی منت مانی اور اس میں ایامِ منہیّہ ہیں تو اُن میں روزے نہ رکھے، بلکہ اُن کے بدلے کے بعد میں رکھے اور رکھ لیے تو گنہگار ہوا مگر منت پوری ہوگئی اور اس صورت میں پورے ایک مہینے کے روزے واجب نہیں، بلکہ منت ماننے کے وقت سے اُس مہینے میں جتنے دن باقی ہیں اُن دنوں میں روزے واجب ہیں اور اگر وہ مہینہ رمضان کا تھا تو منت ہی نہ ہوئی کہ رمضان کے روزے تو خود ہی فرض ہیں۔ ہاں اگر ماہِ رمضان کے روزوں کی منت مانی اور رمضان آنے سے پہلے انتقال ہوگیا تو ایک ماہ تک مسکین کو کھانا کھلانے کی وصیّت واجب ہے۔

اور اگر کسی معیّن مہینے کی منت مانی، مثلاً رجب یا شعبان کی تو پورے مہینہ کا روزہ ضرور ہے، وہ مہینہ اونتیس کا ہو تو اونتیس روزے اور تیس کا ہو تو تیس اور ناغہ نہ کرے پھر اگر کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اس کو بعد میں رکھ لے پورے مہینے کے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔[1] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ٦ ایک مہینے کے روزے کی منت مانی تو پورے تیس دن کے روزے واجب ہیں، اگرچہ جس مہینے میں رکھے وہ انتیس ہی کا ہوا اور یہ بھی ضرور ہے کہ کوئی روزہ ایامِ منہیّہ میں نہ ہو کہ اس صورت میں اگر ایامِ منہیّہ میں روزے رکھے تو گنہگار تو ہوا ہی، وہ روزے بھی ناکافی ہیں اور پے درپے کی شرط لگائی یا دل میں نیّت کی تو یہ بھی ضرور ہے کہ ناغہ نہ ہونے پائے اگر ناغہ ہوا، اگرچہ ایّامِ منہیّہ میں تو اب سے ایک مہینے کے علی الاتصال روزے رکھے یعنی یہ ضرور ہے کہ ان تیس دنوں میں کوئی دن ایسا نہ ہو، جس میں روزہ کی ممانعت ہے اور پے درپے کی نہ شرط لگائی، نہ نیّت میں ہے تو متفرق طور پر تیس روزے رکھ لینے سے بھی منت پوری ہوجائے گی۔

اور اگر عورت نے ایک ماہ پے درپے روزے رکھنے کی منّت مانی تو اگر ایک مہینہ یا زیادہ طہارت کا زمانہ اُسے ملتا ہے تو ضرور ہے کہ ایسے وقت شروع کرے کہ حیض آنے سے پیشتر تیس دن پورے ہوجائیں، ورنہ حیض آنے کے بعد اب سے تیس پورے کرنے ہوں گے اور اگر مہینہ پورا ہونے سے پہلے اُسے حیض آجایا کرتا ہے تو حیض سے پہلے جتنے روزے رکھ چکی ہے، انھیں حساب کرلے جو باقی رہ گئے، انھیں حیض ختم ہونے کے بعد متصلاً بلاناغہ پورا کرلے۔[2] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۷ پے درپے روزے کی منت مانی تو ناغہ کرنا جائز نہیں اور متفرق طور پر مثلاً دس روزے کی منت مانی تو لگاتار رکھنا جائز ہے۔[3] (بحر)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، ج۳، ص٤٨٤، ٤٨٦، وغیرہ.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، مطلب في صوم الست من شوال، ج۳، ص ٤٨٦، وغیرهما.

3 ...... "البحر الرائق"، کتاب الصوم، فصل في النذر، ج٢، ص٥١٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ منت دو قسم ہے۔

ایک معلّق کہ میرا فلاں کام ہو جائے گا یا فلاں شخص سفر سے آجائے تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہا ہے۔

دوسری غیر معلّق جو کسی چیز کے ہونے، نہ ہونے پر موقوف نہیں بلکہ یہ کہ اللہ (عزوجل) کے لیے میں اپنے اوپر اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہا واجب کرتا ہوں۔ غیر معلّق میں اگرچہ وقت یا جگہ وغیرہ معیّن کرے، مگر منت پوری کرنے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اس سے پیشتر یا اس کے غیر میں نہ ہو سکے، بلکہ اگر اس وقت سے پیشتر روزے رکھ لیے یا نماز پڑھ لی وغیرہ وغیرہ تو منت پوری ہوگئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹ اس رجب کے روزے کی منت مانی اور جمادی الآخرہ میں روزے رکھ لیے اور یہ مہینہ انتیس کا ہوا، اگر یہ رجب بھی انتیس کا ہو تو پوری ہوگئی ایک اور روزہ کی ضرورت نہیں اور تیس کا ہوا تو ایک روزہ اور رکھے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ اس رجب کے روزہ کی منت مانی اور رجب میں بیمار رہا تو دوسرے دنوں میں ان کی قضا رکھے اور قضا میں اختیار ہے کہ لگاتار روزے ہوں یا ناغہ دے کر۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ معلّق میں شرط پائی جانے سے پہلے منت پوری نہیں کر سکتا، اگر پہلے ہی روزے رکھ لیے بعد میں شرط پائی گئی تو اب پھر رکھنا واجب ہوگا، پہلے کے روزے اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ ایک دن کے روزے کی منت مانی تو اختیار ہے کہ ایّامِ منہیّہ کے سوا جس دن چاہے روزہ رکھ لے۔ یوہیں دو دن، تین دن میں بھی اختیار ہے، البتہ اگر ان میں پے درپے کی نیّت کی تو پے درپے رکھنا واجب ہوگا، ورنہ اختیار ہے کہ ایک ساتھ رکھے یا ناغہ دے کر اور متفرق کی نیت کی اور پے درپے رکھ لیے جب بھی جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ایک ساتھ دس روزوں کی منّت مانی اور پندرہ روزے رکھے، بیچ میں ایک دن افطار کیا اور یہ یاد نہیں کہ کون سے دن روزہ نہ تھا تو لگاتار پانچ دن اور رکھ لے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم،باب مايفسدالصوم... إلخ،فصل في العوارض... إلخ، ج٣، ص٤٨٦.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب في صوم الست من شوال، ج٣، ص ٤٨٧.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، ج٣، ص٤٨٩.

4 ...... المرجع السابق. ص٤٨٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السادس في النذر، ج١، ص٢٠٩.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ مریض نے ایک ماہ روزہ رکھنے کی منت مانی اور صحت نہ ہوئی مرگیا تو اُس پر کچھ نہیں اور اگر ایک دن کے لیے بھی اچھا ہوگیا تھا اور روزہ نہ رکھا تو پورے مہینے بھر کے فدیہ کی وصیّت کرنا واجب ہے اور اس دن روزہ رکھ لیا جب بھی باقی دنوں کے لیے وصیّت چاہیے۔ یوہیں اگر تندرست نے منّت مانی اور مہینہ پورا ہونے سے پہلے مرگیا تو اس پر بھی وصیّت کرنا واجب ہے اور اگر رات میں منّت مانی تھی اور رات ہی میں مرگیا جب بھی وصیّت کردینی چاہیے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ یہ منّت مانی کہ جس دن فلاں شخص آئے گا، اس دن اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر روزہ رکھنا واجب ہے تو اگر ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر آیا اور اُس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو روزہ رکھ لے اور اگر رات میں آیا تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر زوال کے بعد آیا یا کھانے کے بعد آیا یا منت ماننے والی عورت تھی اور اُس دن اُسے حیض تھا تو ان صورتوں میں بھی کچھ نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ جس دن فلاں آئے گا، اُس دن کا اللہ (عزوجل) کے لیے مجھے ہمیشہ روزہ رکھنا ہے اور کھانا کھانے کے بعد آیا تو اُس دن کا روزہ تو نہیں، مگر آئندہ ہر ہفتہ میں اُس دن کا روزہ اُس پر واجب ہوگیا، مثلاً پیر کے دن آیا تو ہر پیر کو روزہ رکھے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ یہ منت مانی کہ جس دن فلاں آئے گا، اُس روز کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے اور دوسری منت یہ مانی کہ جس دن فلاں کو صحت ہوجائے اس دن کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے۔ اتفاقاً جس دن وہ آیا، اُسی دن وہ اچھا بھی ہوگیا تو ہر ہفتہ میں صرف اُسی ایک دن کا روزہ رکھنا اس پر ہمیشہ واجب ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ آدھے دن کے روزے کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں۔[4] (عالمگیری)

اعتکاف کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَۙ فِی الْمَسٰجِدِؕ ﴾[5]

عورتوں سے مباشرت نہ کرو، جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کیے ہوئے ہو۔

حدیث ۱ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخر

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، مطلب في صوم الست من شوال، ج٣، ص ٤٨٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السادس في النذر، ج١، ص٢٠٨، ٢٠٩، وغيره.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السادس في النذر، ج١، ص٢٠٩.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... پ٢، البقرة: ١٨٧.

www.dawateislami.net

عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔ (1)

حدیث ۲ ابو داود انھیں سے راوی، کہتی ہیں: معتکف پر سنت (یعنی حدیث سے ثابت) یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لیے جائے، مگر اس حاجت کے لیے جاسکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔ (2)

حدیث ۳ ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا: ''وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اُسے اُس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اُس نے تمام نیکیاں کیں۔'' (3)

حدیث ۴ بیہقی امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں دس۱۰ دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو۲ حج اور دو۲ عمرے کیے۔'' (4)

مسئلہ ۱ مسجد میں اللہ (عزوجل) کے لیے نیّت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لیے مسلمان، عاقل اور جنابت وحیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے، آزاد ہونا بھی شرط نہیں لہٰذا غلام بھی اعتکاف کرسکتا ہے، مگر اسے مولیٰ سے اجازت لینی ہوگی اور مولیٰ کو بہرحال منع کرنے کا حق حاصل ہے۔ (5) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ مسجد جامع ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہوسکتا ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام ومؤذن مقرر ہوں، اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو، خصوصاً اس زمانہ میں کہ بہتیری مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔ (6) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی میں علٰی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم پھر مسجد اقصیٰ (7) میں

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف العشر الأوخر من رمضان، الحدیث: ۱۱۷۲، ص۵۹۷.

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الصیام، باب المعتکف یعود المریض، الحدیث: ۲۴۷۳، ج۲، ص۴۹۲.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ما جاء في الصیام، باب في ثواب الاعتکاف، الحدیث: ۱۷۸۱، ج۲، ص۳۶۵.

4 ...... "شعب الإیمان"، باب في الاعتکاف، الحدیث، ۳۹۶۶، ج۳، ص۴۲۵.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۴۹۲ ـ ۴۹۴.
و "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، ج۱، ص۲۱۱.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۴۹۳.

7 ...... یعنی بیت المقدّس۔

www.dawateislami.net

پھر اُس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ [1] (جوہرہ)

مسئلہ ۴ عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے، بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے مگر اس جگہ کرے جو اُس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجدِ بیت کہتے ہیں اور عورت کے لیے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کرلے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چبوترہ وغیرہ کی طرح بلند کرلے۔ بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ نوافل کے لیے گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ اگر عورت نے نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتی، البتہ اگر اس وقت یعنی جب کہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶ خنثیٰ [4] مسجد بیت میں اعتکاف نہیں کرسکتا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۷ اعتکاف تین قسم ہے۔

(۱) واجب، کہ اعتکاف کی منّت مانی یعنی زبان سے کہا، محض دل میں ارادہ سے واجب نہ ہوگا۔

(۲) سنت مؤکدہ، کہ رمضان کے پورے عشرۂ اخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر بیسویں تاریخ کو بعد نماز مغرب نیّت اعتکاف کی تو سنت مؤکدہ ادا نہ ہوئی اور یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ۔

(۳) ان دو کے علاوہ اور جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب و سنت غیر مؤکدہ ہے۔ [6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸ اعتکافِ مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے، نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر، بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیّت کی، جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے، چلا آیا اعتکاف ختم ہوگیا۔ [7] (عالمگیری وغیرہ) یہ بغیر محنت ثواب مل رہا

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ص۱۸۸.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج۳، ص٤٩٤.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... ہیجڑا۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج۳، ص٤٩٤.

6 ...... المرجع السابق، ص٤٩٥، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج۱، ص۲۱۱.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج۱، ص۲۱۱، وغيره.

www.dawateislami.net

ہے کہ فقط نیّت کر لینے سے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے، اسے تو نہ کھونا چاہیے۔ مسجد میں اگر دروازہ پر یہ عبارت لکھ دی جائے کہ اعتکاف کی نیّت کرلو، اعتکاف کا ثواب پاؤ گے تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انھیں معلوم ہو جائے اور جو جانتے ہیں اُن کے لیے یاد دہانی ہو۔

مسئلہ ۹ اعتکافِ سنت یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے، اُس میں روزہ شرط ہے، لہٰذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف تو کیا مگر روزہ نہ رکھا تو سنت ادا نہ ہوئی بلکہ نفل ہوا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ منت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے، یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ رات میں روزہ نہیں ہوسکتا اور اگر یوں کہا کہ ایک دن رات کا مجھ پر اعتکاف ہے تو یہ منت صحیح ہے اور اگر آج کے اعتکاف کی منت مانی اور کھانا کھا چکا ہے تو منت صحیح نہیں۔[2] (درمختار، عالمگیری) یوہیں اگر ضحوۂ کبریٰ کے بعد منت مانی اور روزہ نہ تھا تو یہ منت صحیح نہیں کہ اب روزہ کی نیّت نہیں کرسکتا، بلکہ اگر روزہ کی نیّت کرسکتا ہو مثلاً ضحوۂ کبریٰ سے قبل جب بھی منت صحیح نہیں کہ یہ روزہ نفل ہوگا اور اس اعتکاف میں روزۂ واجب درکار۔

مسئلہ ۱۱ یہ ضرور نہیں کہ خاص اعتکاف ہی کے لیے روزہ ہو بلکہ روزہ ہونا ضروری ہے، اگرچہ اعتکاف کی نیّت سے نہ ہو مثلاً اس رمضان کے اعتکاف کی منت مانی تو وہی رمضان کے روزے اس اعتکاف کے لیے کافی ہیں اور اگر رمضان کے روزے تو رکھے مگر اعتکاف نہ کیا تو اب ایک ماہ کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اعتکاف کرے اور اگر یوں نہ کیا یعنی روزے رکھ کر اعتکاف نہ کیا اور دوسرا رمضان آگیا تو اس رمضان کے روزے اس اعتکاف کے لیے کافی نہیں۔

یوہیں اگر کسی اور واجب کے روزے رکھے تو یہ اعتکاف ان روزوں کے ساتھ بھی ادا نہیں ہوسکتا، بلکہ اب اُس کے لیے خاص اعتکاف کی نیّت سے روزے رکھنا ضروری ہے اور اگر اس صورت میں کہ رمضان کے اعتکاف کی منت مانی تھی نہ روزے رکھے، نہ اعتکاف کیا اب ان روزوں کی قضا رکھ رہا ہے تو ان قضا روزوں کے ساتھ وہ اعتکاف کی منت بھی پوری کرسکتا ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٤٩٦.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٤٩٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١١.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٤٩٧.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ نفلی روزہ رکھا تھا اور اُس دن کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ اعتکاف واجب کے لیے نفلی روزہ کافی نہیں اور یہ روزہ واجب ہو نہیں سکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت رمضان میں پوری نہیں کرسکتا بلکہ خاص اُس اعتکاف کے لیے روزے رکھنے ہوں گے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے اور اب بائن ہونے یا موتِ شوہر کے بعد منت پوری کرے۔ یوہیں لونڈی غلام کو ان کا مالک منع کرسکتا ہے، یہ آزاد ہونے کے بعد پوری کریں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ شوہر نے عورت کو اعتکاف کی اجازت دے دی اب روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا اور مولیٰ نے باندی غلام کو اجازت دیدی جب بھی روک سکتا ہے اگرچہ اب روکے گا تو گنہگار ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ شوہر نے ایک مہینے کے اعتکاف کی اجازت دی اور عورت لگا تار پورے مہینے کا اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو شوہر کو اختیار ہے کہ یہ حکم دے کہ تھوڑے تھوڑے کر کے ایک مہینہ پورا کرلے اور اگر کسی خاص مہینے کی اجازت دی ہے تو اب اختیار نہ رہا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا اگرچہ بھول کر نکلا ہو۔ یوہیں اعتکافِ سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔ یوہیں عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف واجب یا مسنون کیا تو بغیر عذر وہاں سے نہیں نکل سکتی، اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں۔

ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل، مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو و غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١١.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق، ص٢١٢، و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٥٠١.

www.dawateislami.net

کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ یوہیں اگر مسجد میں وضو و غسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔

دوم حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لیے جانا یا اذان کہنے کے لیے منارہ پر جانا، جبکہ منارہ پر جانے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہو تو غیر مؤذن بھی منارہ پر جا سکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کر کے فوراً چلا آئے ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر معتکف کا مکان مسجد سے دُور ہے اور اس کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضرور نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائے، بلکہ اپنے مکان پر بھی جا سکتا ہے اور اگر اس کے خود دو مکان ہیں ایک نزدیک دوسرا دُور تو نزدیک والے مکان میں جائے کہ بعض مشائخ فرماتے ہیں دُور والے میں جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔[2] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد اس وقت جائے کہ اذان ثانی سے پیشتر سنتیں پڑھ لے اور اگر دُور ہو تو آفتاب ڈھلنے سے پہلے بھی جا سکتا ہے، مگر اس انداز سے جائے کہ اذان ثانی کے پہلے سنتیں پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے۔

اور یہ بات اس کی رائے پر ہے جب اس کی سمجھ میں آجائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت باقی رہے گا، چلا جائے اور فرض جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سنتوں کی پڑھ کر چلا آئے اور ظہر احتیاطی پڑھنی ہے تو اعتکاف والی مسجد میں آکر پڑھے اور اگر پچھلی سنتوں کے بعد واپس نہ آیا، وہیں جامع مسجد میں ٹھہرا رہا، اگرچہ ایک دن رات تک وہیں رہ گیا یا اپنا اعتکاف وہیں پورا کیا تو بھی وہ اعتکاف فاسد نہ ہوا مگر یہ مکروہ ہے اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ جس مسجد میں اعتکاف کیا، وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کے لیے نکلنے کی اجازت[4] ہے۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۰۱.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۰۱.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، ج۱، ص۲۱۲.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۰۲.

4 ......سیّدی اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں "اگر اپنے محلے کی ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو اب جماعت کے لیے نکلنے کی اجازت نہیں بلکہ افضل یہی ہے کہ اسی مسجد میں تنہا نماز پڑھے کیونکہ یہ حق مسجد ہے۔ ("جدالممتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۲۸۸) لہٰذا اس پر عمل کیا جائے۔...**علمیه**

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۰۳، ۵۰۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ اعتکاف کے زمانہ میں حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اعتکاف پورا کر کے جائے اور اگر وقت کم ہے کہ اعتکاف پورا کرے گا تو حج جاتا رہے گا تو حج کو چلا جائے پھر سرے سے اعتکاف کرے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ اگر وہ مسجد گر گئی یا کسی نے مجبور کر کے وہاں سے نکال دیا اور فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ اگر ڈوبنے یا جلنے والے کے بچانے کے لیے مسجد سے باہر گیا یا گواہی دینے کے لیے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلاوا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نمازِ جنازہ کے لیے گیا، اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تو ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہوگیا۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۵ عورت مسجد میں معتکف تھی، اسے طلاق دی گئی تو گھر چلی جائے اور اسی اعتکاف کو پورا کرلے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ اگر منت مانتے وقت یہ شرط کرلی کہ مریض کی عیادت اور نماز جنازہ اور مجلس علم میں حاضر ہوگا تو یہ شرط جائز ہے۔ اب اگر ان کاموں کے لیے جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا،[5] مگر خالی دل میں نیّت کر لینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہہ لینا ضروری ہے۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲۷ پاخانہ پیشاب کے لیے گیا تھا، قرض خواہ نے روک لیا اعتکاف فاسد ہوگیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ معتکف کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہوجائے گا، انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے مسجد میں ہو یا باہر رات میں ہو یا دن میں، جماع کے علاوہ اوروں میں اگر انزال ہو تو فاسد ہے ورنہ نہیں، احتلام ہوگیا یا خیال جمانے یا نظر کرنے سے انزال ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔[8] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٥٠٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٢.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٢.

5 ...... سنت اعتکاف حضور عليه الصلاة والسلام سے ثابت شدہ طریقے سے ہی ادا ہوگا اور آپ عليه الصلاة والسلام سے اعتکاف کے دوران اس قسم کی حاجت کے لیے نکلنا ثابت نہیں لہٰذا ظاہر یہی ہے کہ سنت اعتکاف میں اس طرح کی شرط لگائے گا تو یہ اعتکاف نفلی ہوجائے گا۔
("جدالممتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج٣، ص٢٩٥، ملخصاً)۔۔۔**علمیه**

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٢.
و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٥٠٦. وغيرهما

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٢.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٣، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۹ معتکف نے دن میں بھول کر کھالیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا، گالی گلوچ یا جھگڑا کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا مگر بے نور و بے برکت ہوتا ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۰ معتکف نکاح کرسکتا ہے اور عورت کو رجعی طلاق دی ہے تو رجعت بھی کرسکتا ہے، مگر ان امور کے لیے اگر مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔[2] (عالمگیری، درمختار) مگر جماع اور بوسہ وغیرہ سے اس کو رجعت حرام ہے، اگرچہ رجعت ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳۱ معتکف نے حرام مال یا نشہ کی چیز رات میں کھائی تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔[3] (عالمگیری) مگر اس حرام کا گناہ ہوا توبہ کرے۔

مسئلہ ۳۲ بے ہوشی اور جنون اگر طویل ہوں کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف جاتا رہا اور قضا واجب ہے، اگرچہ کئی سال کے بعد صحت ہو اور اگر معتوہ یعنی بوہرا ہو گیا، جب بھی اچھے ہونے کے بعد قضا واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ معتکف مسجد ہی میں کھائے پیے سوئے ان امور کے لیے مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔[5] (درمختار وغیرہ) مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

مسئلہ ۳۴ معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے سونے کی اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیّت کرکے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکرِ الٰہی کرے پھر یہ کام کرسکتا ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ معتکف کو اپنی یا بال بچوں کی ضرورت سے مسجد میں کوئی چیز خریدنا یا بیچنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو یا ہو تو تھوڑی ہو کہ جگہ نہ گھیرے اور اگر خرید و فروخت بقصد تجارت ہو تو ناجائز اگرچہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶ معتکف اگر بہ نیّت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہِ تحریمی ہے اور اگر

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٣، وغيره.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٣.
و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٥٠٦.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ج١، ص٢١٣.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٥٠٦، وغيره.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٥٠٦.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج٣، ص٥٠٦.

www.dawateislami.net

چُپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چُپ رہا تو یہ مکروہ نہیں، بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے، مگر بوقت ضرورت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۷ معتکف نہ چُپ رہے، نہ کلام کرے تو کیا کرے۔ یہ کرے قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قراءت اور درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس و تدریس، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے سیر و اذکار اور اولیا و صالحین کی حکایت اور امورِ دین کی کتابت۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۸ ایک دن کے اعتکاف کی منت مانی تو اس میں رات داخل نہیں۔ طلوع فجر سے پیشتر مسجد میں چلا جائے اور غروب کے بعد چلا آئے اور اگر دو دن یا تین دن یا زیادہ دنوں کی منت مانی یا دو یا تین یا زیادہ راتوں کے اعتکاف کی منت مانی تو ان دونوں صورتوں میں اگر صرف دن یا صرف راتیں مراد لیں تو نیّت صحیح ہے، لہٰذا پہلی صورت میں منت صحیح ہے اور صرف دنوں میں اعتکاف واجب ہوا اور اس صورت میں اختیار ہے کہ اتنے دنوں کا لگاتار اعتکاف کرے یا متفرق طور پر۔ اور دوسری صورت میں منت صحیح نہیں کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ ہو نہیں سکتا اور اگر دونوں صورتوں میں دن اور رات دونوں مراد ہیں۔ یا کچھ نیّت نہ کی تو دونوں صورتوں میں دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہے اور علی الاتصال اتنے دنوں میں اعتکاف ضروری ہے، تفریق نہیں کرسکتا۔

نیز اس صورت میں یہ بھی ضرور ہے کہ دن سے پہلے جو رات ہے، اس میں اعتکاف ہو، لہٰذا غروب آفتاب سے پہلے جائے اعتکاف میں چلا جائے اور جس دن پورا ہو غروبِ آفتاب کے بعد نکل آئے اور اگر دن کی منت مانی اور کہتا یہ ہے کہ میں نے دن کہہ کر رات مراد لی، تو یہ نیّت صحیح نہیں دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہے۔[3] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۹ عید کے دن کے اعتکاف کی منت مانی تو کسی اور دن میں جس دن روزہ رکھنا جائز ہے، اس کی قضا کرے اور اگر یمین کی نیّت تھی تو کفارہ دے اور عید ہی کے دن کرلیا تو منت پوری ہوگئی مگر گنہگار رہوا۔[4] (عالمگیری)

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۰۷.

2 ...... المرجع السابق، ص۵۰۸.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ص۱۹۰.
و "الفتاوى الهندية"، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، ج۱، ص۲۱۳ ـ ۲۱٤.
و "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۱۰.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، ج۱، ص۲۱٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۰: کسی دن یا کسی مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو اس سے پیشتر بھی اس منت کو پورا کرسکتا ہے یعنی جبکہ معلّق نہ ہو اور مسجد حرم شریف میں اعتکاف کرنے کی منّت مانی تو دوسری مسجد میں بھی کرسکتا ہے۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: ماہِ گزشتہ کے اعتکاف کی منت مانی تو صحیح نہیں۔ منت مان کر معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو منّت ساقط ہوگئی پھر مسلمان ہوا تو اُس کی قضا واجب نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور مرگیا تو ہر روز کے بدلے بقدر صدقۂ فطر کے مسکین کو دیا جائے یعنی جبکہ وصیّت کی ہو اور اس پر واجب ہے کہ وصیّت کر جائے اور وصیّت نہ کی، مگر وارثوں نے اپنی طرف سے فدیہ دے دیا، جب بھی جائز ہے۔ مریض نے منت مانی اور مرگیا تو اگر ایک دن کو بھی اچھا ہوگیا تھا تو ہر روز کے بدلے صدقہ فطر کی قدر دیا جائے اور ایک دن کو بھی اچھا نہ ہوا تو کچھ واجب نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ بات اس کے اختیار میں ہے کہ جس مہینے کا چاہے اعتکاف کرے، مگر لگاتار اعتکاف میں بیٹھنا واجب ہے اور اگر یہ کہے کہ میری مراد ایک مہینے کے صرف دن تھے، راتیں نہیں تو یہ قول نہیں مانا جائے گا۔ دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہے اور تیس دن کہا تھا جب بھی یہی حکم ہے۔ ہاں اگر منت مانتے وقت یہ کہا تھا کہ ایک مہینے کے دنوں کا اعتکاف ہے، راتوں کا نہیں تو صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوا اور اب یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر تیس دن کا اعتکاف کرلے اور اگر یہ کہا تھا کہ ایک مہینے کی راتوں کا اعتکاف ہے دِنوں کا نہیں تو کچھ نہیں۔ [4]

(جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۴۴: اعتکاف نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں، کہ وہیں تک ختم ہوگیا اور اعتکاف مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لیے بیٹھا تھا، اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے، پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں اور منّت کا اعتکاف توڑا تو اگر کسی معیّن مہینے کی منت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے، ورنہ اگر علی الاتصال واجب ہوا تھا تو سرے سے اعتکاف کرے اور علی الاتصال واجب نہ تھا تو باقی کا اعتکاف کرے۔ [5] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، ج۱، ص۲۱٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ص۱۹۰، ۱۹۱.
و "الدرالمختار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۱۰.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص٤۹۹، ۵۰۱، ۵۰۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۵ اعتکاف کی قضا صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے چھوڑا مثلاً بیمار ہوگیا یا بلا اختیار چھوٹا مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آیا یا جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوئی، ان میں بھی قضا واجب ہے اور ان میں اگر بعض فوت ہو تو کُل کی قضا کی حاجت نہیں، بلکہ بعض کی قضا کردے اور کُل فوت ہوا تو کُل کی قضا ہے اور منّت میں علی الاتصال واجب ہوا تھا اور تو علی الاتصال [1] کُل کی قضا ہے۔[2] (ردالمحتار)

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى اٰلَآئِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَفْضَلِ اَنْبِيَائِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يٰاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس** عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''**فیضانِ سنت**'' میں لکھتے ہیں:

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: **نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ . ''مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔''** ("المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥.)

اپنے اعتکاف کی عظیم الشّان نیکی کے ساتھ مزید اچّھی اچّھی نیتیں شامل کرکے ثواب میں خوب اِضافہ کیجئے۔

(۱) تصوُّف کے ان مَدَنی اصولوں (الف) تَقلیلِ طَعام (یعنی کم کھانا) (ب) تَقلیلِ کلام (یعنی کم بولنا) (ج) تَقلیلِ مَنام (یعنی کم سونا) پر کاربند رہوں گا، روزانہ پانچوں نمازیں (۲) پہلی صَف میں (۳) تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ (۴) باجماعت ادا کروں گا (۵) ہر اذان اور (۶) ہر اقامت کا جواب دوں گا (۷) ہر بار جُمُعہ اوّل وآخر دُرُود شریف اذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا (۸) روزانہ تہجُّد (۹) اِشراق (۱۰) چاشت اور (۱۱) اَوّابین کے نوافل ادا کروں گا (۱۲) تلاوت اور (۱۳) دُرُود شریف کی کثرت کروں گا (۱۴) روزانہ رات سورةُ المُلك پڑھوں/سُنوں گا (۱۵) زبان پر قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضُول گوئی سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو اِس نیّتِ خیر کے ساتھ ضرورت کی دُنیوی بات بھی لکھ کر یا اشارہ سے کروں گا تا کہ فُضُول، یا بُری باتوں میں نہ جا پڑوں یا شوروغُل کا سبب نہ بن جاؤں (۱۶) مسجِد کو ہر طرح کی بدبُو سے بچاؤں گا۔ (ماخوذ از: **فیضانِ سنت** (تخریج شدہ)، مطبوعہ **مکتبة المدينه**)

---

[1] یعنی مسلسل بلا ناغہ۔

[2] ''ردالمحتار''، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳، ص۵۰۳.

www.dawateislami.net